کتاب المؤمن

تالیف

حسین بن سعید اہوازی

تحقیق و ترجمہ

[illegible]

دارالثقافۃ الاسلامیہ پاکستان

تالیف

حضرت حسین بن سعید اہوازی

(تیسری صدی ہجری)

شرح و مقدمہ

سید مرتضیٰ حسین صدر الافاضل
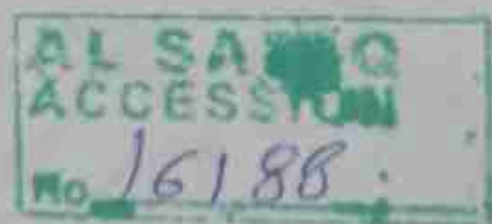
یکے از مطبوعات

۲-بے - ۵/۴ ـــ ناظم آباد ـــ نمبر ۲ ـــ کراچی

نام کتاب ________ کتاب المؤمن

تالیف ________ حسین بن سعید اہوازیؒ

شرح و مقدمہ ________ سیّد مرتضیٰ حسین

ناشر ________ دار الثقافۃ الاسلامیہ

طبع دوم ________ ۱۴۰۴ھ - ۱۹۸۴ء

طبع سوم ________ ۱۴۱۲ھ - ۱۹۹۲ء

کتاب المؤمن

لحسین بن سعید الاہوازی

من القرن الثالث

حققه واخرجه

السید مرتضیٰ حسین صدر الافاضل

یکے از مطبوعات

دار الثقافۃ الاسلامیۃ پاکستان

۲ - جے - ۵/۴ ناظم آباد نمبر ۲ کراچی

فہرست

فہرست

مقدمہ

بزرگان ملت کے آثار کا تحفظ زندہ قوموں کی خصوصیت ہے۔ اور محمدؐ و آل محمدؐ کے تعلیمات کی اشاعت تو ہر مسلمان کا فریضہ ہے۔ "کتاب المومن" اسی فرض کی انجام دہی ہے یہ کتاب گردش زمانہ کے ہاتھوں عام نگاہوں سے اوجھل تھی۔ دو تین قلمی نسخے کتاب خانوں کی زینت تھے۔ جس میں سے ایک نسخہ میرے ایک بھائی کی کتابوں سے برآمد ہوا۔ جو میرے لیے از حد خوشی کا باعث تھا۔ کتاب المومن، امام رضا علیہ السلام کے صحابی کی تالیف تھی۔ اس لیے فخر بھی ہوا۔

"تاریخ تدوین حدیث شیعہ"[1] لکھتے ہوئے میں نے محسوس کیا تھا کہ علمار سابقین نے پہلی دوسری صدی ہجری کے چھوٹے چھوٹے تالیفات اور بڑی بڑی کتابوں کو اپنے ضخیم مجموعوں میں جمع کرکے احادیث واقوال محمدؐ و آل محمدؐ علیہم السلام کو محفوظ کرلیا یہ ان کا بڑا احسان تھا، لیکن اگر وہ مجموعے الگ الگ بھی مل جاتے تو بڑا کام ہوتا۔ کتاب المحاسن، برقی اور کتاب الکافی، کلینی کے مصادر مل جاتے! اکابر محدثین اور روایان احادیث کے انداز جمع و تدوین کا علم حاصل ہو جاتا۔

کتاب المومن ان کتابوں میں ہے جس سے علامہ برقی اور علامہ کلینی، علامہ طوسی اور علامہ مجلسی نے فائدہ اٹھایا۔ ان کی کتابوں میں اس کی حدیثیں موجود ہیں۔ آج ہم آپ کے سامنے اصل کتاب پیش کر رہے ہیں اور عرب و عجم میں یہ پہلی پیش کش ہے

۱۔ تاریخ تدوین حدیث و تذکرۂ شیعہ محدثین؛ طبع حسینی مشن راولپنڈی۔ دوسرا ایڈیشن زیر قلم ہے۔

کتاب المومن ــــ انسانی حقوق و فرائض کی دستاویز ہے۔ اس کتاب میں اہل ایمان کو باہمی اخوت، ایثار، ہمدردی اور تعاون کا درس دیا گیا ہے۔ ائمہ اہل بیت نے مسلمانوں کی قدر و قیمت سمجھائی ہے۔ مؤلف نے امیروں کو غریبوں کی خبرگیری کی دعوت دی ہے، غریبوں کو عزت نفس اور احترام ذات کا سبق دیا ہے۔ کتاب المومن، ائمہ اہل بیت علیہم السلام کے فلسفۂ اخلاق و معاشرت کی تعلیم کا مجموعہ اور دین اسلام کے عملی پہلوؤں کا اہم ذخیرہ ہے۔ کتاب کے آٹھ باب ہیں جیسے جنت کے آٹھ دروازے ہر باب میں عقیدہ و عمل، نیت و ثواب، دعوت و تبلیغ کے رنگارنگ پہلو سامنے لائے گئے ہیں۔

مومن کی سختیوں کا ذکر ــ مومنوں کے ثواب کا بیان ــ مومنوں کی اخوت کا تذکرہ ــ مومن کا مومن پر حق ــ مومن کی تکلیف دور کرنے کا ثواب اور اس کی حاجت براری کا اجر ــ مومن کو خوشحال کرنے کا شرف ــ مومن کی ملاقات اور بیمار پرسی کی تاکید ــ مومن کو سیر و سیراب کرنے، لباس دینے اور قرض ادا کرنے کے فوائد ــ مومنین کے باہمی احترام و اعزاز کی تفصیل ــ زیر نظر کتاب کے مسائل ہیں۔ کم و بیش دو سو حدیثوں میں تمثیل اور تشویق کے طور پر فرائض و احکام کی تفصیل موجود ہے۔ اگر مسلمان اس کتاب پر غور کریں تو انہیں انسان شناسی کی اعلیٰ مثالیں اور اعلیٰ تعلیمات ملیں گی۔ جن پر عمل کرنے سے ہمارے بے شمار معاشی اور اخلاقی مشکلات حل ہو سکتے ہیں۔

کتاب المومن کا قلمی نسخہ :

میرے پاس جو قلمی کتاب ہے اس کی روشنائی اور کاغذ کی عمر زیادہ سے زیادہ ڈیڑھ سو برس ہوگی اس کا سائز $\frac{۲۲ \times ۱۸}{۸}$ ہے۔ اس کی پہلی سطر ہے۔

کتاب المومن: تالیف الحسین بن سعید الاہوزی قدس سرہ وہو کوفی ثقۃ

وقد تحوّل الی قم۔ ثم توفی رحمۃ اللہ۔

دوسری سطر:۔ بقم ایضاً۔ "ولہ کتب جیدہ . . . . "

آخری صفحے کے دائیں حاشیہ پر یہ لکھ کر کاتب نے قلم روک لیا ہے:

"نسخہ محرّم"

سولہ ورق یا بتیس صفحے ہیں، اور ہر صفحے پر، ۲۶، ۲۲، ۲۱، ۲۳، ۲۲، سطریں ہیں گویا بائیس سطر اوسط ہے۔ کاتب خوشخط اور بظاہر عالم ہے کہ اغلاط کم ہیں۔ حدیثوں کو مسلسل لکھا ہے۔ کوئی علامت اور امتیاز نہیں ہے۔ چار جگہ حاشیہ پر نسخہ بدل اور تین جگہ مختصر تشریحی حاشیہ ہے۔ نہ کاتب کا نام ہے نہ کتابت کی تاریخ مگر نسخہ عمدہ ہے۔ پاکستان میں اس کتاب کے کسی نسخہ کا سراغ نہ مل سکا۔ خوش قسمتی سے انہی دنوں ایک ایرانی فاضل اور نجفی طالب علم لاہور آئے موصوف نے حجتہ السلام مولانا سیّد عبدالعزیز طباطبائی کو خط لکھنے کا مشورہ دیا۔ میں نے خط لکھا جواب آیا:

> "یک نسخہ ازاں در کتاب خانہ مرکزی دانش گاہ تہران ضمن مجموعہ ہست۔ نسخۂ دیگر ازاں در تبریز نزد آقای سیّد عبدالحجہ ایروانی ہست و من از نسخۂ دانش گاہ برائے خودم عکس گرفتم۔ من یک نسخہ ازایں کتاب دارم و با نسخۂ تبریز خودم بردم مقابلہ کردم . . . .
> یک نسخۂ دیگر از کتاب مومن بخط حاجی[2] مرزا حسین نوری

۱۔ فہرست کتب اہدائی سید محمد مشکوۃ ج ۳ حصہ ۳ ص ۱۶۵، یہ نسخہ ۱۷ جمادی الثانی ۱۰۹۳ھ کے نسخے کی نقل ہے۔

۲۔ الذریعہ ج ۱ ص ۶۲۔

در کتاب خانہ آیۃ اللہ حکیم در نجف است . . . . .“

مکتوب ۲۸ شوال ۱۳۸۸ھ۔

ان نسخوں سے استفادہ ناممکن تھا۔ اس لیے اپنے ہی نسخہ کو بار بار دیکھتا پڑھتا رہا اور تا بہ بقدر صحیح کر لیا۔ حدیثوں کو شمار کیا۔ واضح اور کشادہ مسودہ تیار کیا اور یہ عمل تین مرتبہ ہوا ۔ اس کاوش و کوشش میں علامہ مجلسیؒ کا نسخہ بحار کے مجلدات میں بکھرا ہوا ملا، جو شہید کے نسخے کی نقل تھا۔

بے شمار کتابوں کی بار بار ورق گردانی کے بعد اور پانچ مرتبہ از سر نو کتاب لکھ کر بڑی حد تک کام ختم کیا ہی تھا کہ توفیق رفیق ہوئی اور مجھے (صفر ۱۳۸۹ھ) امام موسیٰ کاظم علیہ السلام و امام محمد تقی علیہ السلام کے جوار ۔ کاظمین ۔ میں اس کتاب کی چھپی قرأت لکھنے کا موقع مل گیا۔ میں زیارت کے بعد نصف شب کو کتاب و حواشی لکھ رہا تھا۔ کیا بعید ہے کہ جناب حسین بن سعیدؒ یہاں آئے ہوں اور اپنے مخدوم امام سے استفادہ کیا ہو ـــــ دل باغ باغ تھا۔ زبان حمد خدا میں مصروف اور پیشانی سجدہ شکر میں تھی۔ بغداد سے کربلا اور کربلا سے نجف پہنچا اور جناب مولانا عبدالعزیز صاحب نے صورت دیکھتے ہی اپنا نسخہ اور نسخۂ کتاب الزہد عاریتاً مرحمت فرمایا۔

سرکار مرحوم آیۃ اللہ السید محسن طبا طبائی کی خدمت میں حاضر ہوا۔

سرکار نے ازراہ کرم اپنے نسخے کے استعمال کی اجازت مرحمت فرمائی اور میں نے کتب خانہ حکیم میں روبروے حرم اطہر امیر المومنینؑ اپنے نسخہ کا اس سے بھی مقابلہ کیا۔ اس طرح مقابلہ و تصحیح کی منزلیں، بلاد آئمہ علیہم السلام میں تمام ہوئیں اور تیسرا شرف یہ ملا کہ حضرت خاتم المحدثین آیت اللہ الشیخ محسن المشہور بہ آغا بزرگ طہرانیؒ (متوفی ۱۳۸۹ھ) نے اس کتاب کو ملاحظہ فرما کر الذریعہ کے لیے ضروری نوٹ قلم بند فرمائے اور مجھے اجازۂ روایت مرحمت فرمایا۔

کتاب مع مقدمہ وتعلیمات واحوال رجال مکمل کر چکا تھا کہ اسی سال حج کی سعادت حاصل ہوئی اور کتاب کی چھٹی نقل یا آخری مسودہ مکۂ مکرمہ و مدینۂ منورہ میں پھر نظر سے گذرا۔ حج سے واپسی پر جناب شیخ مہدی حسین صاحب بالقابہ اور ان کے فرزند سعید جناب ظفر مہدی حفظ اللہ نے اثناء گفتگو میں کتاب شائع کرنے کا فیصلہ کیا اور اگست ۱۹۷۷ء میں کتاب چھپ گئی۔

کتاب کا اردو[1] اور عربی مقدمہ بہت طویل تھا، فہرست احادیث اور اشاریہ بھی پچاس صفحے کا ہوگا۔ جسے اختصار کی بنا پر چھوڑ دیا۔ ایک مختصر مقدمہ از سر نو لکھ کر شریک طباعت کر دیا۔

کتاب المومن میں ــــ تقریبًا ۱۹۹ حدیثیں ہیں۔ ان کے نمبر میرے لگائے ہوئے ہیں، جس میں غلطی کا امکان ہے۔ ان میں سے دو، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے چار حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے دو امام زین العابدین علیہ السلام سے سینتیس۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے ایک غالبًا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے۔ تین امام رضا علیہ السلام سے اور باقی امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہیں۔

روایات عمومًا "مرسل" ہیں۔ لیکن دوسری کتابوں میں باسناد موجود ہیں علامہ نوری رحمۃ اللہ نے (خاتمۂ مستدرک الوسائل ص ۲۹۲) میں کتاب المومن کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ:

۱۔ اردو کا ایک مضمون بعنوان "تین اماموں کے مقدس صحابی حسین بن سعید" المنتظر لاہور، جنوری ۱۹۶۹ء اور عربی کا مضمون "حسین بن سعید الاہوازی صاحب المولفات والروایات" العرفان بیروت شوال ۱۳۸۹ھ میں بھی چھپ چکا ہے۔ آخری مقدمہ ان مضامین میں اضافہ کے بعد تیار ہوا تھا جس کا یہ مقدمہ خلاصہ ہے۔

''کتاب مذکور جناب حسین بن سعید کی ان تیس کتابوں
میں سے جن کا اعتبار ضرب المثل ہے۔''

ترجمہ:-

عربی سے ناواقف حضرات کے لیے اس کا اردو ترجمہ ناگزیر تھا۔ ترجمہ آزاد اور مطلب خیز ہے تاکہ اگر کوئی صاحب براہ راست اس سے مستفید ہونا چاہیں تو زحمت نہ ہو — متن اور ترجمہ میں اگر کوئی فروگذاشت نظر آئے تو حقیر کو مطلع فرما کر شکر گزار کریں۔

نسخ مقابلہ اور ان کی علامتیں:

۱۔ میرا نسخہ جسے ''اصل'' قرار دیا ہے۔

۲۔ طبا طبائی: سے مراد جناب عبد العزیز طبا طبائی کا فوٹو گراف نسخہ ہے جس کے اصل کی تاریخ کتابت ۱۴ ربیع الثانی ۱۳۲۵ھ ہے اور مولانا عبد العزیز صاحب نے نسخۂ ایروانی سے اس کی تصحیح کی ہے۔

۳۔ نسخۂ حکیمؒ یا نوریؒ: علامت ہے حضرت آیۃ اللہ السید محسن الحکیم کے مملوکہ نسخے کی جسے حضرت محدث جلیل علامہ میرزا حسین نوریؒ نے جمعہ ۱۴ شوال ۱۲۷۹ھ میں خود نقل فرمایا تھا۔

۴۔ مجلسیؒ: سے مراد وہ نسخہ ہے جس کے حوالے سے علامہ مجلسی علیہ الرحمۃ نے بحار الانوار میں احادیث نقل فرمائے ہیں اور وہ علامہ جباعی کے ہاتھ کا لکھا ہوا تھا۔

ثانوی ماخذ:

• کتاب المحاسن: احمد ابن محمد البرقی طبع طہران ۱۳۷۰ھ

کتاب	مصنف	مقام	سنہ
• تحف العقول :	حسن بن علی الحرانی	"	۱۳۷۶ھ
• الکافی، الاصول :	محمد ابن یعقوب الکلینی	"	۱۳۷۷ھ
• الکافی، الفروع :	" "	"	۱۳۱۵ھ
• بحار الانوار ج ۱۵ :	محمد باقر ابن محمد تقی المجلسی	"	۱۳۳۰ھ
• " " " ۱۶ :	" " "	"	۱۳۱۵ھ
• " " " ۲ :	" "	"	
• الوافی :	محمد ابن مرتضیٰ، فیض الکاشانی	"	۱۳۲۴ھ
• الصافی، التفسیر :	فیض الکاشانی	طبع طہران	۱۳۸۸ھ
• مصادقۃ الاخوان :	صدوق و مرتضیٰ حسین	لاہور	۱۳۷۸ھ
• " " :	صدوق و مشکوٰۃ	طہران	
• کتاب الخصال :	صدوقؒ	ایران	۱۳۷۴ھ
• ثواب الاعمال و عقاب الاعمال :	صدوق	بغداد	۱۹۶۲ء
• تنبیہ الخواطر و نزہۃ النواظر :	شیخ ورام	ایران	۱۳۱۱ھ
• سفینۃ البحار :	شیخ عباس قمی	"	۱۳۵۵ھ
• مستدرک الوسائل :	نوری الطبرسی	طبع اول	
• کتاب الاختصاص :	شیخ مفید	نجف	۱۳۷۹ھ
• معانی الاخبار :	صدوق	طہران	۱۳۷۹ھ خورشیدی

اور دوسرے مصادر جن کا ذکر حاشیے میں کیا ہے۔

خاکسار

مرتضیٰ حسین عفی عنہ

۲۸ / جمادی الاولیٰ ـــــ ۱۳۹۱ھ

یکم صفر المظفر ۱۴۰۳ھ

جناب حسین بن سعید اہوازی رح

مؤلف کتاب

حضرت حسین بن سعید اہوازی کا ذکر تمام بنیادی کتب رجال میں موجود ہے خلاصۂ تحقیق[1] یہ ہے۔ کہ

مہران، امام زین العابدین علیہ السلام کے ایک آزاد کردہ غلام تھے اور بظاہر مخلص شیعہ اور علم و فضل کے شیدائی تھے۔ ان کے بیٹے حماد اور ان کے فرزند سعید نے اپنے دو فرزندوں کے نام اپنے دو اماموں کے نام پر رکھے یعنی بڑے فرزند کو حسن رح اور چھوٹے کو حسین رح کے نام سے موسوم کیا۔

ولادت:

خیال ہے جناب حسین رح کوفہ میں پیدا ہوئے اور میرے حساب اور اندازے کے مطابق ان کی پیدائش ۱۸۵ - ۱۹۰ھ کے لگ بھگ ہوئی، کیونکہ تمام علماء رجال انہیں امام رضا علیہ السلام کے اصحاب میں شمار کرتے ہیں۔

تعلیم و تربیت:

حسن بن سعید ان کے بڑے بھائی تھے۔ دونوں بھائیوں نے حدیث و درروایت میں شہرت پائی اور فقہ و عقائد پر کتابیں لکھیں۔ اس لیے دونوں حضرات نے اپنے عہد کے علماء و اصحاب ائمہ علیہم السلام سے تعلیم حاصل کی۔ ذہانت و پاکیزہ نفسی

۱۔ افسوس ہے کہ یہ خلاصہ مفصل حوالوں کا متحمل نہیں، میرے پاس مفصل عربی مقدمہ موجود ہے، حوالہ کے طلب گار رجوع کر سکتے ہیں۔

میں کمال پایا۔ مشہور ہے کہ دونوں بھائیوں نے مل کر تیس کتابیں لکھی ہیں اور یہ کتابیں مدت مدید تک علماء میں مشہور رہیں۔ ابن ندیم کے بقول :

حسن و حسین فرزندان سعید امام رضاؑ کے صحابی تھے اور اپنے عہد کے بہت بڑے عالم، فقہ، تاریخ اور حدیث و مناقب اور علوم شیعہ کے ماہر تھے۔ کوفہ کے باشندے اور اہواز کے متوطن تھے۔ (الفہرست ابن ندیم ص ۳۱۰)۔

شیوخ واساتذہ :

جناب حسینؒ نے متعدد علماء سے درس لیا ہوگا، بہت سے شیوخ کی خدمت میں حاضری دی ہوگی۔ تین معصوم اماموں کی زیارت کا شرف پایا۔ علماء ان کا احترام کرتے تھے اور محدثین نے ان کی توثیق کی ہے۔ رجال کی کتابوں میں ان کے چند شیوخ حدیث کے نام ملتے ہیں جو سب کے سب عظیم المرتبت ہیں۔ مثلاً :-

۱۔ حماد بن عیسےٰ۔ غریق جحفہ ۲۰۸ھ
۲۔ ابو محمد، یونس بن عبدالرحمٰن۔ المتوفی ۲۰۸ھ
۳۔ ابان بن محمد۔ المتوفی ۲۱۰ھ
۴۔ ابو محمد البجلی، صفوان بن یحییٰ۔ متوفی ۲۱۰ھ
۵۔ محمد بن ابی عمیر۔ متوفی ۲۱۷ھ
۶۔ عبداللہ بن جبلۃ۔ الکنانی متوفی ۲۱۹ھ
۷۔ حسن بن فضال۔ متوفی ۲۲۴ھ
۸۔ حسن بن محبوب۔ متوفی ۲۲۴ھ
۹۔ احمد بن محمد بن عیسے۔

۱۰۔ علی بن مہزیار اہوازی۔ جن کی قبر اہواز میں ۱۴۰۲ھ میں، میں نے جا کر دیکھی۔

یہ حضرات حدیث وفقہ، روایت و درایت کے ستون اور آئمہ اہل بیت علیہم السلام کے خاص اصحاب میں شمار ہوتے ہیں۔ حسین بن سعید نے اپنے بھائی اور مذکورہ شیوخ اصحاب سے کسب فیض کر کے خود علوم وعرفان کے دریا بہائے

وطن:

جناب حسین بن سعید کے آباء واجداد مدینہ میں رہتے ہوں گے، کیونکہ امام زین العابدینؑ کا بیشتر قیام مدینہ منورہ ہی میں رہا لیکن جناب حسینؒ و حسنؒ کوفہ میں رہے۔ آخر میں دونوں حضرات اہواز چلے گئے اور اسی نسبت سے مشہور ہوئے۔

وفات:

جناب حسینؒ کوفہ سے اہواز اور آخر عمر میں اہواز سے 'مرکز علم وایمان۔ قم میں تشریف لے آئے تھے۔ قم میں حسن بن ابان کے گھر میں قیام تھا اور حسن بن ابان ہی کے یہاں وفات پائی۔ تاریخ وفات کسی نے نہیں لکھی۔ میرا اندازہ ہے کہ یہ واقعہ ۲۵۴ اور ۲۵۶ھ کے قریب رونما ہوا، ساٹھ ستر کے درمیان عمر ہو گی۔

اولاد:

حضرت شیخ الطائفہ ابو جعفر طوسیؒ نے کتاب الرجال میں جناب حسین بن سعید کے ایک صاحبزادے جناب احمد بن حسین کو اصحاب امام علی نقی و اصحاب امام حسن عسکری علیہم السلام میں شمار کیا ہے لیکن ان سے کسی روات کا سراغ نہیں ملتا۔ احمد بن حسین بن سعید، قم میں رہتے تھے اور غالباً (۳۲۰ھ) قم ہی میں رحلت کر گئے۔ ان کی تین کتابوں کے نام کتب فہرست ورجال میں موجود ہیں۔

(۱) کتاب الاحتجاج (۲) کتاب الانبیاء (۳) کتاب المثالب۔

مؤلفات:

جناب حسین بن سعید ثقہ اور متدین عالم اور متعدد کتابوں کے مؤلف و مصنف اور بلند پایہ محدث تھے۔ ان کی سب نے تعریف کی ہے اور ان کی کتابوں پر سب نے بھروسہ کیا ہے۔ وہ اپنے بھائی جناب حسن بن سعید کے ساتھ تصنیف و تالیف میں مصروف رہے۔ دونوں بھائیوں نے مل کر تیس کتابیں قلم بند کیں جن کی موضوع کے اعتبار سے ترتیب یہ ہے۔

۱۔ تفسیر میں:۔

۱۔ کتاب التفسیر تفسیر فرات میں اس کے مطالب نقل کیے گئے ہیں۔

(اعیان الشیعہ ۱۰۰/۲۶)

۲۔ فقہ میں:۔

کتاب الوضوء ۔ کتاب الصلوٰۃ ۔ کتاب الصوم ۔ کتاب الحج ۔ کتاب الزکوٰۃ ۔ کتاب الخمس ۔ کتاب النکاح ۔ کتاب الطلاق ۔ کتاب العتق والتدبیر والمکاتبہ ۔ کتاب الایمان والنذور ۔ کتاب المکاسب کتاب التجارات والاجارات ۔ کتاب الوصایا ۔ کتاب الفرائض ۔ کتاب الصید والذبائح کتاب الاشربہ ۔ کتاب الشہادات ۔ کتاب الحدود ۔ کتاب الدیات۔

گویا فقہ کا مکمل متن تحریر کیا تھا، جو ان کے معاصر اور کچھ بعد کے علماء نے اپنے مجموعوں میں محفوظ کرلیا۔ اصل کتاب آج کل نایاب ہے۔

۳۔ اخلاق و حقوق، عقائد و مناقب میں:۔

۱۔ کتاب الزہد ۔ اسکا ایک نسخہ نجف اشرف میں مولانا عبد العزیز صاحب طباطبائی کے پاس دیکھا جو کتاب المؤمن سے کچھ زیادہ ضخیم ہے۔ یہ کتاب حجۃ الاسلام

غلام رضا عرفانیان صاحب نے ۱۳۹۹ھ میں قم سے شائع کی ہے۔

۲۔ کتاب المروۃ ــــ کتاب التقیہ ــــ کتاب الملاحم ــــ کتاب الزیارات۔

۳۔ کتاب الدعاء ــــ (اس کتاب کا حوالہ علامہ کفعمیؒ نے مصباح المتہجد میں اور ابن طاؤس نے 'المجتنیٰ' میں دیا ہے)۔

۴۔ کتاب المناقب ــــ کتاب الرد علی الغلاۃ۔

۵۔ کتاب المؤمن:۔

بلا اختلاف یہ کتاب جناب حسین بن سعید ہی کی تالیف ہے۔ البتہ اسے مختلف ناموں سے یاد کیا گیا ہے۔ مثلاً۔

بقول نجاشیؒ: "کتاب حقوق المؤمن و فضلھم"۔

بقول طوسیؒ: کتاب المومن

کتاب ابتلاء المؤمن

کتاب شدۃ ابتلاء المؤمن ــــ ممکن ہے

یہ نام باب اوّل کے عنوان کی بنا پر لکھے گئے ہوں۔

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

کِتابُ المؤمن

حدیث کی ایک قدیم کتاب کا اُردو ترجمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وصلوٰۃ علیٰ سید المرسلین وآلہ الطاہرین[1]

باب : ۱

شدۃ ابتلاء المؤمن[2]

[۱] عن زرارۃ قال[3] : سمعت ابا جعفر علیہ السلام یقول: فی قضاء اللہ عزّوجلّ کلّ خیر للمؤمن ـ

[۲] وعن الصّادق علیہ السّلام : ان المسلم لا یقضی اللہ عزّوجلّ لہ قضاء[4] ، الّا کان خیراً لہ ـ ثم تلا ھٰذہ الاٰیۃ "فوقٰہ[5] اللہ سیّئآت ما مکروا " ثمّ قال : أما واللہ لقد تسلّطوا علیہ وقتلوہ ـ فأمّا ما وقاہ اللہ ـ فوقاہ اللہ

۱ـ وفی نسخۃ السید عبد العزیز الطباطبائی دام ظلھم "الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ الخ والمتن مطابق من النسخۃ النوری ـ

۲ـ ولفظ نسختی التی لا تاریخ علیھا وانا بنیت المتن علیھا ـ "باب شدۃ البلأ المؤمن" وقال النوری رح "شدۃ ابتلاء المؤمن" (خاتمۃ المستدرک والکلینی فی الکافی) وعنوان النسخۃ الطباطبائی مطابق للمتن ـ

۳ـ والحدیث موجود فی تحف العقول عن آل الرسول ' تالیف ـ ابو محمد الحسن بن علی بن الحسین بن شعبۃ الحرانی ـ طبعۃ طھران ۱۳۷۶ ھ ـ صفحۃ ۲۹۳ والمحاسن للبرقی صفحہ ۲۱۹ ـ وفی ھذا الکتاب وفی ھذا الباب حدیث ال ۲۴ ـ

۴ـ فی الاصل " لا یقضی اللہ لہ عزّ وجل لہ قضاء " ـ

۵ـ سورۃ المؤمن ـ الاٰیۃ ۴۵ ـ تفسیر الصافی طبعۃ طھران ۱۳۷۵ ھ ص ۲۱۹ ـ نسخۃ الطباطبائی " وقاہ "

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رحمٰن و رحیم اللہ کی رحمتیں ہوں رسولوں کے سردار حضرت محمد مصطفیٰؐ اور ان کے معصوم اہل بیتؑ پر۔

۱۔ مومن کے امتحان کی سختیاں

۱۔ زرارہ بن اعین کہتے ہیں، امام ابو جعفر، محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: خداوند عالم کے فیصلہ میں مومن کے لیے ہر طرح کی بھلائی ہوتی ہے۔

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: خداوند عالم، مسلمان کے حق میں ہمیشہ اچھا ہی فیصلہ کرتا ہے۔ اس کے بعد آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی۔ "خدا نے مومن آل فرعون کو فرعونیوں کی تدبیروں کے شر سے بچا لیا"۔ خدا کی قسم وہ لوگ اس مومن پر مسلط ہو گئے اور اُسے قتل کر دیا، مگر خدا نے اس مرد مومن کو یوں بچایا کہ وہ لوگ اسے اس کے دین سے منحرف نہ کر سکے۔ (مومن کی زندگی اسکا ایمان ہے، اگر ایمان باقی رہ گیا تو مقصد مومن پورا ہو گیا اور وہ زندہ ہے کہ اس کا پیام زندہ ہے)

ان يعتوا[1] فی دینه۔

[۳] وعن الصّادق علیه السّلام قال[2]: لو یعلم المؤمن ما له فی المصائب من الأجر لتمنّی أن یقرض بالمقاریض۔

[٤] عن سعد[3] بن طریف؛ قال کنت عند أبی جعفر [علیه السلام][4] فجاء جمیل الأزرق فدخل علیه قال فذکروا بلایا الشّیعة وما یصیبهم، فقال أبو جعفر [علیه السّلام] إنّ أناساً أتوا علی بن الحسین علیهما[5] السّلام وعبد الله بن عبّاس فذکروا لهما نحواً مما ذکرتم۔ قال فاتیا الحسین

۱۔ فی الاصل "یعتو" وفی المحاسن والکافی ونسخة الطباطبائی۔ "ان یفتنوه" فی نسخة النوری "یفتنوا"۔ عتا الشیخ یعتو، عتیا۔ کبر وولّی۔ کما فی مجمع البحرین۔

۲۔ الکافی طبعة طهران ۱۳۷۷ھ ج ۲ ص ۲۵۵ و تنبیه الخواطر للورّام، طبعة ۱۳۱۱ھ ص ۳۸۷۔ عن ابن ابی یعفور قال شکوت الی ابی عبد اللهؑ ما القی من الاوجاع وکان مسقاما۔ فقال یا عبد الله لو علم الخ۔

۳۔ فی الاصل "سعید بن طریف" وفی البحار عن کتاب المومن "سعد" بحار ج ۱۲ ص ۶۵۔ وسعد بن طریف موجود فی النجاشی طبعة بمبئی ص ۱۲۲ وتنقیح المقال ج ۲ ص ۲۷ وفی خاتمة المستدرک ص ۸۰۶ سعید بن طریف۔ ونسخة الطباطبائی "سعد بن طریف"۔ وانظر الی معجم رجال الحدیث للخوئی ج ۸ ص ۶۸ ما یغنیک۔

٤۔ کل ما بین [ ] فهو من السید مرتضی حسین۔

۵۔ فی الاصل "علیه السلام" وفی نسخة الطباطبائی "فذکرا له" ولیس لفظ "ذلک"۔

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا : اگر مومن کو یہ معلوم ہو جائے کہ اسے جو دکھ پہنچ رہے ہیں ان کا اجر کیا ہے، تو وہ قینچی سے اپنی بوٹیاں کٹوانے پر راضی ہو جائے۔ (کیونکہ اس کے بدلے جو آخرت میں انعامات ملنے والے ہیں وہ ان تکلیفوں کا سب سے بڑا اور دلکش مداوا ہیں)۔

۴۔ ابن طریف نے بیان کیا کہ میں ایک دن امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا اتنے میں جمیل ازرق آ گئے اور شیعوں کے مشکلات و مصائب کا تذکرہ ہونے لگا ، امام نے فرمایا : ایک مرتبہ کچھ لوگ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام اور عبداللہ بن عباس کے پاس حاضر ہوئے اور دونوں کے حضور میں یہی باتیں شروع ہو گئیں جن پر تم گفتگو کر رہے ہو ۔ وہ دونوں حضرات اُٹھے اور امام حسینؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے خیالات امام حسینؑ کے حضور بیان کئے امام حسینؑ نے فرمایا :-

خدا کی قسم ' بلائیں اور فقر و فاقہ اور قتل تو ہمارے چاہنے والوں تک یوں آتا ہے جیسے شریف اچھی نسل کا ترکی گھوڑا مہمیز سے دوڑے ' یا صمرہ کی طرف سیلابی پانی کا بہاؤ ہو ۔ راوی نے پوچھا "صمرہ" سے کیا مراد ہے ؟ فرمایا : آخری حد ـــــ اور دیکھو ، اگر لوگ اس طرح مصائب میں گرفتار نہ ہوں تو ہمیں یہ خیال ہو کہ تم لوگ ہم سے کوئی وابستگی نہیں رکھتے ۔

بن علی علیہما السّلام فذکر لہ ذٰلک۔ فقال الحسین علیہ السّلام: واللہ، البلاء و الفقر و القتل أسرع إلی من أحبّنا من رکض البرازین[1] ومن السّیل الی صمرہ[2]۔ قلت: وما الصّمرہ؟ قال: منتہاہ۔ ولولا أن یکونوا کذٰلک لرأینا أنّکم لستم منّا۔

[۵] وعن الأصبغ بن نباتہ قال: کنت [عند][3] أمیر المؤمنین [علیہ السّلام] قاعداً فجاء رجل فقال: یا أمیر المؤمنین واللہ إنی لأحبّک! فقال: صدقت إنّ طینتنا مخزونة اخذ اللہ میثاقہا من صلب آدم، فاتخذ للفقر جلباباً۔ فإنّی سمعت رسول اللہ [صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم] یقول واللہ یا علی إنّ الفقر لأسرع الی محبّیک من السّیل الی بطن الوادی۔

۱۔ فی الاصل ونسخة الطباطبائی والنوری "البرازین" بالزاء وفی نسخة المجلسی والقاموس والمجمع البحرین "البرزون: الترکی من الخیل"۔

۲۔ مطابق نسخة الطباطبائی وفی الاصل "الی حمرہ" وبدلہ علی الهامش "مقرہ" فی صحیح الترمذی طبعة دهلی ج ۲ ص ۶۵۔ عن عبد اللہ بن معقل قال: قال رجل للنبیؐ: یارسول اللہؐ واللہ انی لاحبّک فقال انظر ما تقول قال: واللہ انی لاحبّک ثلاث مرات۔ قال: ان کنت تحبنی فاعد للفقر تجفافا فانّ الفقر اسرع الی من یحبنی من السیل الی منتہاہ۔

۳۔ الاضافة من البحار ونسخة ط۔ن۔و فی نسخة الطباطبائی والنوری "عن الاصبغ قال کنت عند"۔ بدون "بن نباتہ"۔

نکتہ — ظاہر ہے کہ معاویہ کا دور شیعوں کے مصائب کا عہد شباب تھا، اور امام علیہ السلام کا ارشاد سو فی صد صحیح، کربلا میں مصائب اور قتل میں ثابت قدمی، محبت اہل بیت کا سب سے بڑا معیار تھا۔

اس حدیث سے سیرت امام زین العابدینؑ کا یہ واقعہ بھی معلوم ہوا کہ امام حسینؑ کے عہد آخر میں آپ کے پاس لوگ آتے تھے اور آپ کی صحبت سے فیض اٹھاتے تھے۔ جن میں ابن عباس بھی تھے۔ امام زین العابدینؑ کی نشست اپنے والد بزرگوار سے الگ تھی مگر کسی معاملہ میں آخری بات کے لیے پدر عالی قدر سے رجوع فرماتے تھے۔

۵۔ اصبغ بن نباتہ کی روایت ہے۔ ایک دن وہ امیرالمومنینؑ کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک شخص آیا، اور حضرت سے عرض کرنے لگا یا امیرالمومنینؑ! خدا کی قسم میں آپ سے محبت کرتا ہوں! حضرت نے فرمایا، ٹھیک ہے مگر ہماری طینت (خمیر) محفوظ امانت ہے۔ خدا نے صلب آدمؑ سے اس کا میثاق لے لیا تھا۔ اب تم فقر کی چادر کے لیے تیار رہو۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان اقدس سے سنا۔ خدا کی قسم، یا علیؑ وادی کے نشیب میں پانی کے بہاؤ سے زیادہ تیز رفتاری کے ساتھ تمہارے شیعوں تک فقر پہنچا ہے۔

نکتہ۔ مقصد یہ ہے کہ جب محمدؐ و آل محمدؐ کی راہ میں مشکلیں اور زحمتیں اول ہیں تو ان مشکلوں سے گھبرانا نہیں چاہیے۔

[٦] عن الفضيل بن يسار قال: سمعت أبا عبد الله [عليه السلام] يقول: إنّ الشيّاطين أكثر على المؤمن من الزّنابير على اللحم.[1]

[٧] وعن أحدهما[2] عليهما السّلام قال: ما من عبد مسلم إبتلاه الله عزّ وجلّ بمكروه وصبر، إلاّ كتب الله له أجر ألف شهيد.

[٨] وعن ابي الحسن[3] عليه السّلام قال: ما أحد من شيعتنا يبتليه الله عزّ وجلّ ببليّة فيصبر عليها إلاّ كان له اجر ألف شهيد.

[٩] وعن أبي[4] عبد الله عليه السّلام قال: فيما أوحى الله إلى موسى: "يا موسى: ما خلقت خلقا أحبّ إليّ من عبدي المومن وإنّي أنا أبتليه لما هو خير له، وأعطيه لما هو خير له وأزوى منه [عنه] لما هو خير له وأنا

١- بحار الانوار المجلد ١٦ ص ٦٥ نقلا عن كتاب المؤمن

٢- الكافي ج ٢ ص ٩٢ عن ابي عبد الله الخ وفيه "من المؤمنين" بدل "عبد مسلم" - "ومن شيعتنا" -

٣- في الاصل "ابي الحسن، ابي الحسن" مرتين - وهذا الحديث متاخر في نسخة الطباطبائي عن حديث ٩ -

٤- الكافي ج ٢ ص ٦١ - نسخة المومن "ان ياموسى" و "ابتليه لما هو خير له، وازوى عنه" -

۶۔ فضیل بن یسار نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ حضور نے فرمایا: جیسے نیلی مکھیاں گوشت سے چمٹ جاتی ہیں اس سے زیادہ شیطان مومن کو گھیرتا ہے۔

۷۔ امام محمد باقرؑ یا امام جعفر صادق علیہ السلام (کافی، امام جعفر صادقؑ) سے روایت ہے۔ جو مسلمان کسی مصیبت میں مبتلا ہوتا اور صبر کرتا ہے۔ خدا اسے ہزار شہیدوں کا اجر دیتا ہے۔

۸۔ ابوالحسن، موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: جس شیعہ کو خدا آزمائش میں مبتلا کرتا ہے اور وہ صبر کر لیتا ہے تو خدا اسے ہزار شہیدوں کا اجر دیتا ہے۔

۹۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: خداوند عالم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ایک وحی میں ارشاد کیا ــــ اے موسیٰؑ! مجھے اپنے بندۂ مومن سے زیادہ اپنی مخلوق میں کوئی محبوب نہیں۔ میں اسے ایسے ہی مشکلات میں مبتلا کرتا ہوں جو اس کے لیے فائدہ مند ہوں۔ پھر اسے جو کچھ دیتا ہوں وہ بھی اس کے لیے بہتر ہوتا ہے، جس چیز سے محروم کرتا ہوں اس میں بھی اس کے لیے بھلائی ہوتی ہے۔ میں ہی خوب جانتا ہوں کہ اس کے لیے کیا زیادہ بہتر ہے۔ مومن کو میرے آزمانے پر صبر، میرے فیصلوں پر راضی بہ رضا، میری نعمتوں پر شکر کرنا چاہیے میں اسے اپنے صدیقوں میں شامل کرلوں گا اگر میری رضا کے مطابق عمل اور میرے حکم کی فرمانبرداری کرے گا۔

اعلم لما یصلح علیہ عبدی۔ فلیصبر علی بلائی ولیرض بقضائی ولیشکر علی نعمائی اکتبہ فی الصدّیقین عندی اذا عمل برضائی و اطاع امری۔

[۱۰] وعن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال: کان لموسیٰ بن عمران اخ فی اللہ، وکان موسیٰ یکرمہ ویحبّہ ویعظمہ فاتاہ رجل، فقال ان[۲] تکلم لی ھذا الجبّار وکان الجبّار ملکا من ملوک بنی اسرائیل۔ فقال: واللہ ما اعرفہ ولاسألتہ حاجۃ قطّ۔ قال: وما علیک من ھذا، لعلّ اللہ عزوجل یقضی حاجتی علی یدک فرق لہ وذھب معہ، من غیر علم موسیٰ فاتاہ ودخل علیہ، فلما راٰہ الجبار، ادناہ وعظمہ۔ فسألہ حاجۃ الرجل فقضاھا لہ، فلم یلبث ذلک الجبار ان طعن فمات۔ فحشد فی جنازتہ اھل مملکتہ وغلقت لموتہ[۳] ابواب الاسواق لحضور جنازتہ، وقضی من القضاء ان شاب المومن اخا موسیٰ مات یوم مات ذلک الجبار۔ وکان اخو موسیٰ إذا دخل منزلہ اغلق علیہ بابہ فلا یصل الیہ احد۔ وکان موسیٰ إذا ارادہ فتح

۱۔ الکافی ج ۲ ص ۶۱ بحار الانوار ج ۱۵ ص ۲۱۹۔

۲۔ فی نسخۃ الاصل "ان اتکلم" وفی نسخۃ الطباطبائی والحکیم "ان تکلم"۔

۳۔ نسخۃ الطباطبائی "لموتہ الابواب الاسواق"۔

۱۰۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: حضرت موسیٰؑ بن عمران کے ایک مواخاتی بھائی یا رضاء خدا کے لیے آپ کے دوست تھے۔ حضرت موسیٰؑ ان کی عزت و تکریم کرتے اور بہت محبت فرماتے تھے۔ اس مرد مومن کے پاس ایک مرتبہ کوئی شخص آیا اور کہنے لگا "جبار" سے میری سفارش کر دیجیے۔ "جبار" بنی اسرائیل کا بادشاہ تھا۔ اس مومن نے کہا: بخدا، میں نہ اسے جانتا ہوں، نہ کبھی اس سے کوئی درخواست کی ہے۔ سائل نے کہا: تو اس میں آپ کا نقصان ہی کیا ہے؟ ممکن ہے خدا آپ کے ذریعہ میرا یہ کام پورا کرا دے۔ وہ مرد مومن کی سفارش پر آمادہ ہو گئے اور حضرت موسیٰ سے مشورہ لیے بغیر جبار کے پاس چلے گئے۔ جبار نے جو انھیں دیکھا، تو بڑی عزت سے پیش آیا، اپنے پاس بٹھایا، اور اس آدمی کا کام دریافت کیا، اور سفارش مان لی۔ چند دن بھی نہ گزرے تھے کہ کسی نے اسے زخمی کر دیا، جس کی وجہ سے وہ مرگیا۔ اس کے مرنے پر شہر کے بازار بند ہو گئے اور لوگ جوق در جوق جنازے میں جمع ہوئے اتفاق دیکھئے حضرت موسیٰؑ کا جوان، مومن دوست بھی اسی دن وفات پا گیا جس دن جبار نے رحلت کی تھی۔ اس مومن کی عادت تھی کہ گھر میں آکر اندر سے کنجی بند کر لیا کرتا تھا، جب حضرت موسیٰؑ آتے تھے تو یہ شخص دروازہ کھولتا تھا اور حضرت موسیٰؑ گھر میں چلے جاتے تھے۔ حضرت موسیٰؑ تین دن کے بعد اس سے ملنے تشریف لے جایا کرتے تھے۔ اس مرتبہ تین دن کے بعد چوتھے دن حضرت کو خیال آیا کہ تین دن سے دوست کو نہیں دیکھا، آج چوتھا دن ہے چلنا چاہیے گھر پہنچے دروازہ کھول کر اندر تشریف لے گئے تو دوست کو مردہ پایا، جنازہ پر کیڑے مکوڑوں

الباب عنه ودخل علیه وان موسیٰ[1] اتاه ثلاثا

فلما کان الیوم الرابع ذکره موسیٰ، فقال: قد ترکت

اخی منذ ثلاث ففتح عنه الباب ودخل علیه. فاذا

الرجل میت واذا دوابّ الارض دبّت الیه فتناولت

من محاسن وجهه. فلما رآه موسیٰ عند ذلک قال:

یارب! عبدک حشدت له الناس وولیک اَمتّه[2]

فسلّطت علیه دواب الارض تناولت من محاسن

وجهه. فقال عزّ وجلّ: یا موسیٰ، انّ ولیّی سأل

هذا الجبار حاجة[3] فقضاها له فحشدت اهل مملکته

للصلوٰة علیه لأکافئه عن المومن بقضاء حاجته

لیخرج من الدنیا ولیس عندی حسنة اکافئه علیها

وانّ هٰذا المؤمن سلطت علیه دواب الارض لتتناول

عن محاسن وجهه لسؤاله ذلک الجبار۔ وکان لی غیر

رضی لیخرج من الدنیا وما [له] عندی ذنب۔

[۱۱] وعن ابی[4] جعفر [علیه السلام] قال: اِن اللّٰہ تبارک

۱۔ فی الاصل "ان موسیٰ اتاه" وفی نسخة الطباطبائی والحکیم "ان موسیٰ نسیه".

۲۔ فی الاصل "امتته" و "فقال عزّ وجلّ" و نسخة الطباطبائی "فقال اللّٰہ عزوجل"۔

۳۔ فی البحار ونسخة الطباطبائی "فقضاها له" وفی البحار "فقضاها له فکافأته من المؤمن". وفی نسخة الاصل "فقصصناها له"۔

۴۔ الکافی ج ۲ ص ٤٤٤ باختلاف یسیر۔

کا قبضہ دیکھا جسم کا حسن مٹ چکا ہے۔ یہ دیکھ کر حضرت موسیٰؑ نے فریاد کی
پروردگارا، دشمن کے جنازے پر وہ مجمع اور ایسی شان تھی ؟ اور دوست
کا یہ حال ہے ؟ کیڑے مکوڑوں کا قبضہ ہے جسم کی خوبصورتی مٹ چکی ہے!
جواب ملا: موسیٰؑ ! میرے دوست نے اس سے ایک درخواست کی
تھی۔ میں نے جبّار کو مومن کی طرف سے بدلہ دیا، اس کے جنازے کی
شان بڑھا دی۔ مجمع عظیم جمع ہوا، تاکہ بندۂ مومن پر جبّار کے احسان کا
حق دنیا ہی میں ادا ہو جائے، جب میرے پاس آئے تو کوئی ایسی نیکی لیکر
نہ آئے جس کا صلہ وہاں مانگ سکے اور اس مومن پر کیڑے مکوڑوں کو
اس لیے مسلّط کیا کہ وہ اس کے حسن کو نقصان پہنچائیں۔ اس نے میری رضا
کا خیال کیے بغیر اس جبار سے سوال کیوں کیا ؟ مطلب یہ تھا کہ جب دنیا سے
اٹھے تو اس کے نامۂ اعمال میں کوئی گناہ نہ ہو۔

۱۱۔ حضرت ابوجعفر علیہ السلام نے فرمایا: جب خداوند عالم کسی گناہ
گار بندے کی عزت افزائی چاہتا ہے تو اسے بیماری میں مبتلا کرتا یا پھر
کسی ضرورت میں الجھاتا یا پھر موت کی سختی بڑھا دیتا ہے اور جب
کسی انسان کے اعمال و کردار قابل سرزنش و سزا ہوں مگر اس کا کوئی
قابل تعریف و انعام عمل بھی ہو تو خدا اس کو جسمانی صحت عطا کرتا ہے، اگر
یہ نہیں تو اس کی معاشی حالت کو بہتر بنا دیتا ہے، اور اگر یہ بھی نہیں کرتا تو
موت کی سختیاں کم کر دیتا ہے۔

وتعالیٰ إذا كان من امره ان يكرم عبدا وله عنده
ذنب ابتلاه بسقم، فان لم يفعل ابتلاه بالحاجة
فان هو لم يفعل شدد عليه عند الموت۔ واذا كان من
أمره ان يهين عبدا وله عنده حسنة اصح بدنه[1]
فان هو لم يفعل وسع في معيشته فان هو لم يفعل
به هوّن عليه الموت۔

[۱۲] وعن[2] ابي جعفر [عليه السلام] قال، قال الله تبارك
وتعالیٰ: وعزتي لا اخرج لي عبدا من الدنيا اريد
رحمته إلا استوفيت كل سيئته هي له، اما بالضيق في رزقه
او ببلاء في جسده، اما خوف ادخله عليه۔ فان
بقي عليه شيئ شددت عليه الموت۔

وقال[2]: وقال الله [تعالیٰ] وعزتي لا اخرج عبدا لي من الدنيا
اريد عذابه إلا استوفيته، كل حسنة له
اما بالسعة في رزقه او بالصحّة في جسده واما
بأمن ادخله عليه فان بقي عليه شيئ هوّنت
عليه الموت۔

۱۔ كذلك في المتن ونسخة النوري والطباطبائي وانه في
"صحح"۔

۲۔ الكافي ج ۲ ص ٤٤٤ "عدة من اصحابنا، عن سهل بن زياد
عن جعفر بن محمد الاشعري عن ابن القداح عن ابي عبد الله[ع]، قال، قال
رسول الله[ص] قال الله عز وجل الخ۔

۱۲۔ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا: خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے۔ میں اپنی عزت کی قسم کھاکر کہتا ہوں۔جس مومن و نیک عمل شخص پر رحمت وانعام کی بارشیں کرنا چاہتا ہوں تو دنیاوی زندگی میں اس کے گناہوں کا بدلہ دے دیتا ہوں کبھی اس کی روزی میں سختی ہوتی ہے، کبھی جسمانی آزمائش، یا قلبی اور ذہنی پریشانیاں لاحق ہو جاتی ہیں۔ اگر اس پر بھی ان گناہوں کے بدلے میں کچھ کمی رہ جاتی ہے تو موت اور نزع میں سختیاں بڑھ جاتی ہیں۔ خداوند عالم نے فرمایا ــ میں قسم کھاکر کہتا ہوں، جب میں کسی مستحق عذاب انسان کو دنیا سے اٹھاتا ہوں تو اس کے اچھے اعمال کا بدلہ اسی دنیا میں دے دیتا ہوں، یعنی وسعت رزق، یا جسمانی صحت، یا اطمینان خاطر اور پریشانیوں سے دوری یا موت کے وقت آسانی عطا کرتا ہوں۔

[۱۳] وعن ابی جعفر [علیه السلام] قال: مرّ[1] نبی من انبیاء بنی اسرائیل برجل بعضه تحت حائط و بعضه خارج منه، فما کان خارجاً منه قد نقبته الطیر و فرقته الکلاب. ثم مضی و وقفت[2] [؛ فرفعت] له بمدینة فدخلها فاذا هو بعظیم من عظمائها میت علی سریر مسجّاً بالدیباج حوله المجامر. فقال ربّ إنّک[3] حکم عدل، لاتجور عبدک لم یشرک بک طرفة عین، أمتّه بتلک المیتة وهذا عبدک[4] لم یؤمن بک طرفة عین، أمتّه بهذه المیتة؛ فقال عزوجل: عبدی انا کما قلت حکم عدل لاأجور، ذاک عبدی کانت له عندی سیّئة وذنب فامتّه بتلک المیتة لکی یلقانی ولم یبق علیه شیئٌ. وهذا عبدی کانت له عندی

۱- فی الاصل "من نبی من انبیاء" ونسخة الطباطبائی والنوری "مر" — "مزقته".

۲- فی الاصل ووقفت له بمدینة "فی الکافی ج ۲ ص ٤٤٦ "فرفعت له مدینة" وفی نسخة الطباطبائی "ووقعت" وفی نسخة الحکیم "ثم امضی ووقعت" فصححه النوری رح وکتب علی هامش الکتاب "رفعت".

۳- فی الاصل "انکم حکم" ح لصحیح "انک حکم عدل" کما فی نسخة الطباطبائی والنوری.

٤- فی الاصل "عبادک لم یؤمن".

۱۴۔ ابو جعفر علیہ السلام سے روایت ہے آپ نے فرمایا: بنی اسرائیل کے ایک نبیؑ نے ایک جگہ دیکھا کہ ایک شخص ایک دیوار میں دبا پڑا ہے؛ جس کا آدھا حصّہ ملبہ میں اور آدھا باہر ہے جسے پرندوں اور کتوں نے نقصان پہنچایا ہے۔ وہ نبی اس منظر کو دیکھکر آگے بڑھے اچانک ایک اور شہر میں پہنچے، وہاں دوسرا منظر دکھائی دیا۔ ایک بڑے آدمی کا جنازہ ہے، جس کے تابوت پر قیمتی چادر پڑی ہے، انگیٹھیوں میں اگر جل رہا ہے۔ یہ دیکھکر نبی نے مناجات کی، پروردگارا! تو عادل حاکم اور منصف ہے۔ تو اپنے مومن اور موحد بندے پر عذاب نہیں کرتا۔ مگر کیا راز ہے؟ کہ ایک ایسا شخص جس نے ایک لمحہ کے لیے شرک نہیں کیا اس کی موت ایسی افسوسناک؟ اور یہ شخص جس نے کبھی ایمان قبول نہیں کیا اس کی موت اس قدر قابل رشک؟ جواب ملا۔ ہاں! میں منصف حاکم ہوں، وہ شخص کچھ گناہ کر چکا تھا، تو میں نے یہ چاہا کہ اسے ایسی موت دی جائے کہ جب میرے حضور میں آئے تو اس کے ذمہ کوئی گناہ باقی نہ رہے۔ اور یہ بندہ کچھ نیکیاں کر چکا تھا، اس لیے صلہ میں ایسی موت دی کہ جب میدان حشر میں آئے تو انعام کا استحقاق باقی نہ رہے۔

حسنة فامته بهذه الميتة لكي يلقاني وليس له عندي شيء.

[١٤] عن ابن ابي عمير عن بعض اصحابه رفعه، قال: بينما موسىؑ، يمشي على ساحل البحر اذ جآء صياد فخر للشمس ساجداً وتكلّم بالشرك ثم القى شبكة فاخرجها مملوءة فاعادها، فاخرجها مملوة ثم اعادها، فاخرج مثل ذلك حتى اكتفى ثم مضى- ثم جآء آخر فتوضأ ثم قام وصلّى وحمد الله واثنى عليه ثم القى شبكة فلم يخرج شيئاً ثم اعاد فلم يخرج شيئاً ثم اعاد فلم يخرج شيئاً ثم اعاد فخرجت سمكةً صغيرة فحمد الله واثنى عليه وانصرف- فقال موسىؑ: يارب! عبدك جآء فكفر بك وصلّى بالشمس[١] وتكلّمه بالشرك ثم القى شبكته فاخرجها مملوءة ثم اعادها فاخرجها مملوءة ثم اعادها فاخرجها مملوءة ثم اعادها فاخرجها مثل ذلك حتى اكتفى وانصرف - وجاء عبدك المؤمن فتوضأ فاسبغ الوضوء ثم صلّى وحمد ودعا ثم القى شبكته فلم يخرج شيئاً ثم اعاد فلم يخرج شيئاً ثم اعاد فاخرج سمكة صغيرة [فحمدك] وانصرف- فاوحى الله اليه: ياموسىؑ انظر عن يمينك فنظر موسىؑ فكشف له عما اعدّه الله لعبده

١- نسخة الطباطبائي والحكيم "وصلّى للشمس"- واضافة كلمة "حمدك" من نسخة النوري-

۱۴۔ محمد بن ابی عمیر نے اپنے روایتی سلسلہ کے ذریعہ بیان کیا ہے: حضرت موسیٰؑ دریا کے کنارے جا رہے تھے، آپ نے دیکھا کہ شکاری آیا، آتے ہی اس نے سورج کو سجدہ کیا اور کچھ مشرکانہ باتیں کیں، اس کے بعد ایک جال دریا میں ڈالا، اور مچھلیوں سے بھرا ہوا نکال لیا، کنارے پر خالی کیا اور دوبارہ ڈالا پھر جال بھر گیا، پھر نکالا اور خالی کیا یہاں تک کہ جس قدر مچھلیاں چاہتا تھا پکڑ چکا تو اپنی راہ چلا گیا، اس کے بعد دوسرا شخص آیا، اس نے آکر ہاتھ منہ دھوئے وضو کیا نماز پڑھی حمد و ثناء کی پھر اس نے جال ڈالا اور نکالا، مگر دو مرتبہ کوشش ناکام ہوئی، تیسری مرتبہ چھوٹی سی مچھلی پھنسی وہ غریب اسے دیکھ کر شکر خدا کر کے واپس چلا گیا۔ جناب موسیٰؑ نے عرض کی: پروردگارا، تیرا ایک بندہ دیکھا، اس نے سورج کو پوجا، مشرکانہ و کافرانہ باتیں کیں پھر جال پھینکا اور تین مرتبہ مچھلیوں سے بھر بھر کے نکالا، یہاں تک کہ اسکی ضرورت پوری ہوئی اور وہ لدا پھندا چلا گیا۔ پھر ایک مومن آیا اس نے بہت اچھی طرح وضو کیا، پھر نماز پڑھی، حمد و ثنا کر کے جال ڈالا کوئی مچھلی نہ ملی، دو مرتبہ کوشش کرنے کے بعد ایک چھوٹی سی مچھلی ملی، جسے وہ لے کر چلا گیا (اس میں بھید کیا ہے؟) وحی ہوئی۔ موسیٰؑ! ذرا دائیں طرف دیکھو۔ جناب موسیٰؑ نے دیکھا، تو خدا نے اپنے بندۂ مومن کے لیے جو درجات معین کیے تھے اس پر سے پردے اُٹھ گئے۔ جناب موسیٰؑ نے وہ مراتب دیکھے۔ پھر حکم ہوا بائیں ہاتھ کی طرف دیکھو۔ حضرت کی نگاہوں میں اس مرد کافر کے مراتب آ گئے۔ خداوند عالم نے ارشاد فرمایا، موسیٰؑ! میں نے اس کافر کو جو دیا (مچھلیاں اور مسرتیں) اس سے کافر کو فائدہ نہ ہو گا، اور مومن کو جو نہ ملا اس سے اسے

المؤمن فنظر، ثم قيل له انظر عن يسارک فكشف له عمّا اعدّه الله [1] لعبده الكافر. فنظر. ثم قال الله يا موسیٰ ما نفع هذا ما اعطيته و لاضرّ هذا ما منعته. فقال موسیٰ : يا ربّ [2] حقّ لمن عرفک ان يرضیٰ بما صنعت.

[۱۵] عن اسحاق بن عمار قال سمعت اباعبدالله [عليه السلام] يقول : راس طاعة الله [عزّ وجلّ] الرّضا بما صنع الله الی العبد فيما احبّ وفيما اكره إلّا وهو خير.

[۱۶] عن يونس بن رباط قال : سمعت اباعبدالله [عليه السلام] يقول : إنّ اهل الحق منذ ما كانوا فی شدّةٍ اما انّ ذلک فی مدة قريبة وعافية طويلة.

[۱۷] عن سماعة [3] قال : سمعته يقول : انّ الله عزّوجلّ جعل وليه غرضاً لعدّوه فی الدّنيا.

[۱۸] عن المفضّل بن عمر، قال : قال رجل لابی عبدالله الصّادق [عليه السلام] وانا عنده : انّ من قبلنا يقولون ان الله إذا احبّ عبداً نوّه منوّه من السّماء

۱- نسخة الطباطبائی " عما اعدالله ". ونسخة الحكيم " عمّا اعدّالله لعبده المومن ".

۲- نسخة الاصل " حق " ونسخة الطباطبائی " يارب حق ".

۳- الكافی ج ۲ ص ۲۵۰ بحار ج ۱۵ ص ۶۳ قريبا منه - ولفظ " عن " ساقط فی نسخة الطباطبائی.

کوئی نقصان نہ ہوگا۔ موسیٰ نے فرمایا: جو تیری معرفت حاصل کرلے اس پر فرض ہے کہ جو بھی تو کرے اس پر راضی برضا رہے۔

۱۵۔ اسحاق بن عمار کہتے ہیں، امام جعفر صادق ؑ سے سنا: خدا اپنے بندے سے جو سلوک کرے وہ اچھا ہی ہوتا ہے خواہ بندہ اسے پسند کرے یا نہ کرے، راضی برضا رہنا ہی فرمانبرداری کی بنیاد ہے۔

۱۶۔ یونس بن رباط نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا: حق پرست لوگ ہمیشہ سے سختیوں میں ہیں، مگر ان سختیوں کی مدت مختصر اور اس کے بعد عافیت و اطمینان کی مدت طویل ہوگی۔

۱۷۔ سماعہ کہتے ہیں، میں نے حضرت کو یہ کہتے ہوئے سنا: خدا نے دنیا میں اپنے دوست کو اپنے دشمن کا نشانہ بنایا ہے۔

۱۸۔ مفضّل بن عمر کہتے ہیں، ایک آدمی نے میرے سامنے حضرت ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے پوچھا: — "وہ لوگ کہتے تھے کہ جب خدا کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو آسمان سے ایک ہاتف صدا دیتا ہے کہ فلاں شخص خدا اسے محبت کرتا ہے، تم بھی اس سے محبّت کرو۔ پھر لوگوں کے دلوں میں اس کی محبّت جاگزیں ہو جاتی ہے اور جب خدا کو کوئی شخص ناپسند ہوتا ہے تو ایک منادی صدا دیتا ہے کہ فلاں شخص خدا کو محبوب نہیں اس لیے اس سے نفرت کرو۔ لوگوں کے دلوں میں اس سے نفرت پیدا ہو جاتی ہے"۔ امام، تکیہ لگائے تشریف فرما تھے یہ بات سن کر تکیہ سے ٹیک ہٹا کر بیٹھے، آستین کو جھاڑا اور فرمایا: نہیں یہ غلط ہے، ہاں، خدا جس سے محبت فرماتا ہے لوگ اس کے خلاف

إن اللّٰہ یحب فلانا فاحبّوہ ! فیلقی اللّٰہ المحبة فی قلوب العباد واذا ابغضہ نوہ منوہ من السماء ان اللّٰہ یبغض فلانا فابغضوہ !- فیلقی اللّٰہ لہ البغضاء فی قلوب العباد قال وکان علیہ السلام متکیًا فاستویٰ جالسا ، ثم نفض کمّہ ، ثم قال :لیس ھٰکذا - ولٰکن اذا احبّ اللّٰہ عزوجل عبداً اغری بہ الناس لیقولوا فیہ ما یاجرہ[1] ویؤ ثمھم ، واِذا ابغض عبداً القیٰ اللّٰہ عزوجل لہ المحبة فی قلوب العباد لیقولوا ما لیس فیہ لیؤثمھم اِیّاہ - ثم قال : من کان احبّ الی اللّٰہ عزّوجلّ من یحییٰ بن زکریاؑ ؟ ثم اغری جمیع[2] من رأیت حتی صنعوا بہ ما صنعوا - ومن کان احبّ اِلی اللّٰہ عزّوجلّ من الحسینؑ بن علیؑ ؟ اغری بہ حتی قتلوہ -[و] من کان ابغض الی اللّٰہ من ابی فلان و [ابی] فلان؟ لیس کما قالوا -

[۱۹] عن زید الشحام قال قال الصادق [علیہ السلام] : انّ اللّٰہ عزوجلّ اذا احبّ عبدا اغری بہ النّاس -

---

۱- دفی نسخة الطباطبائی من " ما یاجرہ .... الی ما لیس فیہٗ ' ای سطراً واحداً محذوف -

۲- نسخة الطباطبائی " جمیع ما " دفی نسخة الحکیم " جمیع ما رأیت " ولفظ " ابی " فی فلان الثانی موجود فی نسخة الحکیم -

ہو جاتے ہیں ۔ اور اسے برا کہتے ہیں کہ اسے اجر ملے اور ان پر گناہوں کا بوجھ بڑھے ۔ اور جب خدا کسی کو ناپسند فرماتا ہے تو لوگوں کے دلوں میں محبت ڈال دیتا ہے تاکہ اس کے بارے میں ایسی باتیں کریں جو اس میں نہیں ہیں اس طرح اس پر وہ گناہ گار ہوں گے ۔ پھر فرمایا:

یحیی بن زکریا علیہ السلام سے زیادہ خدا کا محبوب کون ہوگا؟ لیکن لوگ ان کے خلاف ہوگئے اور انھوں نے جو کچھ کیا وہ سب کو معلوم ہے ۔ اور حضرت امام حسینؑ علیہ السلام سے زیادہ خدا کا محبوب کون ہوگا، مگر لوگ ان کے دشمن ہوئے اور حضرت کو قتل کر دیا اور ابو فلاں و ابو فلاں سے بڑھ کر خدا کو ناپسند کون ہوگا؟ لوگوں نے جو تم سے کہا وہ غلط ہے ۔

۱۹۔ زید شحام نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے: امام نے فرمایا: جب خدا کسی بندے کو محبوب رکھتا ہے تو لوگ اس کے خلاف ہو جاتے ہیں ۔

[۲۰] عن أبی حمزة قال: سمعت أبا جعفر علیه السلام یقول: إنّ الله عزّ وجلّ اخذ میثاق المؤمن علی بلایا اربع: الاولی: ایسرها علیه، مؤمن مثله یحسده۔ والثانیه منافق یقفو اثره والثالثة: شیطان یعرّض له، یفتنه، ویضلّه۔ والرابعة: کافر بالذی امن به، یری جهاده جهاداً۔ فما بقاء المومن بعد هٰذا۔

[۲۱] عن حمران[۲]، عن أبی جعفر [علیه السلام] قال: ان العبد المؤمن لیکرم علی الله عز وجل حتی لو سأله الجنّة وما فیها اعطاها ایّاه ولم ینقص ذلک من ملکه شیئ ولو سأله موضع قدمه من الدنیا حرمه۔ وان العبد الکافر لیهوّن علی الله عزّ وجلّ لو سأله الدنیا وما فیها اعطاها ایاه ولم ینقص ذلک من ملکه شیئ ولو سأله موضع قدمه من الجنة حرّمه۔ وان الله[۳] عزّ وجل لیتعاهد

۱۔ الکافی ج ۲ ص ۲٤۹ عن ابی حمزة الثمالی وص ۲۵۰ عن داوٗد بن سرحان وص ۲۵۱ عن عبد الله بن سنان مثله۔

۲۔ الکافی ج ۲ ص ۲۵۸ عن الحلبی تمام الروایة مع بعض الاختلافات بحار ج ۱۲ ص ٦٤۔ الوافی ج ۳ ص ۱۳٤۔

۳۔ ومن هذا المقام اورد الکلینی رح هذا الحدیث عن حمران مع اختلاف "بالهدیة من الغیبة" الکافی ج ۲ ص ۲۵۵ تحف العقول ص ۳۰۰۔

۲۰۔ ابو حمزہ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا۔ آپ نے فرمایا :
خداوند عالم نے مومن سے چار آزمائشوں کا عہد لیا ہے۔ سب سے آسان بات یہ ہے کہ کوئی اس جیسا مومن اس سے حسد کرے گا۔ دوسرے کوئی منافق اسکا پیچھا کرے گا۔ تیسرے کوئی شیطان اس کے آڑے آئے گا پریشان اور گمراہ کرنے کی کوشش کرے گا۔ چوتھے، جس پر ایمان لاچکا ہے اس کا منکر کہ اپنے جہاد کو جہاد سمجھے اس کے بعد مومن زندہ نہ رہے گا۔

۲۱۔ حمران نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ بندۂ مومن خدا کی نظر میں زیادہ بلند ہے کہ اگر وہ جنت اور جنت کی تمام چیزوں کو مانگ لے تو خدا اسے عطا فرمادے اور اس کے خزانے میں کوئی کمی نہ ہو۔ لیکن اگر وہی مومن دنیا میں قدم ٹکانے کی جگہ مانگے تو خدا وہ جگہ نہ دے گا اور کافر کی خدا کے حضور میں کوئی اہمیت نہیں اگر دنیا و مافیہا کا سوال کرے تو خدا عطا فرما سکتا ہے، اور اس کے خزانے میں کوئی کمی نہ آئے لیکن اگر یہی کافر جنت میں بالشت بھر زمین مانگے تو خدا نہ دے گا۔ خداوند عالم مومن کا آزمائشوں میں یوں لحاظ کرتا ہے جیسے کوئی شخص اپنے متعلقین کا تحفہ اور ہدیہ کے لیے خیال کرتا ہے، اور خدا مومن کو دنیا سے یوں بچاتا ہے۔ جیسے طبیب بیمار کو بدپرہیزی سے۔

عبده المؤمن بالبلاء كما يتعاهد الرجل اهله بالهديّة ويحميه الدنيا كما يحمى الطبيب المريض۔

[۲۲] عن محمد بن عجلان قال سمعت ابا عبد الله [عليه السلام] يقول: إن الله عزّ وجلّ من خلقه عباداً ما من بليّة تنزل من السماء او يقتر [تقتير۔ طبا والحكيم] فى الرزق إلا ساق اليهم۔ ولا عافيه او سعة فى الرزق إلا صرف عنهم۔ لو ان نور احدهم قسم بين اهل الارض جميعا لاكتفوا به۔

[۲۳] عن ابى حمزة قال، قال ابو جعفر عليه السلام: ان لله عزّ وجلّ ضنائن من خلقه يضنّ [۲] بهم عن البلآء يحييهم فى عافية ويرزقهم فى عافية ويميتهم فى عافية [ويبعثهم فى عافية ويدخلهم الجنة فى عافية۔ طبا والحكيم]۔

[۲٤] عن يزيد بن خليفة عن ابى عبد الله [عليه السلام] قال: ما قضى الله تبارك وتعالى لمومن قضاءً إلا جعل

۱۔ الكافى ج ۲ ص ٤٦۲ وفى آخر الحديث "ويبعثهم فى عافية ويسكنهم الجنة فى عافية" الوافى ج ۳ ص ۱۳۵۔ وفى حاشية اصل نسختى الخطية "الضنائن۔ الخصائص من الضنين وهو ما يختص به۔ مجمع"۔ وفى نسخة الطباطبائى "ابن حمر" بدل "ابى حمزة"۔

۲۔ نسخة الطباطبائى "يضنّ بهم على ابلآء"۔

۲۲۔ محمد بن عجلان نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، حضرت نے فرمایا کہ خداوند عالم کی مخلوق میں اس کے پسندیدہ کچھ بندے ایسے بھی ہیں کہ اگر آسمان سے کوئی بلا نازل ہوتی ہے، یا روزی میں کمی ہوتی ہے تو خدا انھیں نوازتا ہے اور عافیت اور خوش حالی کو ان سے روکتا ہے۔ اس کے باوجود اگر ان مومنوں میں سے ایک کا نور بھی سارے عالم پر تقسیم کردے تو سب لوگوں کے لیے کافی ہو۔

۲۳۔ ابو حمزہ نے کہا، امام محمد باقر علیہ السلام کا ارشاد ہے، خداوند عالم کے کچھ خاص الخاص بندے ایسے ہیں جنھیں وہ بلاؤں میں آزماتا ہے۔ اور عافیت (ایمان) میں زندگی، عافیت (ایمان) میں روزی اور عافیت (ایمان) میں موت عطا فرماتا ہے۔

۲۴۔ یزید بن خلیفہ ناقل ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: خداوند عالم نے جو فیصلہ بھی مومن کے لیے فرمایا۔ اس میں مومن کی بہتری ہی ہے۔

له الخيرة فيما قضى۔

[۲۵] عن ابی عبد الله علیه السلام: ان الله یذود المؤمن عمّا یکرہ مما یشتهی کما یذود الرجل البعیر عن ابله لیس منها۔

[۲۶] وعنه علیه السلام قال: ان الرب لیتعاهد المؤمن فیما یمرّبه اربعون صباحاً إلّا تعاهده إمّا بمرض فی جسده واما بمصیبة فی اهله وماله او مصیبة من مصائب الدنیا لیاجره الله علیه۔

[۲۷] عن[۲] ابن حمران قال سمعته یقول: ما من مؤمن یمر به اربعون لیلة الّا وقد یذکر بشیئ یوجع علیه آد ناهم لا یدری من أین هو۔

[۲۸] وعن عبد الله [علیه السلام]: لایصبر [؛ یمتر] علی المؤمن اربعون صباحاً إلا تعاهده الرّب تبارک وتعالی بوجع فی جسده، او ذهاب ماله، او مصیبة یاجره الله علیها۔

[۲۹] وعنه[۳] علیه السلام قال: ما قلّتِ المؤمن مِنْ واحدةٍ من

۱- سفینة البحار ج۲ ص۳۴۳ والحدیث الاول فی هذا الکتاب فی نسخة الطباطبائی "فیما قضو"۔

۲- والحدیث ال۲۹ فی باب ال۲ فی هذا الکتاب۔ نسخة الطباطبائی "الرجل البعیر عن اهله"۔

۳- نسخة الطباطبائی "ابن مهران قال" والحدیث ۳۰ فی هذا الباب۔

۲۵۔ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: خداوند عالم اپنے بندۂ مومن کو اس کی پسند اور اپنی ناپسند چیز سے یوں روکتا ہے، جیسے کوئی شخص اپنے اونٹوں میں دوسرے اونٹ کو نہ آنے دے۔

۲۶۔ امام نے فرمایا: خداوند عالم مومن کی نگہداشت فرماتا ہے، چالیس دن گزر جاتے ہیں تو حفاظت کے طور پر یا تو جسمانی بیماری میں مبتلا کر فرماتا ہے، یا اہل وعیال، مال واسباب پر کوئی مصیبت ڈال دیتا ہے۔ یا کسی اور دنیاوی زحمت میں مبتلا کر دیتا ہے کہ اسے اچھا اجر اور بدلہ دے۔

۲۷۔ ابن حمران نے معصوم سے سنا کوئی مومن ایسا نہ ہوگا جس پر چالیس راتیں گذریں۔ مگر یہ کہ کوئی چیز ایسی نہ آئے جو اسکو یاد دہانی کرائے اور اس پر اجر دیا جاسکے۔ کم از کم یہی ہوگا کہ وہ یہ بھول جائے کہ کہاں اور کس عالم میں ہے

۲۸۔ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: مومن چالیس دن تک ایک حالت میں رہ سکتا ہی نہیں۔ خدا ضرور اس کی نگہداشت فرمائے گا۔ یا جسم کو تکلیف ہوگی۔ یا مال جاتا رہے گا، یا کوئی ایسا صدمہ ہوگا جس کا اسے اجر دیا جاسکے۔

۲۹۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: تین باتوں میں سے تینوں یا کم از کم ایک بات تو مومن کے لیے ضروری ہوگی۔ کوئی ساتھی جو اس کے لیے گھر کا دروازہ بند کر دے۔ یا پڑوسی جو اسے دکھ دے یا کوئی شخص اس کی راہ میں رکاوٹ بنے۔ مومن تو اگر پہاڑ کی چوٹی پر چلا جائے جب بھی کوئی شیطان اسے اذیت دینے کے لیے پہنچ جائے گا، ہاں خدا اس کا ایمان اس کی ڈھارس بنا دے گا۔

ثلاث، او يجمعن عليه الثلاثة: ان يكون معه من يغلق عليه بابه فى داره، او جار يؤذيه او من فى طريقه الى حوائجه[1] [؟ يوذيه]. ولو ان مؤمنا على قلة جبل لبعث الله شيطاناً يوذيه و يجعل الله من ايمانه أنساً.

[۳۰] عن محمد[2] بن مسلم قال: سمعت اباعبدالله عليه السلام يقول: المؤمن لا يمضى عليه اربعون ليلةً إلا عرض له امر يحزنه يذكره به.

[۳۱] عن[3] ابى الصبّاح قال. كنت عند ابى عبدالله [عليه السّلام] نشكى اليه رجل، فقال: عَقَّنِى وَالِدِى و إخوتى وجفانى اخوانى؟ فقال ابو عبدالله [عليه السلام] إن للحق دولة وللباطل دولة. وكل واحدٍ ذليل

۱- فى الاصل والطباطبائى "ماقلت المومن" والكافى ج ۲ ص ۲۴۹- "اثلت المومن" ونسخة الطباطبائى والحكيم "اومن فى طريقه كذا بياض الى حوائجه".

۲- الكافى ج ۲ ص ۲۵۴ مع بعض الاختلافات فى العبارة. وتنبيه الخواطر للورام ص ۳۸۴ عين العبارة الا ان فيها "على المومن" بدل "علية".

۳- فى الاصل "عن ابو الصباح" الكافى ج ۱ ص ۳۴۳ عدة من اصحابنا عن احمد بن محمد عن ابن محبوب عن ابى الصباح الكنانى الخ ونسخة الطباطبائى "ابو الصباح" من دون "عن". فى نسخة الحكيم فاصبروا واليسرو".

۳۰۔ محمد بن مسلم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، حضور فرماتے تھے، مومن، چالیس راتوں کے گزرنے سے پہلے کسی ایسی بات سے ضرور دوچار ہو گا جو اسے تکلیف دے اور یاد خدا کا باعث ہو۔

۳۱۔ ابو الصباح کہتے ہیں۔ میں حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص آیا، اور اس نے اپنے مشکلات بیان کرتے ہوئے کہا، میرے والد نے عاق کر دیا، بھائیوں نے چھوڑ دیا، دوستوں نے بے وفائی کی امام نے فرمایا: حق کو بھی اقتدار حاصل ہوتا ہے، باطل کا بھی دور اقتدار ہوتا ہے۔ ہر شخص اپنے حریف کے اقتدار میں ذلیل ہوتا ہے مومن کو باطل کے اقتدار میں کم از کم یہ نقصان پہنچتا ہے کہ اس کے باپ بھائی اسے چھوڑ دیں، دوست احباب بے وفائی کریں۔ مومن کو باطل کے اقتدار میں فارغ البالی نصیب ہی نہیں ہوسکتی اور اگر اسے اس دور میں خوش حالی مل جائے تو خداوند عالم اسے جسم، مال یا اہل وعیال کے بارے میں کسی نہ

فی دولة صاحبه وان ادنیٰ ما یصیب مؤمن فی دولة الباطل، ان یُعَقَّہُ ولدہ واخوته، ویجفوہ اخوته وما من مؤمن یصیب رفاهیةً فی دولة الباطل الا ابتلی فی بدنه او ماله او اهله حتی یخلصه الله عزوجل من السعة التی کان اصابها فی دولة الباطل لیُوَفّر به حظّه فی دولة الحق فاصبروا، وابشروا ۔

[۳۲] عن علی بن الحسین وابی جعفر علیهما السلام[۱]: [قال] ان المؤمن لیقال لروحه و هو یغسل، ایسرّک الله ان تردی الی الجسد الذی کنت فیه! فتقول ما اصنع بالبلاء والخسران والغمّ ۔

[۳۳] وعن[۲] ابی جعفر علیه السلام قال: قال رسول الله [صلی الله علیه وآله وسلّم]: یقول الله عزّ وجلّ: یا دنیا مُرّی علی عبدی المؤمن بانواع البلایا وما هو فیه من امر دنیاہ وضَیّقی علیه فی معیشته ولا تحلّی له فیسکن الیک ۔

[۳۴] عن[۳] الصبّاح بن سیّابة قال: قلت لابی عبد الله علیه السلام: ما اُصاب المؤمن من بلاء فبذنب؟

۱۔ فی الاصل والطباطبائی "علیهما السلام"۔ ولیس لفظ "قال" فی الاصل وفی نسخة الحکیم "قال" و "ایسرک الله" لیس فی نسخة الحکیم ۔

۲۔ نسخة الطباطبائی "تحلی له" وعلی الحاشیة "تحلولی"۔

۳۔ نسخة الطباطبائی والنوری "الصباح بن سبابه"۔

کسی آزمائش میں ضرور مبتلا کرے گا یہاں تک کہ اسے حکومت باطل میں حاصل ہونے والی خوش حالی سے نجات دے تاکہ حق کے دور اقتدار میں اس کا حصہ زیادہ ہو۔ صبر کو شعار بناؤ اور بشارتیں قبول کرو۔

۲۲۔ امام زین العابدین اور امام محمد باقر علیہما السلام سے منقول ہے جب میت نہلائی جارہی ہوگی اس وقت مومن کہے گا، اے روح! تجھے جسم سے رشتہ توڑنا کتنا آسان معلوم ہوا؟ روح کہے گی، میں بلا، نقصان اور غم کے ساتھ رہ کر کیا کرتی۔

۲۳۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آنحضرتؐ نے فرمایا: خداوندعالم دنیا کو حکم دیتا ہے۔ میرے بندۂ مومن کے پاس طرح طرح کی آزمائشیں لیکر جا، اور معاملات دنیا پیش کر، اس پر روزی تنگ کردے۔ اسے فکر و پریشانی سے دور نہ ہونے دے، کہیں اس کا دل تجھ میں نہ لگ جائے۔

۲۴۔ صباح بن سیابہ نے، امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں عرض کی۔ کیا مومن کے گناہوں کے بدلے اس پر مصائب نازل ہوتے ہیں؟ فرمایا: نہیں، خدا مومن کی آہیں، اس کی فریادیں اور دعائیں سننا چاہتا ہے: تاکہ نیکیوں میں اضافہ اور گناہوں میں کمی کرے اور قیامت کے لیے ذخیرہ ہو۔

قال: لا، و لكن ليسمع انينه وشكواه و دُعاءَهُ الذى يكتب له بالحسنات و تحطّ عنه السيئات وتذخر له يوم القيٰمة۔

[۳۵] وعنْ ابى عبد الله [عليه السلام] انه قال: ان الله عزوجل ليعتذر الى عبده المحوج كان فى الدنيا كمايعتذر الاخ إلى اخيه۔ فيقول لا وعزّتى وجلالى ماافقرتك لهوانٍ كان بك علىّ فارفع ھذا الغطآء [ھذا الغطاء] فانظر ما عوضتك من الدنيا فيكشف له فينظر ما عوّضه الله عزوجل من الدنيا فيقول ما ضرنى يارب مع ما عوّضتنى۔

[۳۶] وعن ابىؔ عبد الله [عليه السلام] انه قال: نعم الجرعة الغيظ لمن صبرعليها۔ فان عظيم الاجرلمع عظيم البلاء۔ وما احبّ الله قوماً إلّا ابتلاھم۔

[۳۷] وعن ابىؔ عبد الله عليه السلام قال، قال النبىؐ

۱۔ الكافى ج ۲ ص ۲۶۳ وفيه " فارفع ھذا السجف فانظر ما عوضتك "۔ وفى نسخة الاصل " لافيقول لا " و " فارفع ھذا الغطاء فانظرما عوضتك " وفى نسخة الحكيم " فارفع ھذا الغطاء "۔

۲۔ الكافى ج ۲ ص ۱۰۹ " عظيم الاجرلمن عظيم البلاء " وص ۲۵۲۔

۳۔ الكافى ج ۲ ص ۶۰ باسناده عن ابى جعفر عليه السلام۔ و الحديث طويل يختلف من كلمة فيصلح امر دينهم " و نسخة الطباطبائى والحكيم " بالغنىٰ والصحة فى البدن والسعة۔

۳۵۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: خداوند عالم اپنے محتاج دنیا بندے سے اس قسم کی دل دہی کرتا ہے جیسے دو دوست ایک دوسرے کی دل دہی کریں۔ خدا فرماتا ہے: "نہیں میرے بندے نہیں، میں اپنی عزت وجلال کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے کسی دنیاوی پرخاش کی وجہ سے تجھے فقیری نہیں دی بلکہ مقصد یہ تھا کہ اپنی عطا و بخشش کو پاک پاکیزہ کردوں۔ اب دیکھ، میں نے اس دنیا کے بدلے تجھے کیا دیا ہے اس کے۔ بعد ثواب وعطا سے پردے ہٹ جائیں گے اور وہ ثواب وعطا مومن دیکھے گا اور عرض کرے گا، اس معاوضہ کے بعد پروردگار، میرا کوئی نقصان نہیں ہوا۔

۳۶۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: شدید تکلیف میں غصہ کا کڑوا گھونٹ کیا عمدہ چیز ہے۔ کیونکہ جتنی بڑی آزمائش ہوگی اتنا ہی بڑا اجر ہوگا۔ خدا جب کسی قوم سے محبت فرماتا ہے تو اسے امتحان میں ڈالتا ہے۔

صلى الله عليه وآله وسلم : قال الله عز وجل : ان من عبادی المومنين لعبادًا لا يصلح امر دينهم الا بالغنى والسّعة والصحة فی البدن ، فابلوهم بالغنى والسعة وصحّة البدن ، فيصلح لهم امر دينهم ۔

وقال[1] : ان من العباد لا يصلح امر دينهم الا بالفاقة والمسكنة والسقم فی ابدانهم فيصلح عليه امر دينهم ۔

[۳۸] وعن[2] ابی عبدالله عليه السّلام قال : اخذ ميثاق المؤمن على الّا يصدق فی مقالته ولا ينتصف من عدوه

[۳۹] وعن ابی[3] جعفر [عليه السلام] قال : إنّ الله عزّ وجلّ

۱۔ ولعله حديث مستقل ۔ ليس فی الکافی هذا الکلمات من تتمة هذا الحديث ۔

۲۔ الکافی ج ۲ ص ۲۴۹ "اخذ الله ميثاق المؤمن على ان لا تصدق مقالته ولا ينتصف من عدوه ۔ وما من مؤمن يشفی نفسه الا بفضيحتها لأنّ کل مؤمن ملجم" ۔

۱ ۔ الکافی ج ۲ ص ۲۵۳ کتاب الايمان والکفر "باب شدة ابتلاء المؤمن" عن محمد بن يحيى عن احمد بن محمد بن عيسى عن محمد بن سنان عن الوليد بن علا عن ابيه عن ابی جعفر ان الله تبارک وتعالى اذا احب عبدا غتّه بالبلاء غتّا وثجه بالبلاء ثجّا فاذا دعاه قال لبيک عبدی لئن عجلت لک ما سألت انی على ذلک لقادر لئن ادخرت لک فما ادخرت لک هو خير لک" ۔ فی اصل نسخة کتاب المؤمن ونسخة الطباطبائی ۔ "فما ادخر لک خير لک" ۔ البحار ج ۱۲ ص ۵۵ وفی نسخة الحکيم" وثجه عليه ثجا" ۔

۲۷۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے کہ میرے مومن بندوں میں کچھ ایسے لوگ ہیں جن کے دینی معاملات دولت مندی اور خوش حالی وصحت جسمانی کے بغیر ٹھیک نہیں ہو سکتے، میں ان لوگوں کو دولت، خوش حالی اور صحت عطا کر کے آزماتا ہوں۔ وہ لوگ اپنے دینی معاملات ٹھیک کر لیتے ہیں۔ اور کچھ لوگ فقر و فاقہ اور بیماری کے بغیر دینی معاملات ٹھیک نہیں کر سکتے ان کو اس آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے جس کے بعد وہ اپنے دینی معاملات ٹھیک کر لیتے ہیں۔

۲۸۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: خداوند عالم نے مومن سے وعدہ لے لیا ہے کہ اس کی بات کی تردید بھی کی جائے گی اور اس کے دشمن کو چھوڑا بھی جا سکتا ہے۔ (دعوائے ایمان کے بعد اسے ہر بات سے بری اور معاملہ میں آزاد نہیں کر دیا گیا ہے)۔

۲۹۔ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا: خدا جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اسے بلاؤں سے دبلا پتلا اور آزمائشوں کے ذریعہ لاغر و کمزور کر دیتا ہے۔ اور جب وہ مناجات کرتا ہے تو خدا کہتا ہے — میرے مومن اگر تو

إذا احبّ عبداً غتّه بالبلآء غتّاً وثجّه بالبلآء ثجّاً۔ فاذا دعا قال: لبّیک عبدی، لبّیک عبدیٔ لئن عجّلتُ لک ما سئلتَ إنّی علیٰ ذٰلک لقادر ولئن ذخرت لک فما اذخر لک خیر لک۔

[۴] عن ابی حمزۃ قال، قال ابو عبدالله علیه السلام: یا ثابت! انّ الله إذا احبّ العبد غتّه بالبلاء غتّاً و ثجّه بالبلاء ثجّاً۔ و انّا و ایّاکم لنصبح به او نمسی۔

[۵] وعن ابی عبدالله علیه السلام قال: إنّ الحَواریّین شکوا الی عیسیٰ ما یلقون من النّاس و شدّتهم علیهم۔ فقال: إنّ المؤمنین لم یزالوا مبغضین وایمانهم کحبّة القمح ما احلیٰ مذاقها واکثر عذابها۔

غتّه: غمسه۔ وغتّه: هزله وانهکه۔ وقال ابو عبید بن القاسم بن سلام فی کتابه غریب الحدیث (ج ۳ ص ۱۳۰) طبعة حیدرآباد دکن ۱۹۶۶م۔ الثجّ: نحر الابل وغیرها وان یثجوا دماً ها وهو السیلان ومنه قول الله عزّ وجلّ "وانزلنا من المعصرات ماء ثجّاجاً" (سورة ۷۸ آیه ۱۳)۔

۱۔ فی اصل النسخة والنوری "لنصبح به ونمسی" والکافی ج ۲ ص ۲۵۳ "لنصبح ونمسی" ولکن الراوی هنا حسین بن علوان عن ابی عبدالله انه قال وعنده سدیر۔ وفی البحار ج ۱۲ ص ۵۵۔

رد بلا کے لیے جلدی کرتا تو میں اس پر قدرت رکھتا ہوں، لیکن میں نے جو ذخیرہ جمع کیا ہے وہ تیرے ہی لیے اچھا اور سود مند ہے۔

۴۰۔ ابو حمزہ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: اے ثابت! جب خداوند عالم کسی بندے سے محبت کرتا ہے۔ تو اسے بلاؤں میں مبتلا کرتا اور اسے لاغر و ناتواں کر دیتا ہے۔ اس کے بعد بھی ہم اور تم دن کو دن اور رات کو رات کرتے ہیں اور زندگی گذر جاتی ہے۔

۴۱۔ ابو عبداللہ علیہ السلام فرماتے ہیں: حضرت عیسیٰؑ کے حواریوں نے ان مصائب کا شکوہ کیا جو ان کے دشمنوں کی وجہ سے ان پر نازل ہوتے تھے۔ حضرت عیسیٰؑ نے جواب میں فرمایا۔ مومن سے ہمیشہ دشمنی کی گئی ہے مگر ان کا ایمان گیہوں کا دانہ ہے۔ کس قدر خوش ذائقہ اور کس قدر نعمتوں کا باعث ہے۔

[٤٢] عن عبد الاعلى بن اعين قال سمعت ابا عبد الله [عليه السلام] يقول: ان اردتم ان تكونوا اخوانى و اصحابى فوطنوا انفسكم على العداوة و البغضاء من الناس و الّا فلستم لى بأصحاب.

[٤٣] عن محمد بن عجلان[١] قال: كنت عند سيدى ابى عبد الله [عليه السلام] فشكى اليه رجل. فقال: اصبر فانّ الله عز وجل يجعل لك فرجا. ثم سكت ساعة ثم اقبل على الرجل. فقال: اخبرنى عن سجن الكوفة كيف هو؟ قلت اصلحك الله[٢] ضيّق منتن[٣] و اهله بأسوء حالة. فقال: انما انت فى السجن تريد ان تكون فى سعة؟ اما علمت ان الدنيا سجن المؤمن.

[٤٤] عن ابى عبد الله [عليه السلام] قال: إنّ الله إذا احبّ عبداً بعث اليه ملكا فيقول اسقمه و شدّد البلاء عليه فاذا برئ من شيئ فابتله لما هو اشدّ منه و قوّ عليه حتى يذكرنى فانى اشتهى ان اسمع ندائه و

١- قال الذهبى فى دول الاسلام (طبعة حيدرآباد) ج ٢ ص ٧٨ ان محمد بن عجلان كان مفتى المدينة وعابدها مات فى سنة ١٤٨ هـ.

٢- فى الاصل "املحك الله" والصحيح "اصلحك الله" كما فى الكافى ج ٢ ص ٢٥٠ والوافى المجلد ٣ ص ١٣٢.

٣- فى الكافى وتنبيه الخواطر ٣٨٢ "منتن". فى الاصل "متين". ونسخة الطباطبائى والحكيم النورى "منتن".

۴۲۔ عبدالاعلیٰ بن اعین نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا۔ اگر تم میرے دوست بننا چاہتے ہو تو اپنے تئیں دشمنی اور بغض عوام کے لیے آمادہ کر رکھو۔ اگر اس پر صبر نہیں کر سکتے تو ہمارے دوست نہیں ہو۔

۴۳۔ محمد بن عجلان کہتے ہیں، میں اپنے سید و آقا امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا، ایک شخص نے کچھ مصائب و مشکلات کی شکایت کی، حضرتؑ نے فرمایا: صبر کر خدا آسودگی و کشائش عطا فرمائے گا۔ پھر کچھ دیر کے لیے خاموش ہونے کے بعد آپ نے اسی شخص کی طرف متوجہ ہو کر پوچھا۔۔ کوفہ کا قید خانہ کیسا ہے؟ اس نے کہا تنگ اور متعفن، قیدیوں کا برا حال ہے۔ فرمایا: تم بھی تو آخر قید خانے میں ہو، پھر وسعتوں کی خواہش کیسی؟ تمھیں معلوم نہیں کہ دنیا مومن کے لیے قید خانہ ہے۔

۴۴۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: خداوند عالم جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے اس کے پاس ایک فرشتہ کو حکم دے کر بھیجتا ہے کہ اس شخص کو بیمار کر ڈالے اور بلاؤں میں سختیاں کرے اور جب وہ شخص تندرست ہو جائے تو پھر اس سے زیادہ سختیوں میں مبتلا کر دے۔ کیونکہ میں اس کی آواز و فریاد سننا چاہتا ہوں۔ اور جب کسی بندے سے نفرت کرتا ہے تو اس پر ایک فرشتہ موکل کرتا ہے کہ اسے صحت دے تا کہ وہ مجھے یاد نہ کرے، مجھے اس کی آواز سننا گوارا نہیں۔

اذا ابغض عبدا وکل بہ ملکا فقال ـ صححہ واعطہ
کیلا یذکرنی فانی لا اشتھی ان اسمع صوتہ ـ

[۴۵] وعن ابی عبداللہ [علیہ السلام] قال : ان العبد
یکون لہ عند ربہ درجۃ لا یبلغھا بعلمہ فیبتلی
فی جسدہ او یصاب فی ولدہ فان ھو صبر بلغہ اللہ
[ایاہ ـ طباطبا والنوری] ـ

[۴۶] وعن ابی جعفر علیہ السلام قال قال النبی [صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم] عجبا للمؤمن إن اللہ لا یقضی
قضاءً إلا کان خیرا لہ ـ فان ابتلی صبر ، وان اعطی
شکر ـ

وعن ابی جعفر [علیہ السلام] قال : وجاء النبی
[صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم] وذکر مثلہ ـ

[۴۷] وعن ابی جعفر [علیہ السلام] قال : إن اللہ عزّ وجلّ
یعطی الدنیا من یحب ویبغض و [لا یعطی] الآخرۃ
إلا من احبّ وان المؤمن لیسئل ربّہ موضع سوط
فی الدنیا فلا یعطیہ إیاہ ویسئلہ الآخرۃ فیعطیہ
ماشاء ویعطی الکافر فی الدنیا ماشاء ویسئل فی
الآخرۃ موضع سوط فلا یعطیہ إیاہ ـ

۱ـ الکافی ج ۲ ص ۹۲ باختلاف کثیر ـ نسخۃ الطباطبائی فی
آخر الحدیث "مثلہ سواء" ـ

۴۵۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: جب کسی شخص کا درجہ خدا کی بارگاہ میں بلند ہو اور وہ شخص اس درجہ تک نہ پہنچ سکے تو خدا اسے جسمانی بیماری یا اولاد کی مصیبت میں مبتلا کرتا ہے اب اگر اس نے صبر کرلیا تو خدا اسے اس درجۂ بلند تک پہنچا دیتا ہے۔

۴۶۔ ابو جعفر علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ مومن احترام و اعزاز کے لائق ہے، خدا جو فیصلہ کرتا ہے وہ اسکے لیے بہتر ہی ہوتا ہے اگر آزماتا ہے تو مومن صبر کرتا ہے اور اگر کچھ عطا فرماتا ہے تو وہ شکر کرتا ہے یہی روایت یوں بھی ہے کہ ابو جعفرؑ نے فرمایا کہ آنحضرتؐ تشریف لائے اور فرمایا......

۴۷۔ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا: خدا دنیا کی نعمتیں دوست دشمن سب کو عطا کرتا ہے مگر آخرت کے انعام فقط مومن کو دے گا، کبھی مومن خدا سے تھوڑی سی زمین دنیا میں مانگتا ہے۔ مگر اسکی تمنا قبول نہیں کرتا اور آخرت کے لیے دعا کرتا ہے تو خدا اس کی دعا کے مطابق اسے عطا کرتا ہے۔ اور کافر کو دنیا اس کی خواہش کے مطابق دیتا ہے۔ لیکن اگر کافر بالشت بھر کی جگہ آخرت میں طلب کرے تو اسے نہیں دیگا۔

[٤٨] وعن ابی عبد الله السّلام قال : قال الله عزّ وجلّ عبدی المؤمن لا اصرفه فی شیئی الا جعلته ذلک خیراً له فلیرض بقضائی ولیصبر علی بلائی ولیشکر علی نعمائی اکتبه فی الصّدّیقین عندی۔

[٤٩] وعن ابی عبد الله [علیه السلام] قال: ضحک رسول الله [صلی الله علیه وآله وسلّم] حتّی بدت نواجذہ۔ ثمّ قال: الا تسألونی عمّ ضحکت۔ قالوا بلی یا رسول الله۔ قال: عجبت للمرء المسلم انه لیس من قضاء یقضیه [الله] الّا کان خیراً له فی عاقبة امره۔

[٥٠] وقال ابو عبد الله علیه السلام انّه لیکون للعبد[٣] عند الله عزّ وجل [منزلة] لا یبلغها الا باحدی الخصلتین۔ اما ببلیّة فی جسم او بذهاب ماله۔

١۔ الکافی ج ١ ص ٦١۔

٢۔ تنبیه الخواطر للورّام، عن سلیمان بن خالد عن ابی عبد الله الخ۔ فی الاصل والطباطبائی "عمّ ضحکت" فی التنبیه "ممّ ضحکت" الطباطبائی "یقضیه الله" والاصل "یقضیه"۔

٣۔ الکافی ج ٢ ص ٢٥٧ والحدیث فیه مروی عن سلیمان بن خالد۔ فی نسخة الطباطبائی "لعبد عند الله" وفی الکافی "للعبد منزلة عند الله"۔

۴۸ : ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا، کہ خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے میں اپنے بندۂ مومن سے جو چیز بھی لیتا ہوں اس کے لیے بہتری قرار دیتا ہوں مومن کو میرے فیصلہ پر راضی، میری آزمائش پر صابر اور میری نعمتوں پر شکرگذار رہنا چاہیے میں اسے اپنے صدیقین میں شمار کروں گا۔

۴۹ ۔ حضرت ابو عبداللہؑ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مرتبہ مسکرائے کہ دندانِ مبارک نظر آنے لگے۔ پھر فرمایا: میرے ہنسنے کا سبب نہیں پوچھا، لوگوں نے عرض کیا، جی، یا رسول اللہؐ! فرمایا: مجھے مسلمان کے بارے میں حیرت ہوئی کہ خدا کا ہر فیصلہ ایسا ہوتا ہے کہ جس میں نتیجہ کے طور پر مسلمان کا فائدہ ہوتا ہے۔

۵۰ ۔ حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا، خدا کے حضور میں بندۂ مومن کا ایک مرتبہ ایسا بھی ہے جہاں صرف ایک صورت میں پہنچ سکتا ہے، یا جسم کی آزمائش ہو یا مال کا نقصان ہو۔

ما خص الله به المؤمنين
من الكرامة والثواب

[۱] عن زرارة قال سئل ابو عبد الله عليه السلام - و انا جالس - عن قول الله عزّ وجلّ "من جآء بالحسنة فله عشر امثالها" إيجزى لهؤلاء ممّن [لا] يعرف منهم هذا الامر؟ قال: انما هي للمؤمنين خاصة -

[۲] عن يعقوب بن شعيب قال: سمعته يقول - ليس لاحد على الله ثواب على عمل إلاّ للمؤمنين [خاصّة] -

[۳] وعن ابي عبد الله عليه السّلام قال: إذا احسن العبد المؤمن ضاعف الله له عمله لكل عمل سبعمأة ضعف وذٰلك قول الله عزّوجلّ "يضاعف لمن يشآء" -

---

۱- نسخة الطباطبائیؒ "من الكرامات والثواب" والحديث في المحاسن ص ۱۵۸ -

۲- سورة النمل، آيه ۸۹ وسورة النسآء آيه ۱۶ - في نسخة الاصل "حابس" بدل "جالس" و"ممن يعرف" بدل ممن "لا يعرف" كما في المحاسن والطباطبائیؒ والحكيم - وعبارة نسخة الاصل "ايجزى لها ولا ممن يعرف" -

۳- وفي نسخة الطباطبائیؒ والحكيم "للمومنين خاصّة" -

۴- بحار الانوار ج ۱۶ ص ۳۲ و ۶۷ -

۲۔ مومن کے خاص اعزازات و ثواب

۱۔ زرارہ کہتے ہیں میری حاضری میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا، سورۂ نساء کی آیت (۱۶۰) "من جاء بالحسنة فله عشر امثالها" کا کلیہ ان لوگوں پر بھی جاری ہو سکتا ہے جو عارف (مرتبہ امامت آل محمدؐ کے جاننے والے) نہیں۔ حضرت نے فرمایا۔ یہ آیت صرف مومنین کے لیے ہے۔

۲۔ یعقوب بن شعیب کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سے سنا کہ مومن کے علاوہ کسی شخص کے عمل کا ثواب خدا پر واجب نہیں۔

۳۔ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: جب بندۂ مومن احسان کرتا ہے خدا اسکے ہر عمل کو سات سو گنا بڑھا دیتا ہے یہ مطلب ہے قرآن کی آیت "یضاعف لمن یشاء" کا۔

[٤] وعن[1] ابی عبد الله علیه السّلام قال: ان المؤمن لیزهر نوره لاهل السماء کما تزهر نجوم السماء لاهل الارض۔

وقال: ان المؤمن ولیّ الله یعینه ویصنع ولا یقول علی الله إلّا الحق ولا یخاف غیره۔

وقال: إن المؤمنین لیلتقیان فیتصافحان فلا یزال الله مقبلاً[2] علیهما بوجهه والذّنوب تتحات عن وجوههما حتّی یفترقا۔

[٥] وعن ابیْ جعفر [علیه السّلام] قال: انّ الله عزّ وجلّ لا یوصف، وکیف یوصف وقد قال الله عزّ وجلّ[4] "وما قدروا الله حق قدره"۔

فلا یوصف بقدره إلا کان اعظم من ذلك وانّ النبی [صلی الله علیه وآله وسلّم] لا یوصف وکیف یوصف عبد

١- نسخة الحکیم والطباطبائیؒ "عن احدهما علیهما السلام"۔

٢- فی الاصل "علیهما مقبلا علیهما" والتصحیح عن طباطبائیؒ۔

والحدیث مع اختلاف فی الکافی ج ٢ ص ١٨٢ والوافی المجلد ٣ ص ١١٠ والطباطبائیؒ "یتفرقا" بدل "فیفترقا"۔

٣- الکافی ج ٢ ص ١٨٢ الوافی مج ٣ ص ١١١ بحار ج ١٦ ص ٣٥١ ولعل فی عبارة الکافی اغتشاش۔ مصادقة الاخوان طبعة لاهور مع ترجمتی بالاردو ص ٤ والحدیث الآتی نمره ٩۔

٤- الانعام آیة ٩١۔ الطباطبائیؒ "فی کتابه العزیز"۔

۴۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ مومن کا نور اہل فلک کے سامنے یوں چمکتا ہے جیسے ستارے اہل زمین کے لیے۔

حضرت نے فرمایا: مومن خدا کا دوست ہے، خدا اس کی مدد کرتا اور اس پر احسانات فرماتا ہے۔ مومن بھی خدا کے بارے میں ہمیشہ حق کہتا ہے اور خدا کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا۔

دو مومن ملاقات کے وقت جب مصافحہ کرتے ہیں تو خداوند عالم دونوں پر توجہ خاص فرماتا اور دونوں کے (چہروں) سے گناہ اس وقت تک دور ہوتے رہتے ہیں جب تک دونوں الگ نہ ہوں۔

۵۔ ابو جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ خداوند عالم کی صفت وثنا نہیں بیان کی جاسکتی، اور بیان بھی کیسے کی جائے کہ وہ فرماتا ہے: لوگوں نے کما حقہ خدا کی عزت و توقیر نہیں کی (سورہ ۲۲ ی ۷۴) جو بھی کہا جائیگا خدا اس سے بلند تر ہے اور نبی کریمؐ کی بھی تعریف نہیں کی جاسکتی۔ آخر اس بندے کی تعریف کیسے ہو، جسے خدا نے بلندیاں عطا کی ہیں، اسے اپنی قربت سے سربلند فرمایا ہے۔ روئے زمین پر اس کی فرمانبرداری کو اپنی فرمانبرداری قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے: "جو حکم رسول دے اس پر کاربند رہو اور جس کام سے روک دے اس سے رک جاؤ" (سورہ ۵۹ ی ۷) جس نے اس کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی، جس نے اس کی مخالفت کی اس نے میری مخالفت کی۔ خدا نے یہ منصب رسول کو عطا کیا۔ اسی طرح کیوں کر اور کیسے اس قوم کی تعریف کی جاسکتی ہے۔ جسے خدا نے رفعت عطا کی ان سے رجس یعنی شرک کو دور کیا۔ اور مومن کی بھی تعریف نہیں کی جاسکتی۔ اور مومن جب اپنے دوست سے ہاتھ ملاتا ہے تو خدا مسلسل ان

رفعه الله عزّ وجلّ الیه وقرّبه منه وجعل طاعته

فی الارض کطاعته، فقال الله عزّ وجلّ "ما اٰتاکم الرسول

فخذوه وما نهاکم عنه فانتهوا" ومن اطاع هذا

فقد اطاعنی ومن عصاه فقد عصانی [و] فوّض

الیه - وانّٰی یوصف، وکیف یوصف قوم رفع الله عنهم

الرجس - وهو الشّرک - والمؤمن لا یوصف - وان

المؤمن لیلقیٰ[1] اخاه فیصافحه فلا یزال الله عزو

جلّ ینظر الیهما والذّنوب تتحات عن وجو

ههما[2] [جسمهما] کما تتحات الورق عن الشّجرة۔

[۶] عن مالکؔ الجهنی قال: دخلت علی ابی جعفر

[علیه السّلام] وقد حدثتُ نفسی باشیاء فقال لی:

یامالک! آحسن الظّن بالله ولا تظن [تظن۔ طباطبائی]

انک مفرط فی امرک۔ یامالک! انّه لا تقدر علی

صفتنا وکذلک لاتقدر علی صفة المؤمن۔ یامالک!

ان المؤمن یلقیٰ اخاه فیصافحه فلا یزال الله

۱۔ نسخة الحکیم والطباطبائیؒ "لیلتقی"۔

۲۔ فی الاصل علی الحاشیة وفی متن الحکیم والطباطبائیؒ

"عن جِسمُها" بدل "عن وجوههما"۔

۳۔ المحاسن ص ۱۴۳ والروایة مفصلة عن مالک بن

اعین الجهنی۔ الکافی ج ۲ ص ۱۸۰۔ فی نسخة الطباطبائیؒ والحکیم "لیلتقی اخاه"۔

دونوں پر نگاہ کرم رکھتا ہے۔ اور گناہ ان کے چہروں سے یوں دور ہوتے ہیں جیسے درختوں سے پتے گریں۔

۶۔ مالک جہنی کہتے ہیں کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا، میرے دل میں کچھ باتیں تھیں حضرت نے فرمایا: مالک! خدا کے بارے میں عقیدہ کو استوار رکھو، اور یہ خیال نہ کرو کہ تم افراط و تفریط کر رہے ہو۔ مالک! دیکھو تم رسول اللہ کی تعریف نہیں کر سکتے۔ اسی طرح مومن کی مدح و ستائش بھی نہیں کر سکتے۔ مالک! جب مومن اپنے دوست سے ملتا اور مصافحہ کرتا ہے تو خدا مسلسل دونوں پر نگاہ کرم رکھتا ہے۔ اور جدا ہونے تک گناہ ان دونوں کے چہروں سے گرتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ ان پر گناہ باقی نہیں رہتے۔ بتاؤ ایسے شخص کی تعریف کیسے کر سکتے ہو

ینظر الیهما والذّنوب تتحات عن وجوههما حتیٰ یفترقا ولیس علیهما من الذّنوب شیئٌ نکیف تقدر علیٰ صفة من هو هٰکذا۔

[۷] وعن ابیٰ عبد الله علیه السّلام قال: اذا التقیٰ المؤمنان کان بینهما مائة رحمة، تسعة و تسعون لاشدّهما حبًّا لصاحبه۔

[۸] عن ابی عبیدة[۲] قال: زاملت[۳] اباجعفر [علیه السّلام] الی مکة فکان إذا نزل صافحنی۔ [واذا رکب صافحنی] فقلت: جعلت فداک کانک تری فی هذا شیئًا؟ فقال: نعم، انّ المؤمن إذا لقیٰ اخاه فصافحه تفرّقا من غیر ذنب۔

[۹] وعن ابیٰ عبد الله [علیه السلام] قال: لا تقدر الخلائق

۱۔ تنبیه الخواطر ص ۳۸۰ عن اسحاق بن عمار فی حدیث طویل۔

۲۔ الکافی ج ۲ ص ۱۷۹ مع الاختلاف فی لفظ الروایة۔ نسخة الطباطبائیٰ "ابو عبیدة" بدون "عن" وفی الاصل "عن ابو عبیدة"۔

۳۔ فی الاصل "داخلت" الطباطبائیٰ "دخلت"۔ والاصل "اذا ترک" والطباطبائیٰ "نزل" ولفظ الترمذی ج ۲ ص ۱۰۹۔ عن البراء بن عازب قال رسول الله ؐ ما من مسلمین یلتقیان فیتصافحان الا غفر لهما قبل ان یتفرقا۔

٤۔ ارجع الی حدیث ۵ فی هذا الباب والحواشی علیها۔ وفی الاصل "صفة المؤمنون" فی آخر کلمة الحدیث

۷۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: جب دو مومن ملاقات کرتے ہیں تو ان پر سو رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ ان میں سے ننانوے رحمتیں اس کے حصہ میں آتی ہیں جو اپنے دوست کو زیادہ محبوب رکھتا ہے۔

۸۔ ابو عبیدہ کہتے ہیں۔ میں مکہ تک امام محمد باقر علیہ السلام کے ہم رکاب تھا۔ میں نے دیکھا کہ حضرت جہاں بھی اترتے اور سوار ہوتے تھے مجھ سے مصافحہ کرتے تھے۔ میں نے عرض کیا، میری جان آپ پر نثار، آپ مصافحہ میں کوئی خاص بات محسوس فرماتے ہیں؟ حضرت نے فرمایا ہاں، جب مومن اپنے دوست سے مصافحہ کرتا ہے تو دونوں کے جدا ہونے تک ان پر کوئی گناہ نہیں رہتا۔

۹۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: مخلوق کے لیے کماحقہ خدا کی ثنا و صفت کا بیان ناممکن ہے۔ اسی طرح کنہ مدح پیمبر دشوار ہے اور جس طرح مدح پیمبر مشکل ہے اسی طرح حقیقی طور پر امام کی مدح سرائی دشوار ہے اور جیسے مدح امام مشکل ہے، یونہی مومن کی تعریف مشکل ہے۔

علی کنہ صفۃ اللہ عزوجل فکذلک لا تقدر علی کنہ صفۃ رسول اللہ [صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم] وکما لا تقدر علی کنہ صفۃ الرسول کذلک لا تقدر علی کنہ صفۃ الامام وکما لا تقدر علی کنہ صفۃ الامام کذلک لا یقدرون علی کنہ صفۃ المؤمن۔

[۱۰] عن صفوان الجمّال قال سمعتہ یقول: ما التقی المؤمنان قط فتصافحا إلّا کان افضلهما ایمانا اشدّهما حبّا لصاحبہ۔ وما التقی المؤمنان قط فتصافحا وذکرا اللہ حتی یفترقا یغفر اللہ لهما، انشآء اللہ۔

[۱۱] وعن ابی عبد اللہ [علیہ السلام] قال نزل جبرئیل علی النبی [صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم] فقال: یا محمدّ انّ ربّک یقول من اهان عبدی المؤمن فقد استقبلنی بالمحاربۃ۔

۱۔ الکافی ج ۲ ص ۱۲۷ "ما التقی المومنان قط الا کان افضلهما اشدهما لصاحبہ" المحاسن ۲۶۳ عن صفوان الجمال وعن سماعۃ بن مهران وسنن ابن ابی داؤد طبعۃ دهلی قدیمۃ ص ۳۵۳ عن البراء بن عازب قال قال رسول اللہ اذا التقا المسلمان فتصافحا وحمدا اللہ واستغفرا لا غفر لهما ـــ وتنبیہ الخواطر ص ۳۲۵ وفی الاصل "مؤمنان" و "فیفترقا حتی یفترقا"۔

۲۔ الکافی ج ۲ ص ۳۵۰۔ متفرقہ ـــ فی الاصل "یدہ الذی"۔

۱۰۔ صفوان جمال کہتے ہیں : میں نے معصوم سے سنا کہ جب بھی دو مومن آپس میں ملاقات کریں تو ان میں سے جو شخص اپنے ساتھی سے محبت میں زیادہ ہوگا وہی ایمان میں افضل ہوگا اور جب دو مومن ملاقات کے وقت مصافحہ اور ذکر خدا کرتے ہیں تو جدا ہوتے ہی خدا ان دونوں کو بخش دیتا ہے۔ بشرطیکہ اس کی مرضی ہو۔

۱۱۔ ابو عبداللہ علیہ السلام فرماتے ہیں : کہ جبریل ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں نازل ہوئے اور عرض کرنے لگے کہ خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے ، جو میرے مومن بندے کی بے حرمتی کرتا ہے وہ مجھ سے جنگ کے درپے ہوتا ہے۔

بندۂ مومن فرائض (نماز یومیہ) ادا کر کے مجھ سے قریب ہوتا رہتا ہے مگر جب وہ نافلہ پڑھتا ہے اور میرے لیے واجبات کے علاوہ اعمال مندوبہ بجالاتا ہے تو میں اس سے محبت کرتا ہوں۔ اور جب میں اسے محبوب بناتا ہوں تو اس کے سننے کے کان ، اس کے دیکھنے کی آنکھیں ، اس کے توانا بازوؤں کا ہاتھ ، اس کی رفتار کا پاؤں میں ہو جاتا ہوں۔

جو کچھ بھی میں کرتا ہوں اور اس میں مجھے وہ تردد نہیں ہوتا جو بندۂ مومن کی موت میں ہوتا ہے جسے وہ پسند نہ کرتا ہو۔ کیونکہ مجھے مومن کو دکھ دینا اچھا نہیں لگتا۔ کچھ ایسے مومن بھی ہیں جو بہت تنگ دست ہیں ، اگر انھیں تونگری کی طرف موڑ دوں تو خود ان کے لیے نقصان کا باعث ہے۔ کچھ ایسے مومن ہیں جو دولت مند ہیں لیکن انھیں بے زر و مال کر دوں تو نقصان دہ بات ہوگی۔

میرا بندۂ مومن جب مجھ سے کسی حاجت کو پورا کرنے کی درخواست

وما تقرّب الیّ عبدی المؤمن بمثل اداء الفرائض
وانّه لیتنفّل لی حتّی احبّه فاذا احببته، کنت
سمعه الّذی یسمع به وبصره الّذی یبصر به
ویده الّتی یبطش بها ورجله الّتی یمشی بها۔
وما تردّدت شیئی انا فاعله کترددی فی موت
المؤمن یکره الموت وانا اکره مسائته[1]۔ وان
من المؤمنین من لا یسعه إلا الفقر ولو حوّلته
الی الغنی کان شرا له ومنهم من لا یسعه إلا الغنی
ولو حوّلته الی الفقر لکان شرا۔ وإن عبدی لیسئلنی
قضآء الحاجة فامنعه إیاها لما هو خیر له۔

[۱۲] وعن ابی جعفر[2] [علیه السّلام] قال: قال الله عزّ
وجلّ من اهان لی ولیّا فقد ارصد لمحاربتی۔
وما تقرّب الیّ عبدی المؤمن بمثل ما افترضت
علیه، وانّه لیتقرّب إلیّ بالنافلة حتی احبّه فاذا
احببته، کنت سمعه الّذی یسمع به وبصره
الّذی یبصر به ویده الّتی یبطش بها ورجله الّتی یمشی
بها۔ ان دعانی اجبته وان سئلنی اعطیته۔

۱- نسخة الطباطبائی "یکره الموت واکره مسائته"۔

۲- المحاسن ۲۹۱ - الکافی ج ۲ ص ۳۵۲ عن ابان بن تغلب۔ وفی
نسخة الطباطبائی "وما تقرب الی عبد مثل ما" ــــ فی نسخه الطبا
طبائی بعد "وانا فاعله" سطرین ساقطین۔

کرتا ہے اور میں اسے پورا نہیں کرتا تو جو بہتر ہوتا ہے وہ اسے دیتا ہوں۔

۱۲۔ ابو جعفر علیہ السلام سے روایت ہے۔ خداوند عالم فرماتا ہے: جو شخص میرے دوست و ولی سے توہین آمیز سلوک کرتا ہے وہ مجھ سے جنگ کے درپے ہوتا ہے۔ بندۂ مومن فرائض کے ذریعہ مجھ سے قریب ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ نافلہ ادا کر کے اور زیادہ قربت اختیار کرتا ہے۔ پھر میں اُسے محبوب بنا لیتا ہوں، جب محبوبیت کا درجہ حاصل کر لیتا ہے تو میں اسکے سننے کے کان، دیکھنے کی آنکھ، حملہ کا ہاتھ، سفر کا پاؤں ہوتا ہوں۔ اگر وہ دعا کرتا ہے تو میں قبول کرتا ہوں۔ سوال کرتا ہے تو میں عطا کرتا ہوں میں کسی بات میں اتنا تردد نہیں کرتا جس قدر مومن کی موت میں جسے وہ پسند نہ کرتا ہو۔ کیونکہ میں مومن کو دکھ دینا نہیں چاہتا۔

مَاتردّدت فی شیئٍ انا فاعله کتردّدی فی موت المؤمن یکره الموت وانا اکره مسأته۔

[۱۳] عن ابی عبد الله علیه السّلام قال، یقول الله عزّوجل، من اهان لی ولیّاً فقد ارصد لمحاربتی۔ وانا اسرع شیئٍ فی نصرة اولیائی[1] وما[2] تردّدت فی شیئٍ انا فاعله کتردّدی فی موت عبدی المؤمن انّی لا حبّ لقائه فیکره الموت فاصرفه عنه، وانّه لیسئلنی فاعطیه وانّه لیدعونی فاجیبه ولو لم یکن[3] فی الدنیا الّا عبد مؤمن لاستغنیت به عن جمیع خلقی ولجعلت له من ایمانه انساً لایستوحش الی احد۔

[۱۴] وعن[4] ابی جعفر [علیه السلام] قال: لو کانت ذنوب المؤمن مثل رمل عالج ومثل زبد البحر لغفرها الله له فلاتجترّوا۔

۱- الکافی ج ۲ ص ۳۵۲ وکتب النوری بقلمه الشریف حاشیة علی "فی نصرة اولیائی" ـ ظ ـ الی ـ یعنی والظاهر ان الصحیح "الی نصرة"۔

۲- المحاسن ص ۱۵۹، ۱۶۰ ـ الکافی ج ۲ ص ۲۴۶ ـ بحار ج ۱۵ باب الرضا بموهبة الایمان ص ۳۰۔

۳- الکافی ج ۲ ص ۲۴۵ والحدیث الکامل فی الکافی ج ۲ ص ۳۵۲ ومصادقة الاخوان ص ۹۲ ثم هو علی تقاسیم متعددة فی المحاسن والکافی۔

۴- بحار ج ۱۶ ص ۱۹ سطر ۷ عن کتاب المؤمن۔ نسخة الطباطبائی "فلاتجروا" وفی الحکیم مثل الاصل۔

۱۳۔ ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت ہے کہ خداوند عالم فرماتا ہے: جو شخص میرے دوست (ولی) کی توہین کرتا ہے وہ مجھ سے لڑائی کی خواہش رکھتا ہے میں اپنے چاہنے والوں کی مدد جلد سے جلد کرتا ہوں اور مجھے کسی بات میں وہ تردد نہیں ہوتا جو مومن کی موت میں ہوتا ہے میں اسکی بقا کا مشتاق ہوتا ہوں اور وہ موت کو ناپسند کرتا ہے، میں موت کو روک لیتا ہوں۔ وہ مانگتا ہے میں اسے دیتا ہوں۔ وہ دعا کرتا ہے میں قبول کرتا ہوں۔

اگر دنیا میں ایک بندۂ مومن کے سوا کچھ نہ رہے جب بھی مجھے ساری دنیا کے مقابلہ میں کافی ہے اور اس کی تنہائی کے لیے اس کے ایمان کو ایسا انیس و ہمدم بنا دیتا ہوں کہ اسے پھر کسی کی ہم نشینی درکار نہیں ہوتی۔

۱۴۔ ابو جعفر علیہ السلام کہتے ہیں کہ اگر مومن کے گناہ ریت کے ذرات اور سمندر کے پھین کے برابر ہوں جب بھی خدا بخش دے گا، دیکھو (اس خوش خبری سے خوش ہو کر، گناہوں کی) جرأت نہ کرنا۔

[۱۵] وعن ابی عبد الله [علیه السّلام] قال: یتوفّی المؤمن مغفور له ذنوبه - ثمّ قال: انا والله جمیعاً -

[۱۶] وعن ابی الصامت قال: دخلت علی ابی عبد الله [علیه السّلام] فقال: یا ابا الصامت! ابشر، ثمّ ابشر، ثمّ ابشر! ثمّ قال لی: یا ابا الصامت! انّ الله عزّ وجلّ یغفر للمؤمن وان جآء بمثل ذا ومثل ذا - وا ومئی قلت: وان جآء بمثل تلک القباب؟ فقال: ای والله ولو کان بمثل تلک القباب - ای والله ولو کان بمثل تلک القباب - [ای والله] مرتین -

[۱۷] وعن ابی جعفر [علیه السّلام] قال: قلت بمکّة [له؟] انّ لی حاجة فقال تلقانی بمکة - فلقیته - فقلت: یا بن رسول الله انّ لی حاجة: فقال تلقانی بمنیٰ - فلقیته بمنی فلقیته بمنیٰ - فقلت: یا بن رسول اللّٰه انّ لی حاجة فقال: حاجتک؟ فقلت: یا بن رسول اللّٰه انّی کنت انی اذنب ذنبا فیما بینی و بین الله لم یطلع علیه احد واجلک ان اجلک ان استقال [؟] استقبلک

۱- بحار ۱۶ ص ۱۹ سطر ۱۹ و ۹ عن کتاب المؤمن - فی اصل نسخی وطباطبائیؒ "ثم قال، انا والله جمیعا" - وفی البحار: "ثم قال والله جمیعا" -

۱۵۔ ابو عبداللہ علیہ السلام فرماتے ہیں، خدا مومن کو دنیا سے گناہ بخشنے کے بعد اٹھاتا ہے۔ پھر فرمایا۔ خدا کی قسم۔ ہم سب اسی طرح اٹھیں گے۔

۱۶۔ ابو صامت کہتے ہیں: ابو عبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا۔ امامؑ نے فرمایا: ابو صامت! بشارت ہو بشارت، پھر فرمایا: ابو صامت! خداوند عالم بندہ مومن کے گناہ بخش دے گا خواہ وہ ایسے ہوں یا ایسے۔ آپ نے اشارہ فرمایا۔ میں نے عرض کی اور اگر ان (گنبدوں اور) قبون جیسے ہوں۔ آپ نے فرمایا، ہاں! بخدا، چاہے ان گنبدوں جیسے ہوں۔ آپ نے دو مرتبہ قسم کھائی۔

۱۷۔ راوی کہتا ہے۔ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے مکہ میں عرض کیا مجھے ایک ضرورت ہے۔ آپ نے فرمایا: مکہ کے اندر بیان کرنا، میں نے مکہ کے اندر جاکر عرض کیا، فرزند رسولؐ مجھے کچھ عرض کرنا ہے۔ فرمایا: منیٰ میں ملو، میں منیٰ میں ملا اور عرض کیا فرزند رسول کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں فرمایا: ہاں بیان کرو۔ میں نے عرض کی، میں نے ایک ایسا گناہ کیا ہے جسے صرف خداوند عالم جانتا ہے۔

ط ح] فقال: اذا کان یوم القیٰمة یحلّ اللّٰه عزّ و جلّ لعبده المؤمن فیوقفه علی ذنوبه ذنبا ذنبا. ثمّ یغفرها له. لا یطّلع علی ذلک ملک مقرب و لا نبیّ مرسل.

وفی حدیث آخر:

ویستر علیه من ذنوبه ما یکره ان یوقفه علیه ثمّ یقول لسیّئاته کونی حسنات. و ذلک قول اللّٰه عزّ و جلّ: فاولئک الّذین[2] یبدل اللّٰه سیّئاتهم حسنات.

[۱۸] وعن ابی[3] عبد اللّٰه [علیه السلام] انّ الکافر لیدعوا [فی حاجة کافی - طبا] یقول اللّٰه عز وجل عجّلوا حاجته

۱- التفسیر الصافی المجلد ۲ ص ۲۰۵ عن العیون قال الرّضاؑ قال رسول اللّٰهؐ اذا کان یوم القیمة تجلّی اللّٰه عزّ وجلّ لعبده المؤمن فیقفه علی ذنوبه ذنبا ذنبا ثمّ یغفرله لا یطلع اللّٰه علی ذلک ملکا مقرّبا ولا نبیّا مرسلا ویستر علیه ما یکره ان یقف علیه احد ثمّ یقول لسیّئاته کونی حسنات.

۲- الفرقان آیة ۷۰. لیس فیه کلمة "الذین" وفی نسخة الطبا طبائیؒ "فاولئك الّذین یبدّل سیئاتهم حسنات".

۳- الکافی ج ۲ ص ۴۶۰ - فی الاصل "لیدعوا یقول اللّٰه عز وجل عجّلوا حاجته بقضاء صوته" والتصحیح عن نسخة الطّباطبائیؒ.

حضرت نے فرمایا، قیامت کے دن خداوند عالم اپنے مومن بندے کو روکے گا اور اس کا ایک ایک گناہ گنوائے گا، پھر انھیں معاف فرمائے گا اور اس کی خبر نہ کسی مقرب فرشتے کو ہوگی نہ کسی نبی مرسل کو۔

دوسری حدیث میں ہے۔ خدا بندۂ مومن کے ان گناہوں پر پردہ ڈال دیگا جن کے بارے میں وہ یہ نہ چاہے گا کہ اسے باخبر کرے۔ اس کے گناہوں کو اشارہ ہوگا کہ حسنات میں بدل جائیں۔ قرآن مجید میں یہ بات یوں ارشاد فرمائی ہے "یہ لوگ وہ ہیں جن کے سئیات کو خدا حسنات میں بدل دیگا"۔

۱۸۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: کافر دعا کرتا ہے تو خداوند عالم حکم دیتا ہے اس کی طلب پوری کرو کہ اس کی آواز بری سمجھتا ہے اور جب مومن دعا کرتا ہے تو خدا کہتا ہے اس کی حاجت روا کرنے میں دیر کرو مجھے اس کی آواز اچھی معلوم ہوتی ہے۔ پھر قیامت کے دن خدا کہے گا میرے بندۂ مومن تو نے مجھے فلاں فلاں موقع پر پکارا تھا اور تیری دعا قبول ہونے میں تاخیر ہوئی تھی۔ اب تیرا ثواب یہ ہے۔ اس وقت مومن تمنا کرے گا کہ کاش دنیا میں اس کی کوئی بھی دعا قبول نہ ہوئی ہوتی۔ اس ثواب و انعام کا مرتبہ دیکھ کر۔

بغضاً لصوته. وانّ المؤمن ليدعو فی حاجته فيقول الله عزّ وجلّ آخروا حاجته شوقاً الی صوته، فاذا كان يوم القيٰمة قال الله عزّ وجلّ دعوتنی فی كذا وكذا فاخرّت اجابتک و ثوابک كذا وكذا . قال فيتمنّی المؤمن [السموت. ظ ن] انه لم يستجب له دعوة فی الدنيا فيما يریٰ فی [من - ح ط] حسن الثّواب.

[۱۹] وعن ابی عبد الله [عليه السلام] قال: إنّ المؤمن اذا دعیٰ[۱] الله اجابه فشخص بصری نحوه اعجاباً بها قال، فقال: انّ الله واسع لخلقه.

[۲۰] عن[۲] ابن ابی البلاد عن ابيه عن بعض اهل العلم قال: إذا مات المؤمن صعد ملكاه فقالا: يارب! مات فلان، فيقول انزلا نصلّيا عليه عند قبره. وهلّلانی وكبّرانی الیٰ يوم القيٰمة واكتبا ما تعملان له.

[۲۱] وعن ابی عبد الله [عليه السلام] قال: انّ المومن

۱- بحار ج ۱۵ ص ۱۹ س ۱۰ عن كتاب المومن. وفی الاصل "إذا دعی" صححتهٔ عن البحار۔

۲- بحار ج ۱۵ ص ۱۹ وفی هذا الكتاب حديث ۳۰ من هذا الباب۔

۱۹۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: جب کوئی مومن دعا کرتا ہے تو خدا اسے قبول فرما لیتا ہے۔ اس پر میری نگاہیں حیرت سے مڑیں۔ حضرت نے ارشاد کیا، بے شک خدا اپنی مخلوق کے لیے بڑی وسعتیں رکھتا ہے۔

۲۰۔ ابن ابی البلاد نے اپنے والد سے انھوں نے کسی عالم کی زبانی نقل کیا ہے کہ جب مومن مرتا ہے تو اس کے دونوں (کاتب اعمال) فرشتے عالم بالا میں جاتے اور حضور خداوندی میں عرض کرتے ہیں کہ پروردگارا فلاں شخص مرگیا، حکم ہوتا ہے جاؤ قیامت تک اس کی قبر کے پاس (عبادت کرو) نماز پڑھو تکبیر و تہلیل کرو۔ اور جو عمل کرو اس کو اسی کے نامۂ اعمال میں لکھتے رہو۔

۲۱۔ ابو عبداللہ علیہ السلام کا ارشاد ہے: مومن کا خواب نبوت کا حصہ ہے، بعض لوگوں کو اس میں سے تین حصے مل جاتے ہیں۔

رویاه جزأ من النبوّة و منهم من یعطی علی الثلاث ـ ا[1]

[۲۲] وعن ابی عبد الله [علیه السّلام] قال: انّ الله اذا احب عبدا عصمه وجعل عناه فی نفسه وجعل ثوابه بین عینیه [و إذا ابغضه وکله الی نفسه وجعل نقره بین عینیه ـ طبا] ـ

[۲۳] وعن ابی عبد الله [علیه السّلام] قال: انّ العبد لیدعو، فیقول الرّب عزّ وجلّ: یاجبرئیل احبسه بحاجته فاوقفها بین السّماء والارض شوقا الی صوته ـ

[۲۴] وعن ابی[2] عبد الله علیه السّلام قال: إنّ الله عز وجلّ فاق(؟) طینة المومن عن طینة الانبیاء، فلن تخبث ابدا ـ

[۲۵] عن صفوان الجمّال قال سمعت ابا عبد الله [علیه السّلام] یقول: انّ هلاک الرّجل لمن ثلم الدّین ـ

[۲۶] وعن ابی[3] عبد الله [علیه السّلام] قال: انّ عمل المؤمن

۱- فی نسخة الطباطبائی "یعطی علی الثلاث"۔

۲- المحاسن ۱۳۳ ـ الکافی ج ۲ ص ۳۰ ـ البحار ج ۳ ص ۵۲ عن صالح بن سهل قال قلت لابی عبد الله جعلت فداک من ای شیئی خلق الله طینة المؤمن قال من طینة الانبیاء فلن ینجس ابدا ونسخة الطباطبائی "فلن تنجس"۔

۳- بحار ج ۱۵ ص ۱۹ عن کتاب المؤمن ـ

۲۲۔ ابوعبداللہ علیہ السلام فرماتے ہیں: جب خدا کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اسے ہر بات سے بچاتا ہے۔ اس کے دل میں بے نیازی پیدا کر دیتا ہے اور اس کو ثواب اسے دکھا دیتا ہے (اور جب کسی سے غضب ناک ہوتا ہے تو اس نفس امارہ کے حوالے کر دیتا ہے اور اس کی بے ثباتی اس کی آنکھوں کے سامنے پیش کر دیتا ہے)۔

۲۳۔ ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب کوئی مومن دعا کرتا ہے تو خدا جبرئیل کو حکم دیتا ہے کہ جبرئیل اس کی حاجت روک دو اس کی آواز مجھے محبوب ہے۔

۲۴۔ ابوعبداللہ علیہ السلام فرماتے ہیں: خداوند عالم نے مومن کی طینت پیغمبروں کی طینت سے بنائی ہے اس لیے وہ کبھی بھی نجس نہیں ہو سکتی۔

۲۵۔ صفوان جمال کہتے ہیں کہ میں نے ابوعبداللہؑ سے سنا کہ مسلمان آدمی کی موت دین میں رخنہ ڈالتی ہے۔

۲۶۔ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: مومن کا عمل جنت میں اس کے لیے انتظام کرتا ہے، جیسے کوئی شخص اپنے خادم کو بھیجے اور وہ اس کے لیے فرش وغیرہ تیار کرے۔ اس کے بعد آپ نے قرآن مجید کی آیت (سورۂ الروم ۴۴) پڑھی "ومن عمل صالحا..." "اور جو شخص نیک عمل کریگا وہ عمل اس کے لیے راہ ہموار کریں گے۔

يذهب فيمهد له فى الجنّة كما يرسل الرّجل
بغلامه فيفرش له. ثمّ تلا: ومن عمل صالحًا
فلانفسهم يمهدون.[1]

[۲۷] وعن ابى[2] عبدالله [عليه السّلام] قال: انّ الله عزّ
وجلّ يذودالمؤمن عما يكره كما يذود الرّجل
البعيرالغريب ليس من ابله.

[۲۸] وعنّ ابى[3] جعفر[عليه السّلام] قال: انّ المؤمنين اذا
التقيا فتصافحا[ادخل الله عزّ وجل يده فصافح.
طبا] اشدّهما حبّا لصاحبه.

[۲۹] وعن ابى[4] عبدالله [عليه السلام] أنه، قال: كمالا

۱- الروم آيه ۴۴ الصافى عن المجمع ج ۲ ص ۳۰۳.

۲- والحديث فى باب الاول نمره ۲۵ - بحار ج ۱۵ ص ۱۹ -
نسخه الطباطبائى "ليس من اهله".

۳- المحاسن ص ٤ ۲٦ عن صفوان الجمال عن ابى عبدالله ما
التقى المؤمنان قطّ الاكان انضلهما اشدهما حبا لصاحبه. وفى
حديث آخر— "اشد هما حبا لصاحبه — الخ" بحار ج ۱۵ ص ۱۱۳.
الكافى ج ۲ ص ۱۷۹- ولعل الصحيح بدل فصافح فيصافح.

٤- بحار ج ۱۵ ص ۱۹ عن كتاب المؤمن الكافى ج ۲ ص ٤ ٢٦ باسناده
عن يوسف بن ثابت بن ابى سعدة عن ابى عبدالله قال
قال الايمان لايضرمعه عمل وكذلك الكفرلا ينفع معه عمل.

۲۷۔ ابو عبداللہؑ نے فرمایا ۔ اللہ، مومن کو برائیوں سے یوں ڈھکیلتا ہے جیسے کوئی شخص اجنبی اونٹ کو اپنے اونٹوں سے نکال دے۔

۲۸۔ حضرت ابو جعفر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب دو مومن ملاقات کے وقت مصافحہ کرتے ہیں تو (خداوند عالم) ان میں جو زیادہ محبت کرنے والا ہے، اس پر دست کرم رکھتا ہے۔

۲۹۔ ابو عبداللہ علیہ السلام فرماتے ہیں، کہ جیسے شرک کے ساتھ کوئی چیز فائدہ نہیں پہنچا سکتی، اسی طرح ایمان کے ساتھ کوئی چیز نقصان نہیں پہنچاتی۔

ینفع مع الشّرک شیئی فلا یضرّ مع الایمان شیئی۔

[۳۰] وعن ابیؑ جعفر [علیہ السّلام] قال: یقول اللہ عزّ وجلّ ما ترددت فی شیئی انا فاعلہ کترددی علی [قبض روح عبدی] المؤمن، لاننیؑ احبّ لقائہ و [ھو] یکرہ الموت فازویہ عنہ۔ ولو لم یکن فی الارض إلّا مؤمن واحد اکتفیت بہ عن جمیع خلقی وجعلت لہ من ایمانہ انسا لا یحتاج فیہ إلی احد۔

[۳۱] وعن ابی[2] عبداللہ [علیہ السلام] قال: ما من مؤمن یموت فی غربۃ [من] الارض فیغیب عنہ بواکیہ إلّا بکتہ بقاع الارض التی کان یعبد اللہ علیھا و بکتہ ثوابہ[3] وبکتہ ابواب السّمآء التی کان یصعد بھا عملہ وبکاہ الملکان المؤکلان بہ۔

۱۔ المحاسن ص ۵۹ - الکافی ج ۲ ص ۲۴۷ "لا یستوحش فیہ احد"۔ ونسخۃ الطباطبائی مثل المتن۔

فی نسخۃ الاصل "کاننیؑ" وفی نسخۃ المجلسی "لاننی" کما فی البحار ج ۱۵ ص ۱۹ س ۱۷۔

۲ بحار الانوار ج ۱۵ ص ۱۹ سطر ۱۹۔

۳۔ فی الاصل "وبکتہ ثوابہ" وفی نسخۃ المجلسی رح وطباطبائی "اثوابہ" کما فی البحار۔

۲۰۔ ابو جعفر علیہ السلام فرماتے ہیں، خداوند عالم فرماتا ہے: مجھے کوئی چیز متردّد نہیں کرتی۔ ہاں اس مومن کی روح قبض کرنا، جسے موت اچھی معلوم نہ ہو اور میں اس سے ملاقات چاہوں، پھر میں موت اس سے دور کردیتا ہوں۔ اگر پوری زمین پر صرف ایک مومن رہ جائے تو ساری خلقت کے مقابلے میں وہ ایک اکیلا کافی ہے۔ اور میں اس کے ایمان کو اس کا غمگسار بنا دوں کہ وہ کسی کا محتاج نہ رہے۔

۲۱۔ ابو عبداللہ علیہ السلام فرماتے ہیں: اگر کوئی مومن ایسے عالم مسافرت میں دنیا سے اٹھتا ہے، جہاں اس پر رونے والیاں نہیں ہوتیں تو میں اس زمین کو اس پر رلاتا ہوں، جس پر اس نے نمازیں پڑھیں اور عبادتیں کی ہیں۔ اس کا ثواب روتا ہے۔ وہ دروازہ ہائے آسمان روتے ہیں جن سے اس کا عمل بلند ہوا کرتا تھا۔ اس کے وہ دونوں فرشتے روتے ہیں جو اس پر مؤکل تھے۔

[۳۲] وعن احدهما[1] [عليهما السّلام] قال: إنّ ذنوب المؤمن مغفورة فيعمل المؤمن لما يستأنف، اما انّها ليست إلا لاهل الايمان۔

[۳۳] عن اسحاق[2] بن عمّار قال: سمعته يقول: انّ الله عزّ وجلّ خلق خلقا ضنّ بهم عن البلاء خلقهم فى عافية واحياهم فى عافية وامانتهم فى عافية وادخلهم الجنة فى عافية۔

۱۔ بحار ج ۱۵ ص ۱۹ سطر ۲۱ عن كتاب المؤمن وقال المجلسى "بيان: لما ليستانف اى لتحصيل الثواب لا لتكفير السيئات"۔

۲۔ الكافى ج ۲ ص ۴۶۲ وفى نسخه الاصل "حيا هم"۔ والحديث فى باب الاول على نمرة ۳۲۔

۲۲۔ مومن کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور مومن از سر نو عمل کرتا ہے یہ شرف صرف اہل ایمان ہی کو حاصل ہے۔

۲۳۔ اسحاق بن عمار کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا: کہ خداوند عالم کے کچھ خاص الخاص بندے ہیں جنھیں وہ ہر بلا سے بچاتا ہے۔ انھیں عافیت میں خلق فرمایا، عافیت کے ساتھ زندہ رکھا، عافیت کے ساتھ موت دی اور عافیت کے ساتھ جنت میں داخل کرے گا۔

باب: ۳

ماجعل الله سبحانه وتعالیٰ

بین المؤمنین من الاخاء

[۱] عن ابی عبد الله [علیه السلام] قال: المؤمنون اخوة بنو اب وام فاذا ضرب علی رجل منهم عرق سهر الآخرون۔

[۲] وعن احدهما [علیهما السلام] انه قال: [المؤمن کالجسد الواحد اذا سقط منه شیئ

۱- بحار الانوار ج ۱۶ ص ۷۴ سطر ۱۰- الکافی ج ۲ ص ۱۶۵ "انما المؤمن وسهرله "الآخرون"- الوافی مجلد الثالث ص ۱۰۰ وقال المجلسی بعد نقل الروایة عن الکافی "کتاب المؤمن" للحسین بن سعید مرسلا منه "- ثم شرح الحدیث۔

۲- نسخة الطباطبائی "وعن احدهما علیهما السلام انه قال المؤمن کالجسد الواحد اذا سقط منه شیئ تداعا سایر الجسد" وعن ابی عبد الله قال المؤمن اخو المؤمن الخ وسقط من نسخق سطر واحد۔ والکافی ج ۲ ص ۱۶۶ عن علی بن رئاب عن ابی بصیر قال سمعت اباعبد الله"- بحار ج ۱۶ ص ۷۵ و ۷۷ س ۲۵ قال المجلسی: فی الکافی "وجد الم ذلک" ولیس لفظ الم فی کتاب المؤمن - وهو صحیح۔

۳۔ خدا نے مومنوں میں محبّت واخوّت پیدا کی ہے

۱۔ ابو عبداللہ علیہ السلام فرماتے ہیں، کہ مومن آپس میں سگے بھائی ہیں۔ اگر ایک کو بھی کوئی دکھ ہوتا ہے تو سب پوری رات جاگ کر کاٹتے ہیں۔

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا: مومن، مومن کی مثال یہ ہے، جیسے ایک جسم۔ کہ اگر جسم کا ایک حصّہ بھی ضائع ہوتا ہے تو پورا جسم متاثر ہوتا ہے۔

تداعی سایر الجسد"۔

[۳] وعن ابی عبداللہ[ع] [قال] المؤمن اخو المؤمن کالجسد الواحد إذا اشتکی شیئاً منه وجد ذلک فی سائر جسده لان ارواحهم من روح اللہ عزّوجلّ وانّ روح المؤمن لاشدّ اتصالاً بروح اللہ من اتّصال الشّمس بها۔

[٤] عن جابر[۱]، عن ابی عبداللہ علیه السّلام قال: تنفّست بین یدیه ثمّ قلت: یا بن رسول اللہ [صلی اللہ علیه وآله وسلّم] همّ یصیبنی من غیر مصیبة تصیبنی، اوامر ینزل بی حتی تعرف ذلک اهلی فی وجهی، فیعرفه صدیقی فقال: نعم، یاجابر! قلت، فممّ ذلک یابن رسول اللہ[ص]؟ قال: وما تصنع به؟ قلت احبّ ان اعلمه قال یاجابر! انّ اللہ عزّوجلّ خلق المومن من طین الجنان واجری بهم من ریح الجنّة روحه، فکذلک المومن اخ المومن لابیه وامّه، فاذا اصاب

۱۔ المحاسن ص ۱۳۳ - الکافی ج ۲ ص ۱۶۶ - بحار ج ۱۶ ص ٤٤ و ۷۷ عن کتاب المؤمن" عن ابی جعفر[ع]" والذنسخة الخطیه "عن ابی عبداللہ[ع]" وایضا "یعبینی" بدل "یصیبنی" و"فیقال" بدل "فقال" صححت عن الکافی والوافی م ۳ ص ۱۰۱۔ فی الاصل "قال احب" وفی نسخة الطباطبائی "قلت احب"۔

۳۔ اور حضرت ابو عبداللہؑ نے فرمایا: مومن، مومن کا بھائی ہے۔ جیسے ایک جسم کے اعضاء، اگر ایک کو تکلیف ہوتی ہے تو پورے جسم کو تکلیف ہوتی ہے کیونکہ ان کی روحیں روح خدا سے رشتہ رکھتی ہیں اور مومن کی روح کا تعلق روح الٰہی اس سے زیادہ ہے، جیسے کرن کا سورج سے۔

۴۔ جابر نے حضرت ابو عبداللہؑ کے سامنے ٹھنڈی سانس بھری پھر کہا۔ فرزند رسولؐ! کبھی کبھی مجھے کسی مصیبت کے بغیر یا سانحہ کے بغیر غم محسوس ہونے لگتا ہے، دوست اور میرے گھر والے میرے چہرے سے اس کا اندازہ کر لیتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا: ہاں جابر ٹھیک ہے۔ میں نے عرض کیا۔ اس کا سبب کیا ہے؟ فرمایا: یہ پوچھ کر کیا کرو گے؟ عرض کی میرا دل چاہتا ہے کہ وجہ معلوم ہو۔ فرمایا: خدا نے مومن کو جنت کی مٹی سے پیدا کیا ہے، ان کی روح میں جنت کی ہوا ملائی ہے، جبھی تو مومن، مومن کا حقیقی بھائی ہے۔ مومن دنیا کے کسی حصہ میں ہو، اگر کسی روح کو صدمہ پہنچتا ہے تو اپنے اسی تعلق کی وجہ سے دوسری روح غمگین ہو جاتی ہے۔

روحا من تلک الارواح فی بلدة من البلدان شیئی حزنت هذه الارواح لانها منها۔

[۵] وعن[1] ابی جعفر علیه السلام قال: المؤمن اخ المؤمن لابیه وامه. لان الله عز وجل خلق المؤمنین من طین الجنان واجری فی صورهم من ریح الجنان فکذ لک هما خوة لاب وام۔

[۶] وعن[2] ابی عبدالله [علیه السلام] قال: الارواح جنود مجندة [تلتقی] فتتشأم کما تتشأم الخیل، فما تعارف منها ایتلف وما تناکر منها اختلف۔ ولو ان مؤمناً جاء الی مسجدٍ فیه اناس کثیر لیس فیهم الا مؤمناً واحدا۔ لمالت روحه الی ذلک المؤمن حتی یجلس الیه۔

[۷] وعن[3] ابی عبدالله [علیه السلام] قال: لا والله لایکون

۱- المحاسن، ۱۳٤ عن ابی حمزة الثمالی عن ابی جعفرؑ وفی لفظ الروایة "من طینة جنان السماوات واجری فیهم من روح رحمته فکذلک هو اخوه لأبیهِ وَ اُمِّهِ" الکافی ج ۲ ص ۱٦٦۔ بحار ج ۱٦ ص ۷۱ و ۷۷۔

۲- بحار ج ۱٦ ص ۷۷ سطر ۱۰ ولفظ المجلسی "المؤمن باسناده عن ابی عبدالله ؑ" فی الاصل "مجندة مما" وفی نسخة المجلسی رح "مجندة تلتقی" وفی نسخة الطباطبائیؒ "مومن واحد"۔

۳- بحار ج ۱٦ ص ٦٤ و ۷۷۔

۵۔ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا: مومن، مومن کا حقیقی بھائی ہے کیونکہ خدا نے انھیں جنت کی مٹی سے پیدا کیا ہے۔ جنت کی ہوا ان کے جسم میں رکھی۔ جب ہی تو وہ مادری و پدری بھائی ہوئے۔

۶۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: روحیں گروہ در گروہ ہیں اور یہ ایک دوسرے کو یوں محسوس کرتی ہیں جیسے عمدہ نسل کے گھوڑے۔ اب اگر وہ پہچان لیتی ہیں تو مانوس ہو جاتی ہیں اور اگر وہ بات محسوس نہیں کرتیں تو الگ ہو جاتی ہیں۔ اگر کسی مسجد میں بہت سے لوگ ہوں جن میں ایک مومن بھی ہو تو روح ادھر ہی مائل ہوتی ہے اور آدمی وہیں جا بیٹھتا ہے۔

۷۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں، بخدا مومن اسی وقت مومن ہو گا جب وہ اپنے برادر ایمانی کے لیے جسم کے مانند ہو جائے کہ جب اس کے کسی حصّہ کو دکھ پہنچتا ہے، تمام اعضا بے قرار ہو جاتے ہیں۔

مؤمنا ابدا حتی یکون لاخیه مثل الجسد اذا ضرب علیه عرق واحد تداعت له سایر عروقه۔

[۸] وعنه علیه السّلام [انه] قال: لکلّ شیئی شیئ یستریح الیه وانّ المؤمن یستریح الی اخیه المؤمن کما یستریح الطّیر الی شکله۔

[۹] وعن[2] ابی عبد الله علیه السّلام قال: المؤمنون فی تبارّهم وتراحمهم وتعاطفهم کمثل الجسد، اذا اشتکی تداعی له سایره بالسّهر والحمیٰ۔

۱۔ بحار ج ۱۶ ص ۶۴ و ۶۷ واضافۃ "انه" من نسخۃ المجلسی رح ولیس فی نسختی ونسخۃ الطباطبائی۔

۲۔ بحار ج ۱۶ ص ۶۴ "عن ابی جعفرؑ فی کتاب المؤمن بخط الجباعی" وص ۶۷ عن ابی عبد اللهؑ۔ والحدیث موجود فی کتاب ابی نعیم ذکر اخبار اصبهان، ج ۲ ص ۷۴، طبع بریل، لیدن باختلاف فی المتن والسند۔

۸۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: ہر چیز کیلئے کوئی نہ کوئی چیز سکون کا باعث ہوتی ہے، مومن کے لیے سکون کا باعث اس کا ایمانی بھائی ہے جس کے پاس بیٹھ کر اسے وہ سکون ملتا ہے جو طائر کو اپنے ہم جنس کے پاس بیٹھ کر۔

۹۔ مومن آپس کے میل جول حسن سلوک اور ہمدردیوں میں جسم کے مانند ہیں کہ جب ایک عضو کو دکھ ہوتا ہے تمام جسم بخار اور شب بیداری میں بسر کرتا ہے۔

باب: ٤

حق المؤمن على اخيه

[۱] عن المعلّیٰ بن خُنَيس قال: قلت لابی عبد الله علیه السلام. ماحقّ المؤمن على المؤمن؟ قال: انّی علیک شفیق انّی اخاف ان تعلم ولا تعمل و تضیع و لا تحفظ! [قال] فقلت: لاحول و لا قوة إلا بالله. قال: للمؤمن على المومن سبعة حقوق واجبة وليس منها حقّ إلا وهو واجب على اخيه ان ضيّع منها حقّاً خرج من ولاية الله و ترك طاعته ولم يكن له فيها نصيب آيْسَرُحق منها: ان تحبّ له ما تحبّ لنفسک و ان تکره له ماتکره لنفسک. و الثانی: ان تعينه بنفسک و مالک و لسانک و يديک و رجليک. والثّالث: ان تتبّع[2] رضاه وتجتنب سخطه وتطيع امره. والرابع: ان تكون عينه ودليله ومرآته. والخامس: ان لاتشبع ويجوع ولا تروى ويظمأ، وتكتسى ويعرى. والسّادس: ان

۱- الکافی ج ۲ ص ۱۶۹ و ۱۷٤. بحار ج ۱٦ ص ٦١ و ٦٥ و ٦٦. الخصال طبعة ۱۳۷٤ه ج ۲. مصادقة الاخوان طبعة لاهور ص ٤٠ و اضافة لفظ "قال فقلت" عن نسخة الطباطبائی.

۲- فی الاصل "تتبع" وفی المصادقة والخصال "تبتغ". فی نسخة الطباطبائی "تکسی" بدل "تکتسی".

۴۔ مومن کا مومن پر حق

۱۔ معلی بن خنیس نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کی، مومن کا مومن پر حق کیا ہے؟ حضرت نے فرمایا: مجھے ڈر ہے، کہیں ایسا نہ ہو کہ میں تم کو بتا دوں اور تم عمل نہ کر سکو، بھول جاؤ اور یاد نہ رکھ سکو۔ میں نے عرض کی، ایسا نہ ہو گا۔ فرمایا: مومن کے مومن پر سات واجبی حقوق ہیں، اور کوئی حق ایسا نہیں جو ایک پر ہو دوسرے پر نہ ہو۔ اگر ان میں سے ایک حق بھی تلف ہو گیا تو خدا کی نافرمانی بھی ہوئی اور اس کی ولایت سے باہر بھی ہو گیا پھر اسے ایمان کا کوئی حصہ نصیب نہ ہو گا۔ ان حقوق میں سب سے آسان حق یہ ہے کہ مومن جو اپنے لیے پسند کرے وہی اپنے دوست کے لیے اور جو خود ناپسند کرے وہی دوسرے کے لیے ناپسند کرے۔ دوسرے، یہ کہ اپنے دوست کی جان و مال، ہاتھ پاؤں اور زبان سے مدد کرے۔ تیسرے، اس کی رضامندی کے درپے رہے۔ اس کو ناراض نہ ہونے دے۔ اس کا کہنا مانے۔ چوتھے، اس کے لیے نگاہ و آئینہ صفت رہنما بنے، پانچویں، وہ بھوکا ہو تو تم شکم سیر نہ ہو۔ وہ پیاسا ہو تو تم سیراب نہ ہو، تم لباس پہنو تو وہ برہنہ نہ ہو۔ چھٹے، تمھارے پاس خادم ہو یا تمھاری خادمہ ہو جو تمھاری خدمت کرے اور دوست بے نوکر چاکر ہو۔ اس وقت تم پر فرض ہے کہ اپنے نوکر کو بھیج کر اس کے کپڑے دھلوا دو، اس کے لیے کھانا پکوا دو، اس کا بچھونا بچھوا دو۔ ساتویں، دوست، دوست کی قسم پوری کرے اس کی دعوت قبول کرے، بیمار ہو تو عیادت کرے، مرجائے

یکون لک خادم و لک إمرأة تقوم علیک ولیس له إمرأة تقوم علیه، وان تبعث خادمک یغسل ثیابه و یصنع طعامه ویتهیؤ فراشه ــــ و

السّابع: تبرّ قسمه وتجیب دعوته وتعود مریضه وتشهد جنازته وان کانت له حاجة تبادر مبادرةً إلی قضاءها ولا تکلفه ان یسئلکها. فاذا فعلت ذلک وصلت ولایتک بولایتة و ولایته بولایتک.

وعن المعلّی[1] مثله ــ وقال فی حدیثه: فاذا[2] جعلت ذلک وصلت ولایتک بولایته و ولایته[3] بولایة الله عزوجل.

[۲] عن عیسی[4] بن ابی منصور، قال: کنا عند ابی

۱- لیست هذه العبارة فی نسخة الطباطبائی.

۲- الکافی ج ۲ ص ۱۷٤، الوافی م ۳ ص ۱۰۳.

۳- فی الاصل "ولالیته" الخصال ج ۲ ص ۶.

٤- المحاسن ص ۹ مختصر. الکافی ج۲ ص ۱۷۲ ویختلف باختلافات مبهمه. بحار ج ۱۶ ص ۵۰ ــ فی الاصل "قال کنا". کافی "قال کنت عند" الاصل "قال" الکافی ــ "فقال". الاصل "ماهی" کافی "ما هن" الاصل "یکره المرء المسلم یکره". کافی. "ویکره المرء المسلم لاخیه ما یکره". الاصل "اذا کان بثلاث" "إذا کان منه بتلک المنزلة بثّه همّه، ففرح لفرحه" دد.

توجنازے میں شریک ہو اور اگر اسے کوئی ضرورت پیش آجائے تو اسے پورا کرنے میں پوری کوشش اور جلدی کرے۔ وہ مجبور ہو کر تم سے سوال نہ کرے۔ اگر یہ مرحلے طے کر لیے تو تمھاری محبت اس کی محبت اور اس کی محبت تمھاری محبت سے وابستہ ہو گئی۔

معلّی بن خنیس کی اسی روایت میں ایک سلسلہ سے یہ جملہ بھی نقل ہے جب تم نے یہ کر لیا تو اپنی محبت کو اس کی محبت سے اور اس کی محبت، محبت خداوند عالم سے وابستہ کر لی۔

۲۔ عیسی بن ابو منصور کہتے ہیں: میں، عبداللہ بن ابی یعفور اور عبداللہ بن طلحہ ابو عبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھے۔ امام علیہ السلام نے ابن ابی یعفور کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا: ابن ابی یعفور! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: جسمیں چھ خصلتیں ہوں گی وہ حضور خدا میں روبرو اور دائیں طرف کے لوگوں میں ہو گا۔

عبداللہ علیہ السلام انا و عبد اللہ بن ابی یعفور و عبداللہ بن طلحہ - فقال[۴]: ابتداءً منہ: یا بن ابی یعفور قال رسول اللہ [صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم] ست خصال من کن فیہ کان بین یدی اللہ عزّ وجلّ - وعن یمین اللہ [عزوجل] - قال ابن ابی یعفور، وما ھی؟ جعلت فداک - قال: یحب المرء المسلم لاخیہ ما یحبّ لاعزّ اھلہ و یکرہ المرء المسلم ما یکرہ لاعزّ اھلہ و یناصحہ الولایۃ فبکیٰ ابن ابی یعفور، [و] قال: کیف یناصحہ الولایۃ؟ قال: یا بن ابی یعفور! إذا کان منہ بثلاثٍ: یھمّ لھمّہ - وفرح لفرحہ ان ھو فرح، وحزن لحزنہ ان ھو حزن - فان کان عندہ ما یفرج عنہ فرّجَ وإلاّ دعا اللہ لہ - قال، ثم قال ابو عبد اللہ [علیہ السلام] ثلاث لکم و ثلاث لنا: ان تعرفوا فضلنا، [وان تطأوا اعقابنا] و انْ تنظروا

۱- الکافی "فضلنا، وان تطئوا اعقبنا" و نسخۃ الطبا طبائیؒ "و ان تطاؤا اعقابنا" - وفی نسخۃ الطبا طبائیؒ وفی الاصل "فمن کان بین یدی اللہ وعن یمین اللہ فاما الذی عن یمین فلو انّھُمْ" والتصحیح من الکافی - الاصل "ممایری من" - وفی الکافی "ممایرون من" الاصل "یرونھم، ھم عین اللہ" الکافی "لا یرونھم وھم عن یمین اللہ" -

ابن ابی یعفور نے عرض کی، وہ کون سی خصلتیں ہیں؟ میں آپ پر فدا ہوں فرمایا: مسلمان اپنے بھائی کیلئے وہی چیز پسند کرے جو اسکو اپنے عزیز ترین گھر والے کے لیے محبوب ہو، اور ہر دِ مسلمان اپنے دوست کے لیے وہ بات ناپسند کرے جو اپنے عزیز ترین رشتہ دار کیلیے پسند نہ ہو اور اس سے پرخلوص محبت رکھے۔

ابن ابی یعفور رونے لگے اور پوچھا، پرخلوص محبت کیوں کر رکھی جائے؟

امام نے فرمایا: اس کی تین صورتیں ہیں، اس کی فکر میں فکر کرے، اس کی خوشی میں خوش ہو، اس کے غم سے غمگین ہو۔ اگر دوست کو خوشی ہو تو اس کی خوشی میں مسرور رہو، ورنہ دوست کے لیے مسرت کی دعا کرے۔

راوی کہتا ہے، پھر ابو عبداللہ علیہ السّلام نے فرمایا: تین باتیں تم سے متعلق ہیں اور تین ہم سے؛ ہمارے شرف سے باخبر رہو۔ ہماری اولاد کا خیال رکھو۔ ہمارے مستقبل کا انتظار کرو۔ جو مومن اس انداز کا ہوگا وہ حضور خدا میں سامنے حاضر ہوگا۔ اس سے کم درجہ کے لوگ اس کی روشنی سے نور حاصل کریں گے۔ لیکن وہ لوگ جو دائیں طرف ہوں گے ان کا بھی عالم یہ ہوگا کہ ان سے کم تر درجے کے لوگ اگر ان کا مرتبہ دیکھ لیں تو اپنی زندگی سے بیزار ہو جائیں (اور جلد سے جلد موت کی تمنا کرکے وہ مرتبہ حاصلکریں)۔

اعقابنا. تنتظروا العاقبتنا. فمن كان هكذا كان بين يدى الله [؟
فيستضئ بنورهم من هو اسفل منهم واما الذين]
عن يمين فلو انهم يريهم من دونهم لم يهنئه
العيش مما يرى من فضلهم — فقال ابن ابى يعفور:
مالهم يرونهم وهم عن يمين الله[1] ؟ - قال : يابن
ابى يعفور انهم محجوبون بنور الله[2] - اما بلغك
حديث : ان رسول الله [صلى الله عليه وآله وسلم] كان يقول :
ان المؤمنين عن يمين الله وبين يدى الله وجوههم
ابيض من الثلج واضوء من الشمس الضاحية
فليسئل السائل[3] من هؤلاء [فيقال هؤلاء] الذى غابوا
[تحابوا صح] فى جلال الله -

[٣] وعن ابى[4] عبدالله [عليه السلام] قال : والله ما

١- فى نسختى" وهم عن يمين الله "-

٢- الكافى" اما بلغك الحديث ان رسول الله[ص] كان يقول :" ان لله خلقا عن يمين العرش " الخ -

٣- الكافى ونسخة الطباطبائى :"يسائل السائل ما هؤلاء ؟ فيقال: هؤلاء الذين تحابوا فى جلال الله " والبحار :" فى حلال الله "-

٤- بحار ج ١٦ ص ٦١ وفيه" وقال ان المؤمن " والرواية مشتملة على احاديث متعددة - رواه حسين بن سعيد فى هذا الكتاب انظر الى باب الثامن وغيره - رواه الكلينى عن مرازم عن ابى عبدالله[ع] حديثا مستقلا ج ٢ ص ١٢٠ - بحار ج ١٦ ص ٦١ عن الباقر[ع] و ٦٢ عن ابى عبدالله[ع] -

ابن ابی یعفور نے پوچھا، تو کم تر درجے کے لوگ انھیں دائیں طرف ہوتے ہوئے دیکھتے کیوں نہیں؟ فرمایا: وہ لوگ نور الٰہی کے پردوں میں ہیں۔ ابن ابی یعفور! تمھیں رسول اللہ کی وہ حدیث نہیں معلوم کہ خدا کے کچھ ایسے مومن بندے ہیں جو خدا کے مقربین میں دائیں سمت اور سامنے کے حاضر باش ہیں ان کے چہرے برف سے زیادہ سفید اور دوپہر کے سورج سے زیادہ منور ہیں۔ پوچھنے والا پوچھے گا، یہ لوگ کون ہیں؟ یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے جلال خدا میں باہم دگر محبت کی تھی۔

۲۔ ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت ہے: مومن کا حق ادا کرنے سے بہتر خدا کی کوئی عبادت ہی نہیں کی گئی۔

عبد الله بشيئ افضل من اداء حق المؤمن ـ

فقال: انّ المؤمن افضل حقّا من الكعبة ـ وقال: انّ المؤمن اخو المؤمن عينه و دليله، فلا يخونه ولا يخذله ـ و من حقّ المسلم على المسلم ان لا يشبع و يجوع اخوه ـ و لا يروى و يعطش اخوه ولا يلبس و يعرى اخوه ـ وما اعظم حقّ المسلم على اخيه المسلم ـ

وقال: احببْ لاخيک المسلم ما تحبّ لنفسک فاذا احتجتَ فسلهُ[2] و اذا سئله فيحطه [و اذا سئلک فاعطه ولا تمله خبرا ـ طبا] ولا يمله لک كن له ظهيرا فانّه لک ظهير اذا غاب فاحفظه فى غيبته و ان شهد زره و اجله و اكرمه فانّه منک و انت منه و ان كان[3] [عليک] عاتبا فلا تفارقه حتى تسلّ سَخيمَتهُ فان اصابه خيرا فاحمد الله عزّ و جلّ و ان ابتلى فاعطه وتحمل عنه وراعه ـ

۱ـ بحار ج ۱۶ ص ۶۷ عن كتاب المؤمن بخط الجباعى " واذا سألک فاعطه ولا تمله خيرا ولا يمل لک. كن له ظهيرا ... لک ظهير و اخا " ـ

۲ـ فى الاصل " وان كان عنا يبا فلا تفارقه " والتصحيح عن البحار و الكافى و لفظ عليک ليس فى نسخة الطباطبائى ـ وفيها " راغبة " بدل " راعه " ـ

آپ ہی نے فرمایا: مومن کا حق، کعبہ کے حق سے بہتر ہے۔

آپ ہی نے فرمایا: مومن، مومن کا بھائی، اس کی آنکھ اور اس کا راہ نما ہے۔ نہ اپنے بھائی سے خیانت کرتا ہے نہ اسے یکہ و تنہا چھوڑتا ہے۔ اور مسلمان کا مسلمان پر یہ حق ہے کہ اس وقت تک شکم سیر نہ ہو جب تک اس کا بھائی بھوکا ہو۔ جب تک بھائی پیاسا ہو اس وقت تک سیراب نہ ہو۔ اس وقت تک لباس نہ پہنے جب تک وہ برہنہ رہے اور مسلمان کے حق سے زیادہ کسی مسلمان پر کوئی حق نہیں۔

اور آپ ہی نے فرمایا: اپنے مسلمان بھائی کے لیے وہی چیز پسند کرو جو تم اپنے لیے پسند کرتے ہو۔ جب تمھیں ضرورت ہو تو اس سے سوال کرلو۔ اور جب وہ تم سے سوال کرے تو اس کی بات پوری کرد۔ اسے بری بات سنا کر غمگین نہ کرو اور اسے اپنے لیے ناگوار نہ سمجھو، اس کے مددگار ہو کیونکہ وہ تمھارا مددگار ہے۔ اگر وہ موجود نہ ہو تو اس کی غیر حاضری میں اس کی عزت و آبرو کا خیال رکھو۔ اگر وہ موجود ہو تو اس کی ملاقات کو جاؤ اس کا اعزاز و اکرام کرو۔ کیونکہ وہ تمھارا ہے، تم اس کے ہو۔ اور اگر وہ ناراض ہو جائے تو اس وقت تک اس کو نہ چھوڑ و جب تک وہ تم سے خوش نہ ہو جائے۔ اگر اسے کوئی خوشی ہو تو خدا کا شکر ادا کرو۔ اگر آزمائش میں مبتلا ہو تو اسے کچھ مالی امداد دو۔ اس کی بات برداشت کرو۔ اس کی رعایت کرو۔

[٤] وعن ابی عبد الله علیه السلام قال: المؤمن اخو المؤمن یحق علیه نصیحته ومواساته ومنع عدوه منه۔

[٥] وعن[1] ابی عبد الله علیه السلام، ما عبد الله بشیٔ افضل من اداء حق المؤمن۔

[٦] وعن ابی[3] عبد الله علیه السلام قال: قال النبی [صلی الله علیه وآله وسلم] المسلم اخو المسلم لایخونه ولا یخذله ولا یعیبه ولا یحرمه ولا یغتابه۔

[٧] وعنه علیه السلام[4] قال: ان من حق المسلم ان عطس ان یسمته وان اولم اتاه وان مرض عاده وان مات شهد جنازته۔

[٨] وعن[5] ابی جعفر علیه السلام: ان نفرا من المسلمین

١- وفی البحار "عنه واعنه"۔

٢- ومضی الحدیث علی نمرة ٣- الکافی ج ٢ ص ١٧٠ بحار ج ١٦ ص ٦١ و۔

٣- الکافی ج ٢ ص ١٦٦ و ١٦٧ باختلاف۔

٤- الکافی ج ٢ ص ١٧١ باختلاف۔ فی نسخة الطباطبائی "ان یسمته" وفی الاصل "تسمته"۔

٥- الکافی ج ٢ ص ١٦٧ عن الفضیل بن یسار باختلاف بعض الالفاظ مثلا "فضلوا" وفیه "فتکفنو" او "نتکفنو" بدل ما فی الاصل "وتیمموا" وفی الاصل "ناردو" فی الکافی "فاردو" بحار ج ١٦ ص ٢٧ ۔ الوافی م ٣ ص ١٠١۔

۴۔ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: مومن، مومن کا بھائی ہے۔ اس کا حق اپنے بھائی پر یہ ہے کہ اس کے ساتھ خلوص سے پیش آئے، ہمدردی کرے، اسے دشمن سے بچائے۔

۵۔ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: حق مومن ادا کرنے سے بہتر خدا کی عبادت ہی نہیں کی گئی۔

۶۔ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ارشاد ہے: مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ وہ اس سے خیانت کرتا ہے نہ اسے اکیلا چھوڑتا ہے نہ عیب لگاتا ہے، نہ اسے محروم کرتاہے نہ اس کی غیبت کرتا ہے۔

۷۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مسلمان کا مسلمان پر حق یہ ہے کہ جب وہ چھینکے تو یرحمک اللہ کہے اور اگر دعوت کرے تو قبول کرے، بیمار ہو جائے تو عیادت کرے اور اگر وفات پا جائے تو جنازہ میں شریک ہو۔

۸۔ ابوجعفر علیہ السلام فرماتے ہیں: کچھ مسلمان سفر کے لیے چلے اتفاقاً راستے میں بھٹک گئے۔ اسی عالم میں انھیں سخت پیاس لگی۔ انھوں نے (غسل میت کے بدلے) تیمم کر لیے اور درخت کے تنوں کی آڑ میں بیٹھ گئے۔ اتنے میں ایک سفید پوش بزرگ آئے اور کہنے لگے: اٹھو، کوئی ڈر کی بات نہیں۔ لو یہ پانی ہے۔ یہ لوگ اٹھے اور سیر ہو کر پانی پیا۔ اور ان سے پوچھا: آپ کون ہیں؟ خدا آپ پر کرم فرمائے۔ انھوں نے کہا: میں ان جنوں میں سے ہوں جنھوں نے رسول اللہؐ کی بیعت کی تھی اور میں نے آنحضرتؐ سے سنا تھا: مومن، مومن کا بھائی ہے اس کا نگہبان

خرجوا فی سفر لهم فاضلّوا الطّریق فاصابهم عطش شدید فتیمموا، و لزموا اصول الشجر فجاءهم شیخ علیه ثیاب بیض فقال: قوموا، لا باس علیکم هذا الماء! قال، فقاموا و شربوا فارؤوا. فقالوا له: من انت؟ رحمک الله! قال: انا من الجنّ الّذین بایعوا رسول الله [صلی الله علیه و آله وسلم] إنی سمعته یقول: المؤمن اخو المؤمن عینه و دلیله. فلم تکونوا تضیّعون بحضرتی.

[۹] عن سماعة قال: سألتهٗ عن قوم عندهم فضول و باخوانهم حاجة شدیدة و لیس تسعهم الزکوٰة، و ما یسعهم ان یشبعوا و یجوع اخوانهم. فان الزّمان شدید. فقال: المسلمُ اخو المسلم لا یظلمه ولا یخذله ولا یحرمه. و یحقّ علی المسلمین الاجتهاد له والتواصل علی العطف[۲] والمواساة لاهل الحاجة. والعطف [والتعطف. طبا] منکم. یکونون علی

۱- الصحیح للترمذی طبعة دهلی ج ۲ ص ۱۵ قریبا منه. الکافی ج ۲ ص ۱۷٤ و ۱۷۵. بحار ج ۱٦ ص ٤۲.

۲- نسخة "فی التواصل علی العطف" والعطف بمعنی الشفقه. مجمع کما فی حاشیة الاصل.

ہے اس کا رہنما ہے۔ پھر تم میرے سامنے کیسے ہلاک ہو سکتے تھے۔

۹۔ سماعہ کہتے ہیں، میں نے امامؑ سے پوچھا: کچھ لوگ ایسے ہیں جن کے پاس کچھ زائد دولت ہوتی ہے اور ان کے احباب شدید ضرورتوں میں مبتلا ہوتے ہیں، لیکن ان پر زکوٰۃ بھی واجب نہیں ہوتی، مگر یہ بھی گنجائش نہیں کہ خود شکم سیر ہوں اور ان کے بھائی بھوکے رہیں۔ زمانہ بھی سخت ہے۔

حضرت نے فرمایا، مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ ظلم کرتا ہے، نہ اسے اکیلا چھوڑتا ہے اور نہ اسے محروم کرتا ہے اور مسلمانوں پر حق ہے کہ محبت و شفقت کے ساتھ صلۂ رحم میں کوشش کریں، حاجت مندوں کے ساتھ ہمدردی کریں اور ایک دوسرے کی خبر رکھیں اور حکم خدا "رحماء بینھم" کی مثال بن جائیں۔ ایک دوسرے پر رحم کریں جو لوگ موجود نہ ہوں ان کے معاملات میں متفکر رہیں۔ جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انصار تھے۔

امر الله "رحماء بينهم" متراحمين، متهممين[1] لما غاب عنكم من امرهم على ما مضىٰ عليه الانصار على عهد رسول الله [صلى الله عليه وآله وسلم].

[١٠] وعنه عليه السلام، قال: سئلناه عن الرجل لايكون عنده إلا قوت يومه ومنهم من عنده قوت شهر ومنهم من عنده قوت سنة. أتعطف من عنده قوت يوم على من ليس عنده شيئٌ؟ ومن عنده قوت شهر على من دونه والسنة [ومن عنده قوت سنة على من دونه على. ط] ونحو ذلك وذلك كلّه الكفاف الّذى لا يلائم عليه. فقال: هما امران افضلهم [افضلكم. طبا] فيه احرصكم على الرغبة فيه والاثرة على نفسه. إنّ الله عزّ وجلّ يقول: "ويؤثرون[2] على انفسهم ولو كان بهم خصاصةٌ" وإلا لا يلائم عليه. واليد العليا خير من اليد السفلىٰ ويبدء بمن يعول.

١- فى الكافى "مغتمين". الاصل "على عند رسول الله". والتصحيح من الكافى. وفى نسخة الطباطبائى "مهمين".

٢- سورة الحشر آية ٩. فى نسخه الاصل اغتشاش صحيحتها عن نسخة الطباطبائى. كان فى الاصل "افضلهم فيه احرصكم على الرغبة فيه والاردة على نفسه".

۱۰۔ امامؑ سے پوچھا گیا: ایک ایسا شخص ہے جس کے پاس ایک دن کا آذوقہ ہے، کچھ لوگ ایسے ہیں جن کے پاس ایک مہینہ کی خوراک ہے، کچھ ایسے بھی ہیں جن کے پاس ایک سال کی روزی ہے۔ کیا ایک دن کی خوراک رکھنے والا، اپنا آذوقہ ایسے شخص کو دے سکتا ہے جس کے پاس کچھ نہیں اور جس شخص کے پاس ایک ماہ کا آذوقہ ہو وہ اس آذوقہ سے تہی دست کو، اور جس کے پاس سال کا آذوقہ ہو وہ سال کا آذوقہ نہ رکھنے والے کو کچھ دے سکتا ہے علیٰ ہذالقیاس۔ حالانکہ یہ سرمایہ اسکا کل سرمایہ ہے جس کو نظر انداز نہیں کر سکتا۔ حضرت نے فرمایا: دونوں برابر ہیں! ان میں افضلیت اسے ملیگی جو زیر دست رعایا پر زیادہ مہربان ہو، ورنہ وہ اپنی ذات کو فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ قرآن مجید میں انھیں ایثار پسند مومنوں کی تعریف کیگئی ہے۔ سورہ حشر کی نویں آیت ہے۔ "اور وہ لوگ باوجود انتہائی ضرورت کے دوسروں کو اپنے اوپر ترجیح دیتے ہیں"۔ اگر یہ جذبہ نہ ہو تو وہ دوسرے کو کچھ نہ دے۔ اونچا ہاتھ پھیلے ہوئے ہاتھ سے بہتر ہے اور پہل اسے دی جائے جو محتاج ہو۔

[١١] وعن ابی جعفر علیه السلام قال: أیجیئ الذی اخیه فیدخل یده فی کیسه فیاخذ حاجته فلا یدفعه؟ فقلت: ما اعرف ذلک فینا! قال، فقال ابو جعفر علیه السلام: فلا شیئ اذا! قلت[٢]: فالهلکة اذاً! قال: انّ القوم لم یعطوا احلامهم بعد.

[١٢] وعن[٣] امیر المؤمنین علیه السلام قال: قد فرض الله التمحّل علی الابرار فی کتاب الله قیل.

١- الکافی ج ٢ ص ١٧٣. بحار ج ١٦ ص ٧١ و ٦٤ س ٩ قریبا منه عن ابی عبدالله؏ وفی الکافی عن عمر بن ابان عن سعید بن الحسن قال، قال ابو جعفر.

٢- الاصل: "فالهلکة اذن قال ان القوم" والتصحیح عن الکافی.

٣- عن ابن ابی عمیر عن حماد عن ابی عبدالله؏ قال: ان الله فرض التحمل فی القرآن. قلت وما التحمل، جعلت فداک. قال ان یکون اعرض من وجه اخیک فتحمل له وهو قوله لاخیر فی کثیر من نجواهم. بحار ج ١٦ ص ٦١ وقال المجلسی؎ فی تبیان الحدیث" وتمحل له: احتال حقه، تکلفه. والمحال ککتاب، الکید الخ، فلعل فی متن حدیث البحار التحمل غلط الکاتب. وفی نسخة الطباطبائی "التحمل".

۱۱۔ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا: کیا کبھی یہ بھی ہوا کہ ایک شخص اپنے برادر مومن کے پاس آئے۔ اس کی جیب میں ہاتھ ڈال کر اپنی ضرورت کی چیز نکال لے پھر واپس نہ کرے۔

راوی نے عرض کی: ایسا کوئی آدمی ہمارے دوستوں میں تو ہے نہیں۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: تو پھر کچھ بھی نہیں۔ راوی نے عرض کی: اس کے معنی یہ ہیں کہ ہم کہیں کے نہ رہے؟ حضرت نے فرمایا: اس قوم کو اب عقل کیا آئے گی۔

۱۲۔ امیر المومنینؑ نے فرمایا: خدا نے ابرار و نیکو کار لوگوں کو قرآن میں تحمل (یا تجمل) کا حکم دیا ہے۔ پوچھا گیا۔ تحمل (یا تجمل) کے معنی کیا ہیں؟ فرمایا: جب تمھاری آبرو اس شخص سے زیادہ ہو جس کے لیے تم سے درخواست کی گئی ہو۔

قیل: و ما التمحل؟ قال: إذا کان وجهک اشر من وجهه التمست له.

قال[1] فی قول الله عزّ و جلّ: «و یؤثرون علی انفسهم ولو کان بهم خصاصه» قال: أ تستاثر علیه بما هو احوج الیه منک؟

[۱۳] وعن[2] ابی عبدالله علیه السلام قال: ان المسلم اخو المسلم لا یظلمه ولا یخذله ولا یعیبه ولا یغتابه ولا یحرمه ولا یخونه.

وقال: للمسلم[3] علی اخیه من الحقّ، ان یسلّم علیه اذا لقیه، یعوده اذا مرض، و ینصح له إذا غاب وتسیته [یسمته] إذا عطس و یجیبه اذا دعاه. و یشیعهٔ اذا مات.

۱- فی الاصل "قال عز" وبدله "وسئل عنه عن" وفی نسخة الطباطبائی "قال فی" والآیه ۹ فی سورة الحشر — فی الاصل "بما هواحوج الیک منک" والتصحیح عن نسخة الطباطبائی.

۲- الکافی ج ۲ ص ۱۶۷.

۳- الکافی ج ۲ ص ۱۷۱. علی بن عقبه عن ابی عبد الله و فیه اختلاف فی بعض الکلمات مثلاً فی الاصل "ا المسلم للمسلم علی اخیه" وفی الکافی "للمسلم علی اخیه" وکذلک یسمته بدل تسمیته — و یتبعه بدل "یشیعه" والحدیث ات فی باب الرابع علی نمرة ۶ و قریبا منه.

قرآن مجید کی آیت "ویؤثرون علی انفسھم ولو کان بھم خصاصۃ" کے بارے میں ارشاد ہے کہ اپنے سے زیادہ محتاج شخص کو ضرورت میں ترجیح دو۔

۱۲۔ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ اس پر ظلم کرتا ہے، نہ اسے تنہا چھوڑتا ہے، نہ اس پر عیب لگاتا ہے، نہ اسے محروم کرتا ہے، نہ اس سے خیانت کرتا ہے۔

معصوم نے فرمایا: مسلمان کا اپنے بھائی پر حق ہے کہ ملاقات ہو تو اس پر سلام کرے۔ بیمار ہو تو عیادت کو جائے۔ غیر حاضر ہو تو اس کے لیے خلوص برتے۔ جب چھینکے تو دعا دے۔ جب بلائے اور پکارے تو جواب دے، مر جائے تو جنازے میں شرکت کرے۔

[١٤] وعن ابی جعفر علیہ السلام انہ قال لابی اسماعیل:
یا ابا اسماعیل أرأیت فیمن قبلکم اذا کان الرجل
عندہ رداء و عند بعض اخوانہ فضل رداء یطرحہ
علیہ حتی یصیب رداء؟ قال، قلت، لا! قال:
فاذا کان لیس لہ ازار یرسل الیہ بعض اخوانہ
بازار حتی یصیب ازار؟ قلت، لا: فضرب یدہ علی
فخذہ. ثم قال: ما ھؤلاء باخوان۔

١۔ تنبیہ الخواطر ص ٢٩٥ "علی بن عقبہ عن الرضاؑ عن
ابی جعفر علیہما السلام"۔

(مرتضیٰ حسین، ٢٤ محرم ١٣٨٩ھ کویت)

۱۴۱۔ ابو جعفر علیہ السلام سے روایت ہے: آپ نے ابو اسماعیل سے
فرمایا: ابو اسماعیل! تمہارے دوستوں میں اگر کسی کے پاس ایک عبا
(قبا یا شیروانی پر ڈالنے والا ایک عربی لباس) ہو اور اس کے دوست
کے پاس زیادہ عبائیں (ردائیں) ہوں تو وہ اپنی زائد عبا اپنے بھائی کو
دیتا ہے۔ یہاں تک کہ اسے دوسری ردا ملے؟ اسماعیل نے عرض کیا نہیں
فرمایا: اچھا اگر کسی کے پاس زیر جامہ نہ ہو تو دوسرا شخص جس کے پاس کئی
ہوں وہ اتنی مدت کے لیے بھیج دیتا ہے کہ زیر جامہ بنوا لے؟ عرض کی: جی
نہیں: حضرتؑ نے زانو پر ہاتھ مار کر فرمایا: تو پھر وہ لوگ آپس میں
دوست اور بھائی نہیں ہیں۔

باب: ۵

ثواب قضاء حاجة المؤمن وتنفیس کربه وادخال الرّفق علیه

[۱] عن ابی عبد الله [علیه السّلام] قال من مشٰی لإمرء مسلم فی حاجة بنصیحة فیها کتب الله بکل خطوة حسنة ومحیٰ عنه سیّئة قضیت الحاجة او لم تقض۔ فان لم ینصحه فقد خان الله ورسوله وکان رسول الله [صلی الله علیه وآله وسلم] خصمه۔

[۲] وعن[۲] ابی عبد الله علیه السّلام: إن الله عزّ وجل انتخب قوما من خلقه لقضآء حوائج فقراء من شیعة علی [علیه السلام] لیثیبهم بذلک الجنّة۔

[۳] وعن ابی[۳] عبد الله علیه السّلام قال: أیُّما مؤمن نَفَّس عن مؤمن کربة نَفَّس الله عنه سبعین کربه من کرب الدُّنیا وکرب یوم القیٰمه۔

۱۔ بحار ج ۱۶ ص ۸۹ س ۹ عن کتاب قضاء الحقوق و ص ۸۰۔

۲۔ الکافی ج ۲ ص ۱۹۳۔

۳۔ الکافی ج ۲ ص ۲۰۰ ۔ الوافی م ۳ ص ۱۱۹ ۔ فی الاصل "لفی عون المومنین" وفی الکافی "والله فی عون المومن" بحار ج ۱۶ ص ۹۱۔

۵۔ مومن کی حاجت برآری، اسکی زحمت دور کرنا، مومن کے لیے آسانیاں فراہم کرنا

۱۔ ابو عبداللہ علیہ السلام فرماتے ہیں: جو شخص کسی فردِ مسلم کی ضرورت کے لیے خلوص کے ساتھ کوشش کرتا ہے، خدا ہر ہر قدم پر ایک نیکی لکھتا اور ایک گناہ مٹاتا ہے خواہ اس کی حاجت براری ہو یا نہ ہو اور اگر خلوص نہ برتے گا تو خدا اور رسول کے ساتھ خیانت کریگا اور رسول اللہؐ اس کے دشمن ہوں گے۔

۲۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: خداوند عالم نے اپنی مخلوق میں سے کچھ لوگوں کو شیعیان علیؑ کے ضرورت مندوں کی حاجت برآری کے لیے پیدا کیا ہے تاکہ اس کے اس صلہ میں انھیں جنت عطا فرمائے۔

۳۔ ابو عبداللہ علیہ السلام فرماتے ہیں: جو مومن کسی مومن کی تکلیف دور کرے گا خدا اس کی ستر تکلیفیں دنیا اور آخرت کی دور کرے گا۔

فرمایا: اور جو شخص تنگ حالی کے وقت مومن کے لیے آسانی و خوش حالی فراہم کرے گا خدا اس کی دنیا و آخرت کی ضرورتیں پوری کریگا اور جو شخص مومن کے عیب کو چھپائے گا خدا اس کے دنیا و آخرت کے ستر عیب چھپائے گا۔

قال ومن يسر على مؤمن وهو معسر يسّر الله[1] له حوائج الدنيا والاخرة --- ومن[2] ستر على مؤمن عورة ستر الله عليه سبعين عورة من عوراته التى يخلفها فى الدنيا والأخرة۔

قال: وان الله لفى عون المؤمن[3] ما كان المؤمن فى عون اخيه فانتفعوا بالعظة وارغبوا فى الخير۔

[٤] وعن ابى[4] جعفر عليه السلام من خطا فى حاجة اخيه المؤمن [المسلم - طبا] خطوة كتب الله له بها عشر حسنات وكانت له خيرا من عشر رقاب وصيام شهر واعتكافه فى المسجد الحرام۔

[٥] وعن[5] ابى عبدالله عليه السلام قال: قضاء حاجة

١- الاصل "ومن يسر الله" وليس فى نسخة الطباطبائى لفظ "الله"۔

٢- وهذه الكلمة ليست فى نسخة الطباطبائى۔ ومتن الكافى مختلف ويفهم منه ان عبارت نسختنا مغلوطة ففى الكافى "ومن ستر على مؤمن عورة يخافها ستر الله عليه سبعين عورة من عورات الدنيا والاخرة"۔

٣- نسخة الطباطبائى "عون المؤمنين ما كان المؤمن فى عون اخيه المؤمن فانقفحوا بالعظة وارغبوا فى الخير۔

٤- انظر الحديث الأتى نمرة ٢٩ - الكافى ج ٢ ص ١٩٦ - بحار ج ١٦ ص ٩٤ - الاختصاص للمفيد طبعة ١٣٧٩ھ تهران ص ٢٦ -

٥- الكافى ج ٢ ص ١٩٣ - بحار ج ١٦ ص ٩١ عن صدقة الاحدب -

فرمایا: خداوند عالم اس وقت تک مومن کی مدد کریگا جب تک وہ اپنے بھائی کی مدد کرے۔ اس نصیحت سے فائدہ اٹھاؤ نیکی کی طرف رغبت کرو۔

۴۔ ابو جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص اپنے برادر مومن کی ضرورت کے لیے ایک قدم بھی اٹھائے گا خدا اس کے بدلے دس نیکیاں لکھے گا اور اس کا ثواب دس غلام آزاد کرنے اور ایک مہینہ کے روزے اور مسجد الحرام کے اعتکاف سے بہتر ہو گا۔

۵۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا، مومن کی حاجت پوری کرنا راہ خدا میں جہاد کے لیے ہزار آراستہ گھوڑے دینے اور ہزار غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے۔

المؤمن خیر من حملان[1] الف فرس فی سبیل اللّٰه عزّ وجلّ وعتق الف نسمة۔

وقال[2]: ما من مؤمن یمشی لاخیه فی حاجة اِلّا کتب اللّٰه له بکل خطوة حسنة وحطّ بها عنه سیّئة ورفع له بها درجة۔ وما من[3] مؤمن یفرج عن اخیه المؤمن کربة اِلّا فرّج اللّٰه عنه کربة من کرب الآخرة وما من مؤمن یعین مظلوما اِلّا کان ذٰلک افضل من صیام شهر واعتکافه فی المسجد الحرام۔

[٦] عن نصْر[4] بن قابوس [قال] قلت لابی الحسن الماضی [علیه

١- الکافی ج ٢ ص ١٩٧۔ حُمْلان: بضم الاول ما یحمل علیه من الدواب فی الهبةِ خاصّة۔ وقال فی حدیث آخر "الف فرس مُسْرَجَةٍ ملجَمَةٍ" و نسخة الطباطبائی "حملان فرس"۔

٢ الکافی ج ٢ ص ١٩٧ عن ابراهیم بن عمر الیمانی۔

٣- لعله حدیث مستقل۔

٤- فی لفظ الروایة اغتشاش۔ فلاحظ الحدیث ٣٦ فی الباب۔ وعبارة المجلسیؒ التی نقله عن کتاب المومن بخط الجباعی وکذا فی نسخة الطباطبائی۔ فهی: "بلغنی عن ابیک صلوات اللّٰه علیه انه اتاه آت فاستعان به علی حاجة فذکر له انه معتکف فاتی ابا الحسنؑ فذکر له ذلک فقال: اما علم [علمت] ان المشی فی حاجة المؤمن حتی یقضیها خیر من اعتکاف شهرین متتابعین فی المسجد الحرام بصیامها الخ۔ بحار ج ١٦ ص ٦٥۔

اور فرمایا ہے: جب کوئی مومن اپنے برادر ایمانی کی ضرورت کے لیے دوڑ دھوپ کرتا ہے تو خدا ہر قدم پر ایک نیکی لکھتا اور ایک گناہ کم کرتا ہے اور ایک درجہ بلند کرتا ہے اور جو مومن اپنے مومن بھائی کی کسی تکلیف کو دور کرتا ہے تو خدا اس کے آخرت کے تکالیف میں سے ایک تکلیف کو دور کرتا ہے۔

اور جب بھی مومن کسی مظلوم کی مدد کرتا ہے تو اس کا یہ عمل ایک مہینہ کے روزوں اور مسجد الحرام کے اعتکاف سے بہتر قرار دیتا ہے۔

۶۔ نصر بن قابوس سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوالحسن ماضیؑ سے عرض کی، آپ کے جد بزرگوار کے بارے میں سنا ہے۔

امام حسین علیہ السلام کے پاس ایک سائل آیا، اس سے کہا گیا کہ امام اعتکاف میں ہیں وہ شخص امام حسنؑ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس بات کا ذکر کیا، امام نے فرمایا: مومن کی ضرورت کے واسطے دوڑ دھوپ لگاتار مسجد الحرام میں دو مہینوں کے اعتکاف سے بہتر ہے۔ پھر امام ابوالحسن ماضیؑ نے فرمایا: بلکہ زندگی بھر کے اعتکاف سے بہتر ہے۔

السلام] نلقی عن ابیک انه قال: اتی رجل الی الحسن [علیه السلام] فاستعان به علی حاجة فذکر له انّه معتکف. فاتی الحسن [علیه السلام] فذکر له ذلک. فقال: اما علمت انّ المشی فی حاجة المؤمن خیر من اعتکاف شهرین متتابعین فی مسجد الحرام. ثُمّ قال: ابو الحسن [علیه السلام] ومن اعتکاف الدهر.

[۲] وعن[1] رجل من حلوان قال کنت اطوف بالبیت فاتانی رجل من[2] اصحابنا فسئلنی قرض دینارین وکنت قدطفت خمسة اشواط فقلت له اتمّ اسبوعی ثمّ اخرج فلمّا دخلت فی السادس اعتمد علیَّ ابو عبد الله [علیه السلام] ووضع یده علی منکبی قال، فاتممت

فی هامش نسختی الخطیة" والظاهران الروایة ؟ هکذا!" قال، قلت لابی الحسن الماضی حکی عن جدک الحسینؑ انه اتاه رجل فاستعان به علی حاجته، فیذکرله انه معتکف ثم جاء الرجل الی الحسنؑ بن علیؑ فذکر له ما قاله الحسینؑ ثم قال - الخبر.

۱- الکافی ج ۲ ص ۱۹۷ عن صدقة عن رجل من اهل حلوان — وفی الاصل" عن رجل عن حلوان". وفی نسخة الطباطبائی عن رجل من حلوان" — وفی الاصل" اتم اسبوعین" لکن فی الطباطبائی" اتم اسبوعی" بحارج ۱۶ ص ۷۹ عن صدقة الحلوانی بیننا اطوف الخ.

۲- ابتداء ورقة ۱۰ ب.

۷۔ حلوان شہر کے ایک شخص کا بیان ہے کہ میں خانۂ کعبہ کا طواف کر رہا تھا۔ اتنے میں شیعوں میں سے ایک آدمی آیا اور اس نے مجھ سے دو دینار قرض مانگے اس وقت میں پانچ شوط دوڑ چکا تھا، اس لیے اس سے کہا طواف مکمل کر لوں تو آتا ہوں، ابھی میں چھٹے شوط میں تھا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے میرے کاندھے پر ہاتھ رکھا راوی کہتا ہے میں نے سات دور تو پورے کر لیے مگر حضرتؑ کے سہارے کی وجہ سے دوسرے طواف میں داخل ہو گیا، اب صورت یہ ہوئی کہ ہم جب بھی رکن کی طرف آتے وہ شخص اشارے کرتا تھا۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے دریافت فرمایا تمھیں یہ کون اشارے کر رہا ہے؟ میں نے عرض کی، آپ پر قربان ہوں یہ شخص آپ کے ہوا خواہوں میں ہے مجھ سے دو دینار قرض مانگ رہا تھا، میں نے اس سے کہا طواف مکمل کر لوں تو آتا ہوں۔ یہ سنتے ہی امامؑ نے ہاتھ ہٹا کر فرمایا: جاؤ اور اس کی ضرورت پوری کرو۔ میں سمجھا کہ حضرت فرماتے ہیں جاؤ دونوں دینار اسے دے دو۔ کیونکہ میں نے کہا تھا" میں اس کے ساتھ کچھ سلوک کر چکا ہوں"۔

سبحی دخلت فی الآخر لاعتماد ابی عبدالله [علیه السلام] علیّ فکنت کلما جئنا الی الرکن او ما الی الرّجل. فقال ابو عبدالله علیه السلام، من کان هذا یؤمنی الیک؟ قلت: جعلت فداک، هذا رجل من موالیک، سئلنی قرض دینارین. قلت اتمّ اسبوعی واخرج الیک. قال: فدفعنی ابوعبدالله [علیه السلام] وقال: اذهب فاعطها ایاه، فظننت انه قال فاعطها ایّاه لقولی قد انعمت له فلمّا کان من الغد دخلت علیه وعنده عدّة من اصحابنا یحدّثهم فلمّا رآنی قطع الحدیث وقال: لان امشی مع اخ لی فی حاجة حتی اقضی له، احبّ الیّ من ان اعتق الف نسمة و احمل علی الف فرس فی سبیل الله [عزّ وجلّ] مسرجه ملجّمة.

[۸] وعن ابی جعفر [علیه السلام] قال، قال رسول الله [صلّی الله علیه وآله وسلّم] من سرّ مؤمنا فقد سرّنی ومن سرّنی فقد سرّ الله۔

[۹] عن مسمعٍ قال سمعت الصّادق [علیه السلام] یقول: من نفّس عن مؤمن کربة من کرب الدّنیا نفّس الله [تعالیٰ] عنه کربة من کرب الآخرة وخرج من قبره وهو ثلج الفؤاد۔

۱۔ الکافی ج ۲ ص ۱۹۹ عن مسمع ابی سیار۔ بحار ج ۱۲ ص ۹۰۔

دوسرے دن میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا، وہاں کچھ احباب واصحاب حاضر تھے اور امام ان سے گفتگو فرما رہے تھے۔ مجھے دیکھ کر حضرت نے بات کا رخ موڑا اور فرمایا:

کسی دوست کی حاجت برآری کے لیے دوڑ دھوپ مجھے ہزار غلام آزاد کرنے اور ہزار باساز وسامان گھوڑے راہ خدا میں ہدیہ دینے سے زیادہ پسند ہیں۔

۸۔ ابو جعفر علیہ السلام فرماتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: جو شخص کسی مومن کو خوش کرتا ہے وہ مجھے خوش کرتا ہے اور جو مجھے خوش کرتا ہے وہ خدا کو خوش کرتا ہے۔

۹۔ مسمع کہتے ہیں، امام جعفر صادق علیہ السلام سے میں نے سنا: جو شخص کسی مومن کی دنیاوی تکلیف کو دور کرے گا خدا اس کی آخرت کی تکلیف دور کرے گا اور وہ قبر سے مطمئن و پرسکون محشور ہو گا۔

[۱۰] وعن ابی عبدالله [علیه السلام] قال: من طاف بهذا البیت اسبوعا کتب الله عزّوجلّ له ستة الآف حسنة ومحی عنه ستة الآف سیئة ورفع له ستة الآف درجة۔

وفی روایة ابن عمّار — وقضیٰ له ستة الآف حاجة۔

[۱۱] [وقال[۲] ابوعبدالله علیه السلام: لقضاء حاجة المؤمن خیر من طواف وطواف حتیٰ عدّ عشر مرات]۔

[۱۲] وقال ابوعبدالله علیه السّلام لقضاء[۳] حاجة المؤمن خیر من عتق الف نسمة ومن حملان الف فرس فی سبیل الله۔

[۱۳] وعن[۴] ابی جعفر علیه السّلام من قضیٰ مسلما حاجة ناداه الله عزّوجلّ ثوابک علیّ ولا ارضیٰ

۱۔ الکافی ج ۲ ص ۱۹٤۔

۲۔ وهذه العبارة خاتمة الحدیث فی اصول الکافی وفی نسختی الاصل لیس بموجود و نقلت من نسخة الطباطبائی۔

۳۔ ارجع الحدیث ۵۔ وفی الکافی ج ۲ ص ۱۹۳۔

٤۔ الکافی ج ۲ ص ۱۹٤ عن بکر بن محمد۔ بحار ج ۱٦ ص ۸۸۔ عن حفص عن امیر المومنینؑ مصادقة الاخوان باب ۲٤۔ ص ۸۔ عن الصادق علیه السلام۔ ثواب الاعمال ص ۱۸۱۔

۱۰۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص خانۂ کعبہ کا ایک کامل طواف کرے خداوند عالم چھ ہزار نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھتا ہے اور چھ ہزار برائیاں اس کے نامۂ اعمال سے مٹاتا ہے اور چھ ہزار درجے اس کے بڑھاتا ہے۔

ابن عمار کی روایت میں ہے ــــ چھ ہزار حاجتیں پوری کرتا ہے۔

۱۱۔ اور ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: مومن کی حاجت برآری، طواف اور طواف ـــ دس مرتبہ فرمایا ـــ سے بہتر ہے۔

۱۲۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: مومن کی حاجت پوری کرنا ہزار غلام آزاد کرنے اور ہزار سجے ہوئے گھوڑے راہ خدا میں ہدیہ دینے سے بہتر ہے۔

۱۳۔ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص کسی مسلمان کی ضرورت پوری کرتا ہے خداوند عالم اسے صدا دیتا ہے کہ تیرے اس عمل کا بدلہ میرے ذمّہ ہے، اور جنّت سے کم ثواب پر میں خوش نہیں ہوں گا۔

لكثوابًا دون الجنّة[1]۔

[۱٤] وعنْ ابی عبد الله [علیه السّلام][2]: ایّما مؤمن سئله اخوه المؤمن حاجة و هو یقدر علی قضائها فردّه منها سلّط الله علیه شجاعا فی قبره ینهش من اصابعه۔

[۱۵] وعن ابی جعفر [علیه السلام] قال من قضی لاخیه المؤمن حاجة کتب الله بها عشر حسنات و محیٰ عنه عشر سیّئاتٍ و یرفع له بها عشر درجات وکان عدل عشر رقاب وصوم شهر و اعتکافه فی المسجد الحرام۔

[۱٦] وعنّ الصّادق [علیه السلام] من فرّج عن اخیه المسلم کربة فرّج الله عنه کربة یوم القیمة ویخرج من قبره مثلوج الصّدر [الفؤاد - طبا]۔

[۱۷] وعن ابی ابراهیم الکاظم [علیه السّلام] قال[4]: من فرّج عن اخیه المسلم کربةً فرّج الله بها عنه کربته یوم القیمة۔

۱۔ نسخة البدل "العرش"۔

۲۔ بحار ج ۱٦ ص ۹۰ وفی هذا الکتاب باب ۸ حدیث ۹۔

۳۔ الکافی ج ۲ ص ۱۹۹ بحار ج ۱٦ ص ۹۰۔ وفی هذا الکتاب الحدیث التاسع۔

٤۔ بحار ج ۱٦ ص ٦۳ والمروی عنه غیر مذکور۔

۱۴۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: اگر کسی مومن سے کوئی مومن سوال کرے اور وہ اسے پورا کر سکتا ہو، پھر پورا نہ کرے تو خداوند عالم قبر میں اس پر ایک اژدہا مسلط کرتا ہے جو اس کی انگلیاں چباتا ہے۔

۱۵۔ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص اپنے برادر ایمانی کی حاجت پوری کرتا ہے اللہ اس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھتا ہے، دس برائیاں مٹاتا ہے اور دس درجے بلند کرتا ہے اس کا یہ عمل دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہے ایک مہینہ کے روزوں اور مسجد الحرام میں اعتکاف کے برابر ہے۔

۱۶۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی ایک پریشانی دور کرے گا خدا قیامت کے دن اس کی پریشانی دور کرے گا۔ اور وہ قبر سے پر سکون محشور ہو گا۔

۱۷۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان دوست کی ایک پریشانی دور کرے گا اللہ روز قیامت اس کی پریشانی دور کریگا

[۱۸] وعن[1] ابی جعفر علیه السلام : قال فیما ناجی الله به عبده موسیٰ بن عمرانؑ ان قال : انّ لی عبادا ابیحهم جنّتی واحکمهم فیها . قال موسیٰ : یا ربّ من هؤلاء الّذین تبیحهم جنّتک وتحکمهم فیها . قال : من ادخل علی مؤمن سرورا ثمّ قال : انّ مؤمناً کان فی مملکة جبّار وکان مولعابه[2] فهرب منه الی دار الشّرک ونزل برجل من اهل الشّرک فالطفه وارفقه [وواتقه . طبا] واضافه [وصافحه . طبا] فلمّا حضره الموت اوحی الله عزّ وجلّ الیه وعزّتی وجلالی لو کان فی جنّتی مسکن لمشرک لاسکنتک فیها ولٰکنها محرّمة علیٰ من مات مشرکا . ولٰکن یا نار هاربیه ولا تؤذیه قال : ویؤتیٰ برزقه طرفی النهار قلت : من الجنّة ؟ قال : او من حیث شاء الله عزوجل .

[۱۹] وعن[3] ابی عبدالله علیه السلام قال من قضیٰ لمسلم

---

۱ - الکافی ج ۲ ص ۱۸۸ . بحار ج ۱۶ ص ۸۰ .

۲ - الکافی ج ۲ ص ۱۸۸ وفیه " فولع " بدل " مولعاً " و " هیدیه " مکان هاربیه - ولع : استخف . وهیدیه : ازعجیه وحرکیه واصلحیه .

(کتبت هذه الاحادیث وشرحها فی جوار مشهد الکاظمینؑ ببغداد ۲۷ محرم ۱۳۸۹ هـ . والحمد لله علیٰ ذٰلک) .

۳ - مصادقة الاخوان باب ۳۹ .

۱۸۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: خداوند عالم نے اپنے بندۂ خاص حضرت موسیٰؑ بن عمران پر وحی کی: میرے کچھ ایسے بندے ہیں جنھیں میری جنت میں عام اجازت ہوگی، میں انھیں جنت کا حاکم بنادوں گا حضرت موسیٰؑ نے پوچھا، پروردگارا! وہ لوگ کون ہوں گے، جنھیں جنت میں سب حقوق حاصل ہوں گے اور ان کو وہاں کی حکومت دے گا؟ خداوند عالم نے فرمایا: جو لوگ مومن کو خوش کریں گے۔

امامؑ نے فرمایا: ایک مومن، جبار کی حکومت میں رہا کرتا تھا، جبار اس بے چارے کو دکھ دیتا رہتا تھا، آخر وہ مرد مومن اس کے علاقے سے نکل کر ایک مشرک حاکم کے علاقے میں چلا گیا اور ایک مشرک کے یہاں اترا ۔ اس مشرک نے مومن کے ساتھ بڑی نرمی، مہربانی اور حسن سلوک کیا۔ جب اس کی موت کا وقت آیا تو خداوند عالم نے فرمایا: میں اپنی عزت وجلال کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر میری جنت میں ایک مشرک کا بھی گھر ہوتا تو میں تجھے ضرور دیتا۔ لیکن میری جنت ہر اس شخص پر حرام ہے جو شرک کی حالت میں مرے۔ ہاں، اے جہنم کی آگ تو اس شخص سے دور رہ اور تکلیف نہ دے۔ حضرت نے فرمایا: وہیں اسے دو وقت روزی پہنچے گی۔ سائل نے پوچھا، جنت سے؟ فرمایا: جہاں سے خدا کی مرضی ہوگی۔

۱۹۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص کسی مسلمان کی حاجت پوری کرے گا۔ خدا اس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھے گا، دس گناہ کم کر دے گا، دس درجے بڑھائے گا اور خدا اپنے سایۂ رحمت میں اس وقت جگہ دے گا جب کہ اس کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔

حاجة كتب الله له عشر حسنات ومحى عنه عشر سيئآت ورفع له عشر درجات ، واظلّه الله عزّ وجلّ فى ظلّه يوم لا ظلّ الا ظلّه .

[۳۰] روى ابو حمزه عن احدهما [عليهما السلام] ايما مسلم اقال مسلما ندامة فى بيع اقاله الله [عزّ وجلّ] عذاب يوم القيمة .

[۳۱] وعن ابى عبد الله [عليه السلام] قال من ادخل على مؤمن سرورا خلق الله عزّ وجلّ من ذلك السّرور خلقا فيلقاه عند موته فيقول له : ابشر يا ولى الله بكرامة من الله ورضوان . ثم لا يزال معه حتى يدخل قبره ، فيقول له مثل ذلك [فلا] يزال معه فى كلّ هول يبشّره ويقول له من انت رحمك الله ؟ فيقول : انا السّرور الّذى ادخلت على فلان .

[۳۲] وعن ابى عبد الله عليه السلام : قال من احبّ الاعمال

۱- مصادقة الاخوان باب " ثواب اقالة الاخ اخاله " ص ۱۰ عن ابى عبد الله .

۲- الكافى ج ۲ ص ۱۹۱ بحار ج ۱۶ ص ۸۳ ص ۱۱ ونسخة الطباطبائى " مسلما ندامة اقاله الله " .

۳- الاضافة من الكافى ونسخة الطباطبائى .

٤- الكافى ج ۲ ص ۱۹۲ بالاسناد عن هشام بن الحكم . الوافى م ۳ ص ۱۱۴ بحار ج ۱۶ ص ٤۹ و ۸۱ ويعينه الفاظ الحديث على ص ۸۳ س ۲۰ .

۲۰۔ ابو حمزہ نے امامؑ سے روایت کی ہے: جو مسلمان کسی کے سودے میں رعایت اور کمی کرے گا خدا اس کے عذاب میں قیامت کے دن کمی کرے گا۔

۲۱۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص کسی مومن کو خوش کریگا خدا اس خوشی کو ایک صورت عطا کرے گا جو اس سے مرنے کے وقت ملے گی اور اس سے کہے گی۔ اے خدا کے دلی! خدا کی دی ہوئی کرامت و رضا مبارک ہو۔ پھر وہ خوشی اس کے ساتھ رہے گی، جب اسے قبر میں اتارا جائے گا تو پھر یہی کہے گی۔ اس کے بعد قیامت کے ہر خطرناک مرحلہ میں اس کے ساتھ رہے گی۔ یہاں تک کہ وہ شخص پوچھے گا، تو کون ہے؟ وہ جواب دے گی، میں وہ خوشی ہوں جسے تم نے فلاں شخص کے دل میں پیدا کیا تھا۔

۲۲۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: خدا کا پسندیدہ ترین کام یہ ہے کہ مومن اپنے مومن بھائیؑ کو خوش کرے۔ اس کا شکم سیر کرے، اس کی تکلیف دور کرے، اس کے قرض کو ادا کرے۔

على الله عزّ وجلّ إدخال السرور على أخيه المؤمن وإشباع جوعته أو تنفيس كربته أو قضاء دينه.

[٣٣] وعن أبي جعفر عليه السّلام قال: قال رسول الله [صلّى الله عليه وآله وسلّم] من أكرم أخاه المسلم بمجلس يكرمه أو بكلمة يلطفه بها أو حاجة يكفيه إيّاها لم يزل في ظلّ من الملائكة ملكان بتلك المنزلة.

[٣٤] وعن أبي عبد الله عليه السّلام قال أوحى الله عزّ وجلّ إلى موسى[٢] [بن عمران] إنّ من عبادي من يتقرّب إليّ بالحسنة. فاحكّمه بالجنة. قال: يا ربّ وما هذه الحسنة؟ قال[٣]: يدخل على مؤمن سروراً.

١- بحار ج ١٦ ص ٩٨ عن نوادر الراوندي باختلاف قليل. في الأصل "عن الملائكة ملكان بتلك". وفي نسخة الطباطبائي "من الملائكة ما كان بتلك المنزلة".

٢- الكافي ج ٢ ص ١٩٥ بحار ج ١٦ ص ٨٨ مطابق للمتن وإضافة "بن عمران" عن نسخة الطباطبائي.

٣- البحار ج ١٦ ص ٨٦. الكافي "قال يمشي مع أخيه المؤمن في قضاء حاجته قضيت أو لم تقض" ص ١٩٦ وليس فيه هذا الجواب.

۲۳۔ ابو جعفر علیہ السّلام فرماتے ہیں: رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی کسی محفل میں عزت افزائی کرے گا، یا کسی جملے سے اس کو خوش کرے گا یا اس کی حاجت براری کرے گا وہ فرشتوں کے سایہ میں اسی طرح کی عزّت کے ساتھ رہے گا۔

۲۴۔ ابو عبداللہ علیہ السّلام نے فرمایا: خدا نے حضرت موسیٰؑ کو وحی کی کہ میرے بندوں میں ایسے لوگ بھی ہیں جو حسنہ کے ذریعہ مجھ سے قریب ہوتے رہتے ہیں میں ان کے لیے جنت کا حکم دیتا ہوں۔ حضرت موسیٰؑ نے پوچھا، پروردگارا! وہ حسنہ کیا ہے؟ فرمایا: مومن کے دل کو خوش کرنا۔

[۲۵] وعن[1] ابی عبدالله علیه السّلام قال: مشی المسلم فی حاجة المسلم خیر من سبعین طوافا بالبیت الحرام۔

[۲۶] وعن[2] ابی عبدالله [علیه السّلام] قال: انّ مما یحبّ الله من الاعمال، ادخال السّرور علی المسلم۔

[۲۷] عن[3] صفوان قال: کنت عند ابی عبدالله [علیه السّلام] یوم التّرویة فدخل علیه هارون [لعله - میمون] القداح فشکی الیه تعذر الکراء۔ فقال لی: قم فاعن اخاک۔ فخرجت معه۔ فیسّرالله له الکراء فرجعت الی مجلسی فقال: ما صنعت فی حاجة اخیک المسلم؟ قلت: قضاها الله تعالی! فقال: اما انک ان تعن اخاک احبّ الیّ من طواف اسبوع بالکعبة۔ ثمّ قال: انّ رجلاً اتی الحسن بن علی [علیه السّلام] فقال: بابی انت وامی یا ابا محمد۔ اعنّی علی حاجتی فانتعل[4] وقام معه فمرّ علی الحسین بن علی

۱- بحار ج ۱۶ ص ۸۸ عن کتاب الاختصاص۔

۲- الکافی ج ۲ ص ۱۸۹ بالاسناد عن ابی جعفر عن رسول الله ان احب الاعمال الی الله الخ۔

۳- الکافی ج ۲ ص ۱۹۸ بحار ج ۱۶ ص ۹۵ س ۱۴- والشاکی فیه: فی مصادقة الاخوان ص ۸۶ المیمون القداح بدل هارون القداح۔

٤- الطباطبائی "فانتقل"۔

۲۵۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: مسلمان کا مسلمان کی ضرورت کے لیے دوڑ دھوپ کرنا بیت الحرام کے ستر طوافوں سے بہتر ہے۔

۲۶۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: مسلمان کے دل کو خوش کرنا خدا کا محبوب عمل ہے۔

۲۷۔ صفوان کہتے ہیں میں ابو عبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں ترویہ کے دن حاضر تھا، اتنے میں ہارون قدّاح (آنکھوں کا آپریشن کرنے والا طبیب) حاضر ہوئے اور کرایہ سواری کی باتیں کرنے لگے۔ حضرت نے مجھے حکم دیا: اٹھو، اور اپنے بھائی کی مدد کرو۔ میں ہارون کے ساتھ گیا اور خدا نے ان کے لیے سواری کا انتظام کروا دیا۔ جب حضور میں آیا تو امامؑ نے دریافت فرمایا: اپنے مسلمان بھائی کی ضرورت کے سلسلے میں کیا کیا؟ میں نے جواب دیا، خدا نے ان کا کام کروا دیا۔ آپ نے فرمایا: دیکھو! تمھارا اپنے بھائی کی مدد کرنا مجھے کامل طواف کعبہ سے زیادہ پسند ہے۔ پھر ارشاد کیا: ایک شخص امام حسنؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی، اے ابو محمدؑ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، میری ایک ضرورت پوری کر دیں۔ حضرت نے کفش پہنی اور اس کے ساتھ روانہ ہو گئے۔ راستہ میں امام حسین علیہ السلام کو ملاحظہ فرمایا کہ حضرت نماز میں مصروف ہیں۔ آپ نے اس سے پوچھا، تم ابو عبداللہؑ کے پاس گئے تھے؟ جواب ملا، جی، میں نے حاضری دی تھی لیکن مجھے بتایا گیا کہ حضور اعتکاف میں ہیں۔ امام حسنؑ نے فرمایا: لیکن اگر وہ تمھاری ضرورت میں تمھاری مدد فرماتے تو ان کو ایک مہینہ کے اعتکاف سے زیادہ ثواب ملتا۔

علیهما السلام وهو قائم یصلّی فقال له این کنت عن ابی عبد الله ، تستعینه علی حاجتک ؟ قال قد فعلت فذکر لی انّه معتکف فقال اما انّه ، لو اعانک علی حاجتک ؟ لکان خیرا له من اعتکافه شهرا -

[۲۸] وعن ابی جعفر علیه السّلام قال : ما من عمل یعمله المسلم احبّ الی الله عزّ وجلّ من ادخال السّرور علی اخیه المسلم - وما من رجل یدخل علی اخیه المسلم بابا من السّرور الّا ادخل الله عزّ وجلّ علیه بابا من السّرور -

[۲۹] وعن ابی الحسن علیه السّلام [انّ الله] عزّ وجلّ جنّة ادّخرها لثلاث : امام عادل و رجل یحکم اخاه المسلم فی ماله و رجل یمشی لاخیه المسلم فی حاجة - قضیت له آو لم تقض -

[۳۰] عن محمد مروان عن احدهما قال : مشی الرجل فی حاجة اخیه المسلم تکتب له[۲] عشر حسنات وتمحی عنه عشر سیئات ، ویرفع له عشر درجات ویعدل عشر رقاب - وافضل من اعتکاف شهر فی المسجد الحرام وصیامه -

---

۱ - الکافی ج ۲ ص ۱۹۶ عن ابی عبد الله بحار ج ۱۶ ص ۹۴ - مصادقة الاخوان ص ۶۰ ولیس فی هذه النسخ لفظ "صیامه" -

۲ - نسخة الطباطبائی "نکتب" -

۲۸۔ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا: مسلمان کے اعمال میں خدا کو سب سے زیادہ مسلمان کا مسلمان کو خوش کرنا پسند ہے۔ جو شخص کسی مسلمان کو خوشی کے ایک دروازے میں لے جاتا ہے خدا قیامت کے دن اسے بھی سرور و مسرت کے دروازے میں جانے کی اجازت دے گا۔

۲۹۔ ابوالحسن علیہ السلام نے فرمایا: خدا نے اپنی ایک جنت تین لوگوں کے لیے رکھی ہے۔ امام عادل، وہ مسلمان جو اپنے بھائی کو تصرف کا اختیار دے دے اور وہ شخص جو اپنے مسلمان بھائی کی ضرورت کے لیے دوڑ دھوپ کرے خواہ وہ ضرورت پوری ہو یا نہ ہو۔

۳۰۔ محمد بن مروان نے امام (جعفر صادقؑ) سے روایت کی ہے: برادر مسلم کی ضرورت کے لیے کسی انسان کی دوڑ دھوپ کے صلہ میں دس نیکیاں لکھی جاتی اور دس برائیاں کاٹی جاتی ہیں اور اس کے دس درجے بلند کیے جاتے ہیں۔ اس کا ثواب دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔ اس کا عمل مسجد الحرام میں ایک مہینہ کے اعتکاف اور ایک مہینہ کے روزے کے برابر ہے۔

[٣١] وعن ابی جعفر [علیه السلام] قال من مشی فی حاجة لاخیه المسلم حتی یُتِمّها اثبت الله قدمیه یوم تزل الاقدام.

[٣٢] وعن[1] ابی عبدالله علیه السلام قال: قال النبیّ [صلی الله علیه وآله وسلّم] من اعان اخاه اللهفان[2] اللهبان من غمّ او کربة کتب الله عزّ وجل له اثنتین وسبعین رحمة عجّل له منها واحدة [یصلح] بها امر دنیاه وواحدة وسبعین لاهوال الآخرة.

[٣٣] وعن[3] ابی عبدالله [علیه السلام] قال: قال رسول الله [صلی الله علیه وآله وسلم] من اکرم مؤمنا فانما یکرم الله عزّ وجلّ.

[٣٤] وعن ابی عبدالله [علیه السلام] فی حاجة الرّجل الی اخیه المسلم ثلاث: تعجیلها وتصغیرها وسترها. فاذا اعجّلتها هنّیتها، واِذ اصغرتها فقد عظّمتها واِذا

١- ارجع الی الحدیث ٣٩ فی هذا الباب.

٢- فی نسخة الاصلیة "للهبان" بدل "لهبان". وهو بالباء المتحرکة هو اتقاد النار وهو صفة المشبهة.

٣- الکافی ج ٢ ص ٢٠٦ - الوافی م ٣ ص ١١٥ باختلاف العبارة - بحار ج ١٦ ص ٩٠ وفی آخر الروایة "فما ظنکم بمن یکرم الله ان یفعل".

۳۱۔ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا! جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی حاجت برآری میں کوشش کرے اور اسے پورا بھی کر دے تو خداوند عالم اس دن اس کے قدم نہ ڈگمگانے دے گا جس دن تمام قدم ڈگمگا رہے ہوں گے۔

۳۲۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حضرت رسالت مآبؐ کا ارشاد ہے! جو شخص اپنے بھائی کی غم و الم سے ہانپتے کانپتے وقت مدد کرے گا۔ خداوند عالم بہتّر رحمتیں اسے عطا فرمائے گا۔ جن میں سے ایک رحمت تو فوری طور پر اس کے دنیاوی معاملات میں عطا ہو گی اور اکہتّر رحمتیں آخرت کے خوفناک مراحل میں عطا ہوں گی۔

۳۳۔ ابو عبداللہ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد کیا: جو شخص کسی مومن کی عزت و تکریم کرتا ہے وہ خداوند عالم کی عظمت کا اظہار کرتا ہے۔

۳۴۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: مومن جب اپنے بھائی سے کوئی حاجت بیان کرے تو اسے تین باتیں ملحوظ رکھنا چاہیے۔ جلدی کرنا، بات کو معمولی سمجھنا اور اس حاجت کو چھپانا ــــ جب حاجت برآری میں جلدی کرتا ہے تو گویا اسے آسان بنا دیتا ہے اور جب اسے معمولی سمجھتا ہے تو بات کی بڑائی کا خیال کرتا ہے اور جب اسے چھپاتا ہے تو اس کی آبرو بچا لیتا ہے۔

سترتها فقد صينتها [صنتها - طبا طبائي].

[۳۵] وعن ابی عبد الله [علیه السلام] ایما مؤمن اقرض [یقرض] مؤمناً قرضاً یلتمس وجه الله عز وجل کتب الله له اجره بحسنات الصادقین - [بحساب الصدقة - طبا].

وما من مؤمن یدعو لاخیه بظهر الغیب إلاّ وکّل الله عزّ وجل به ملکاً یقول ولک مثله.

وقال: دعاء المؤمن[2] یدفع عنه البلاء ویدرّ علیه الرزق.

[۳۶] عن ابراهیم التیمی قال: کنت فی الطواف إذ اخذ ابوعبد الله [علیه السلام] بعضدی[3]، فسلّم علی ثم قال: الا اخبرک بفضل الطواف حول هذا البیت؟ قلت: بلی، قال أیّما مسلم طاف حول هذا البیت اسبوعاً، ثم آتی المقام وصلی خلفه رکعتین

۱- وهو حدیث مستقل فی الکافی ج ۲ ص ۵۰٤ باختلاف فی بعض الکلمات.

۲- بحار ج ۱٦ ص ۹۱، عن عبدالله بن سنان عن ابی عبدالله[ع] دعاء المرء لاخیه الخ واضافة کلمة "البلاء" عن البحار وعن نسخة الطباطبائی.

۳- بحار ج ۱۱ ص ۹۰ باختلاف الالفاظ وص ۹۲ - نسخة الطبا طبائی "ما افاد المؤمن من فائدة".

۳۵۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا: جو مومن کسی مومن کو قربت ورضائے خدا کے لیے قرض دیتا ہے تو خداوند عالم اس کے صلہ صادقین کے حسنات جیسا عطا فرماتا ہے۔ جب بھی کوئی مومن اپنے بھائی کے لیے اس کی عدم موجودگی میں دعا کرتا ہے، خداوند عالم ایک فرشتہ متعین کرتا ہے جو کہتا ہے۔ "ایسی ہی اچھی بات خدا تیرے لیے کرے"۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مومن کی دعا مومن کے لیے بلائیں دور کرتی اور روزی میں برکت دیتی ہے۔

۳۶۔ ابراہیم تیمی طواف کر رہے تھے۔ اتنے میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے آکر بازو پکڑا اور سلام کیا پھر فرمانے لگے: خانہ کعبہ کے طواف کا مرتبہ بتاؤں کیا ہے؟ ابراہیم نے عرض کی، فرمائیے۔ امام نے فرمایا: جو مسلمان اس گھر کا طواف کامل کرے پھر مقام پر آئے اور کعبہ کے سامنے دو رکعتیں ادا کرے۔ خدا اس کے نامۂ اعمال میں ہزار نیکیاں لکھتا، ہزار برائیاں مٹاتا ہے۔ اس کے ہزار درجے بڑھتے اور ہزار شفاعتیں حاصل ہوتی ہیں۔ پھر فرمایا: اس سے بڑی بات بتاؤں؟ ابراہیم نے عرض کی: ارشاد۔ فرمایا: مسلمان شخص کی حاجت برآری سات شوط۔ دس مرتبہ فرمایا — طواف سے بہتر ہے۔ پھر فرمایا: ابراہیم! مال کے اس فائدے سے جو دیر میں حاصل ہو مومن کو درحقیقت فائدہ نہیں ہوتا۔ مال تو ان دو بھیڑیوں سے زیادہ نقصان رساں ہے۔ جو بکریوں کے ایسے گلے میں گھس جائیں جس گلہ کا مالک مرگیا ہو۔ ایک بھیڑیا گلہ کے اگلے حصہ پر ٹوٹ پڑے اور دوسرا آخری حصہ پر — تمہارے خیال میں وہ دونوں بھیڑیئے کیا کریں گے؟ ابراہیم نے عرض کی۔ خدا آپ کے

كتب الله له الف حسنة و محى عنه الف سيّئة
و رفع له الف درجة و اثبت له الف شفاعة
ثم قال: آلا اخبرك بافضل من ذلک ؟ قلت: بلی!
قال: قضآء حاجة امرئ مسلم افضل من طواف اسبوع
واسبوع، حتی بلغ عشرة ثم قال: یاابراهیم! ما اناد
مؤمن ناشدة اضرّ علیه من مال یفیده، المال آضر
علیه من ذئبین ضاربین فی غنم قد هلکت رعاتها
واحد فی اولها واٰخرُ فی اٰخرها. ثم قال: فما ظنک بهما
[فی الاصل - بما] ؟ قلت: یفسدان اصلحک الله - قال:
صدقت. إن ایسر ما یدخل علیه آن یاتیه اخوه المسلم
فیقول: زوّجنی ؟ فیقول، لیس لک مال.

[۳۷] عنْ ابان بن تغلب قال: سئلت اباعبدالله علیه السّلام عن حقّ المؤمن علی المؤمن. فقال: حق المؤمن اعظم من ذلک لوحدثتکم به لکفرتم. انّ المؤمن إذا خرج من قبره خرج معه مثال من قبره. فیقول له: إ بشر بالکرامة من ربّک والسّرور. فیقول له بشرک الله بخیر ثمّ یمضی معه یبشره

۱- فی الاصل" وقال" بدل "قال". الکافی ج ۲ ص ۱۹۰ و ۱۹۱ بحار ج ۱ ص ۸۲. والحدیث مسلسل من دون کلمة "ورداه عن غیره قال".

حالات بہتر کرے، بھیڑیئے گلے کو تباہ کر دیں گے ۔ فرمایا: سچ کہا۔ یہی حال اس شخص کا ہے کہ جب کوئی مسلمان کسی بھائی کے پاس شادی کا پیغام لے کر جائے اور وہ شخص یہ کہکر رد کر دے کہ تمھارے پاس مال تو ہے نہیں۔

۳۷۔ ابان بن تغلب سے روایت ہے، کہ میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے مومن کے حق دریافت کیے۔ حضرت نے فرمایا: مومن کا حق تو اس قدر زیادہ اور بلند ہے کہ اگر میں بیان کروں تو شاید دین کا انکار کر دو۔ مومن جب قبر سے نکلتا ہے تو اس کے ساتھ ایک (ہمزاد) تمثال بھی باہر آتی ہے اور کہتی ہے۔ تجھے اپنے رب کی طرف سے ملی ہوئی کرامت و مسرت کا مژدہ ہے۔ وہ شخص کہے گا۔ خدا تجھے بھی بہتری کی بشارت دے۔ پھر وہ تمثال اس مومن کو اسی طرح بشارت دیتی رہے گی۔

بمثل ذلک —
ورواه عن غيره :

قال: فاذا مرّ بهول قال :ليس هذا لک واذا مرّ بخير قال هذا لک . فلا يزال معه [يا منه و] يؤمنه مما يخاف ويبشّره بما يحبّ حتّى يقف معه بين يدى الله عزّ وجل . فاذا امر به الى الجنّة قال له المثال ابشر بالجنة فانّ الله قد امربک الى الجنة فيقول له، من انت ؟ يرحمک الله بشّرتنى حين خرجت وانستنى فى طريقى وقربتنى [وخبرتنى - طبا] عن ربّى ! فيقول : أنا السّرور الّذى كنت تدخله على اخوانک فى الدّنيا خلقت منه لابشرک واونس وحشتک .

[٣٨] وعن ابى عبد الله عليه السّلام قال اوحى الله عزّ وجل الى داؤد [عليه السلام] ان العبد من عبادى ليأتينى بالحسنة ؛ فابيحه جنّتى فقال داؤد [عليه السلام] يا رب وما تلك الحسنة ؟ قال يدخل على عبدى المؤمن سرورا ولو بتمرة . قال داؤد [عليه السّلام] حقّ لمن عرفک ان لا يقطع رجاؤه منک .

١- انظر الى حديث ٢٣ فى هذا الباب . والكافى ٢ ص ١٨٩ بحار ج ١٦ ص ٧٩ و ١٢٣ معانى الاخبار طبع تهران ١٣٧٩ هـ ص ٣٧٤.
-"فادخله الجنّة" - وحق على من عرفک " -

ابان کے علاوہ دوسرے راوی نے کہا: جب وہ مومن کسی خوف کے مرحلے سے گزرے گا تو (ہمزاد) تمثال کہے گی، یہ تیری منزل نہیں ہے اور جب کسی خوش گوار مرحلہ سے گزرے گا تو تمثال کہے گی۔ یہ تمہاری منزل ہے۔

یونہی وہ خوفناک منزلوں سے مطمئن اور پسندیدہ مرحلوں میں بشارت دیتی رہے گی۔ آخر کار حضور خداوندی میں حاضری ہوگی۔ جب اس شخص کو جنّت میں جانے کا حکم ہوگا تو تمثال کہے گی۔ جنت مبارک ہو خدا نے تمھیں جنّت جانے کا حکم دیا ہے۔ وہ شخص پوچھے گا۔ تم ہو کون؟ خدا تم پر رحم کرے۔ جب دنیا سے چلا تو تم نے بشارت دی، راستے میں دل بہلایا، پروردگار کے حضور میں پہنچایا۔ تمثال کہے گی۔ میں وہ خوشی ہوں جسے تم نے دنیا میں اپنے بھائیوں کے دلوں میں داخل کیا تھا۔ میں اسی سے خلق ہوئی ہوں کہ تمھیں بشارتیں دوں اور تنہائی میں مونس و ہمدرد رہوں۔

۲۸۔ ابو عبداللہ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ خداوند عالم نے داؤد علیہ السلام پر وحی کی۔ میرے بندوں میں ایسا شخص بھی ہوگا جو حسنہ پیش کرے گا اور میں اپنی جنّت مباح کردوں گا۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کی۔ پروردگار وہ "حسنہ" کیا ہوگا؟ ارشاد ہوا۔ میرے مومن کے دل کو خوش کرے گا، چاہے ایک کھجور ہی دے کر ہو۔ حضرت داؤدؑ نے فرمایا: (پروردگار) جو تیری معرفت رکھتا ہے۔ اس پر حق ہے کہ تجھ سے کبھی مایوس نہ ہو۔

[۳۹] وعن ابی عبد اللہ [علیہ السلام] قال: ان المسلم اذا جاءہ اخوہ المسلم، فقام معہ فی حاجتہ کان کالمجاھد فی سبیل اللہ عز وجل۔

[۴۰] عن ابی عبد اللہ [علیہ السلام] قال: من اعان اخاہ المؤمن [المسلم۔طبا] اللھبان اللھفان عند جھدہ فنفس کربتہ واعانہ علی نجاح حاجتہ کانت لہ بذلک اثنان وسبعون رحمۃ من اللہ عز وجل یعجل لہ منھا۔ واحدۃ یصلح بھا امر معیشتہ ویدخرلہ واحدۃ وسبعون رحمۃ لحوائج القیمۃ واھوالھا۔

۱۔ الکافی ج ۲ ص ۱۹۹ ثواب الاعمال وعقاب الاعمال ص ۱۴۳۔ بحار ج ۱۶ ص ۹۰ عن زید الشحام قال سمعت اباعبداللہ "من اغاث" بدل "من اعان" و "اللھشان" بدل "اللھبان" واثنتین وسبعین" "واحدی وسبعین، لافزع یوم القیمۃ واھوالہ" بحار ج ۱۶ ص ۱۲۳۔ والحدیث فی ھذا الباب علی نمرہ ۳۱۔ ونسخۃ الطباطبائی "لحوائج الاخرۃ واھوالھا"۔ ثواب الاعمال ص ۱۴۳۔

۳۹۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: جب کسی مسلمان کے پاس کوئی مسلمان اپنی حاجت لیکر آتا ہے اور وہ شخص اسی وقت اس کا کام کرنے کے لیے اٹھ کھڑا ہوتا ہے تو اسے وہ حیثیت حاصل ہوتی ہے جیسے راہ خدا کا مجاہد۔

۴۰۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص اپنے مصیبت زدہ، پریشان حال مومن بھائی کی مدد کرے گا اور زحمتوں کے وقت اس کی تکلیف دور کرے گا اور اس کی ضرورتوں کو پورا کرنے میں مدد دے گا تو اس کے صلے میں اسے بہتر درجے رحمت کے عطا ہوں گے۔ ان میں ایک رحمت ایسی ہوگی کہ اس کی معیشت اور دنیاوی زندگی مستفید ہوگی اور اکہتر رحمتیں قیامت کے دن پیش آنے والی ضرورتوں میں کام آئیں گی۔

باب: ۶

زیارۃ المؤمن وعیادته

[۱] عن النبی [صلی اللّٰه علیه وآله وسلم] انه قال: ایما مؤمن عاد مریضا فی اللّٰه خاض الرحمة خوضاً۔ واذا قعد عنده استنقع استنقاعًا۔ فان عاده غدوة صلی علیه سبعون الف ملک الی ان یمسی۔ وان عاده عشیة صلی علیه سبعون الف ملک الی ان یصبح۔

[۲] وعن[۱] ابی عبد اللّٰه علیه السلام ایما مؤمن عاد اخاه المؤمن فی مرضه حین یصبح صلی علیه سبعة و سبعون الف ملک۔ فاذا قعد عنده غمرة[۲] الرحمة و استغفروا له حتی یمسی۔ فان عاده مسآءً کان له مثل ذلک حتی یصبح۔

[۳] وعن[۳] ابی جعفر [علیه السلام] قال: ان العبد المسلم

۱۔ الکافی "الفروع" کتاب الجنائز ص ۳۴، طبعة قدیمه "حین یصبح شیعه سبعون الف ملک"۔

۲ نسخة الطباطبائی "قعد عنده غمرته الرحمة واستغفرله"۔

۳ الکافی ج ۲ ص ۱۷۵۔ بحار ج ۱۶ ص ۹۹ و ۱۰۱۔

۶۔ مومن کی ملاقات و مزاج پرسی

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو مومن رضائے خدا کے لیے کسی مریض کی عیادت کرتا ہے۔ وہ رحمتوں میں ڈوبتا ہے اور جب وہ مزاج پرسی کرتا ہے تو وہ خدا سے بھرپور فائدے حاصل کرتا ہے۔ اگر وہ صبح کو عیادت کرتا ہے تو ستر ہزار فرشتے شام تک اس کے لیے رحمت طلب کرتے ہیں اور اگر شام کو جاتا ہے تو ستر ہزار ملائکہ صبح تک اس کے لیے رحمت کی دعا کرتے ہیں۔

۲۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام فرماتے ہیں: جو مومن اپنے برادر مومن کی بیماری میں صبح کے وقت مزاج پرسی کے لیے جاتا ہے اس کے لیے ستر ہزار فرشتے رحمت کی دعا کرتے ہیں اور اگر اس کے پاس جا کر بیٹھتا ہے تو رحمتیں ڈھانپ لیتی ہیں اور شام تک اس کے واسطے مغفرت کی دعا کرتے ہیں اور اگر شام کو عیادت کرتا ہے تو فرشتے صبح تک دعائے مغفرت کرتے ہیں۔

۳۔ ابو جعفر علیہ السلام فرماتے ہیں: جب مسلمان شخص خوشنودی و رضائے خدا کے لیے اپنے بھائی سے ملنے جاتا ہے تو خداوند عالم کے ستر ہزار فرشتے اس کی منزل تک صدا دیتے رہتے ہیں، ''تم خوش و خرم رہو اور جنت تم

اذا خرج من بیت یرید اخاہ۔ لا لغیر التماس وجہ اللہ عزوجل ورغبۃ فیما عندہ وکل اللہ بہ سبعین الف ملک ینادونہ من خلفہ إلی منزلہ الا طبت وطابت لک الجنۃ۔

[٤] وعن امیرالمومنین [علیہ السلام] انہ قال: لبعض اصحابہ تذھب بنا نعود فلانا قال: فذھب معہ فاذا ابوموسیٰ الاشعری جالس عندہ فقال امیر المومنین [علیہ السلام] یا اباموسیٰ، آعائداً جئت ام زائرا؟ فقال: لا، بل عائداً! فقال: اما ان المؤمن اذا عاد اخاہ المؤمن صلی علیہ سبعون الف ملک حتی یرجع الی اھلہ۔

[٥] وعن[1] ابی جعفر [علیہ السلام] عن ابیہ عن الحسین بن علی [علیھم السلام] عن النبی [صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم] انہ قال: حدثنی جبرئیل ان اللہ اھبط الی الارض ملکا واقبل ذلک الملک یمشی حتی وقع إلیٰ باب دار [علیہ] رجل واذا رجل یستاذن علی رب الدار۔ فقال لہ الملک ماحاجتک الی رب الدار؟ فقال اخ لی مسلم زرتہ فی اللہ۔ قال اللہ ماجاء بک إلاّ ذلک؟ قال ماجاءنی

١۔ الکافی ج ٢ ص ١٧٦ بحار ج ١٦ ص ١٠٩ و ١٠٠ - وفیہ بعض الاختلاف، مثلاً "دفع الی الباب" و "یستاذن علی باب الدار" متن النسخۃ مغشوشۃ فصححت المتن عن الکافی۔ انظر حدیث الثانی عشر فی ھٰذا الباب۔

کو خوشگوار ہو"۔

۴۔ امیر المومنین علیہ السلام کے بارے میں روایت ہے کہ آپ نے اپنے ایک صحابی سے فرمایا: آؤ فلاں شخص کی عیادت کر آئیں۔ وہ صحابی امیر المومنینؑ کے ہم رکاب وہاں گئے، تو دیکھا ابو موسیٰ اشعری بیٹھے ہوئے ہیں۔ امیر المومنین علیہ السلام نے ابو موسیٰ سے پوچھا، عیادت کرنے آئے ہیں یا ملاقات کے لیے؟ ابو موسیٰ نے کہا عیادت کے لیے۔ حضرت نے فرمایا: جب کوئی مومن اپنے مومن بھائی کی عیادت کو جاتا ہے، ستّر ہزار فرشتے اس وقت تک اس کے لیے رحمت کی دعا کرتے ہیں جب تک وہ اپنے گھر واپس نہ آجائے۔

۵۔ ابو جعفر علیہ السلام نے اپنے والدؑ، انھوں نے امام حسینؑ سے روایت نقل کی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ سے جبریل نے کہا: خداوند عالم نے ایک فرشتہ زمین پر بھیجا، وہ فرشتہ ایک آدمی کے گھر پر پہنچا، وہاں دروازے پر ایک آدمی صاحب خانہ سے اندر جانے کی اجازت مانگ رہا تھا، فرشتہ نے اس آدمی سے پوچھا: صاحب خانہ سے آپ کو کیا غرض ہے؟ اس نے کہا، میں خدا کی خوشنودی کے لیے اپنے مسلمان بھائی سے ملنے آیا تھا؟ اس نے کہا۔ ہاں، صرف خدا کے لیے۔ فرشتہ نے کہا: تو بھائی میں خدا کا قاصد ہوں، خدا تمھیں سلام کہتا ہے اور تم پر جنّت واجب ہو چکی ہے ـــ حضرت نے کہا، کہ فرشتہ نے بیان کیا، خداوند عالم فرماتا ہے: جو مسلمان دوسرے مسلمان کی ملاقات کو صرف میری خاطر جاتا ہے وہ میری ملاقات کو آتا ہے اور اس کا ثواب جنّت ہے۔

إلّا ذلک قال: فانی رسول الله عز وجل الیک وهو یقرئک السلام ویقول وجبت لک الجنّة۔ قال: وقال الملک ان الله عز وجل یقول: ایما مسلم زار مسلما لیس ایاه یزور وإنما ایای یزور وثوابه الجنة۔

[۶] وعن[1] ابی عبد الله [علیه السلام] قال: قال رسول الله [صلی الله علیه وآله وسلم] الا اخبرکم برجالکم من اهل الجنة؟ قالوا بلی! یا رسول الله؟ قال: النبی والصدیق والشهید والولید والرجل یزور فی ناحیة المصر لا یزور إلا فی الله عز وجل۔

[۷] عن[2] ابی حمزة قال سمعت العبد الصالح یقول: من زار اخاه المومن لله لا لغیره یطلب به ثواب الله عز وجل یتنجز مواعید الله۔ وکل الله سبعین الف ملک من حین یخرج من منزله حتی یعود الیه ینادونه الا طبت وطابت لک الجنة تبوّاءت[3] من الجنه منزلا۔

۱۔ الکافی ج ۲ ص ۱۷۶ قریبا منه۔

۲۔ الکافی ج ۲ ص ۱۷۸۔ الوافی م ۳ ص ۱۰۷۔ بحار ج ۱۶ ص ۱۰۰ ومرمثله فی حدیث ۲ وفی البحار بحث عن معنی العبد الصالح۔

۳۔ فی الاصل "بثواب" والتصحیح من الکافی۔ وفی الصحیح الترمذی ج ۲ ص ۲۲ ومن عاد مریضا او زار اخا فی الله لا داه منادان طبت وطاب ممساک وتبوّاءت من الجنة منزله' وتنبیهه الخواطر للورام عن ابی هریرة ص ۲۳ ونسخة الطباطبائی "بترات منی الجنة"۔

۶۔ ابوعبداللہ علیہ السلام فرماتے ہیں: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: بتاؤ کہ تم میں سے جنتی لوگ کون سے ہیں؟ لوگوں نے عرض کی، جی ہاں، ارشاد ہو۔ فرمایا: نبی، صدیق، شہید اور نومولود بچہ اور وہ شخص جو شہر سے دور دراز گوشہ میں صرف خوشنودی خدا کی خاطر کسی سے ملنے جائے۔

۷۔ ابوحمزہؒ کہتے ہیں، میں نے امام موسیٰ کاظمؑ سے سنا وہ فرما رہے تھے: جو اپنے مومن بھائی سے خوشنودی خدا کے لیے ملتا ہے اور اس کا ثواب صرف خدا سے چاہتا ہے اور خدا کے وعدوں پر بھروسہ رکھتا ہے۔ خدا ستر ہزار فرشتے اس کے واسطے نامزد کرتا ہے۔ یہ فرشتے اس کے برآمد ہونے سے گھر واپس آنے تک صدا دیتے رہتے ہیں: "تو خود بھی خوش نصیب ہے اور جنت بھی تیری پسندیدہ جگہ ہے۔ یہ جنت تجھے ثواب میں ملی ہے۔

[۸] وعن[1] ابی عبداللہ علیہ السلام قال: من زار اخاہ المومن قال الرب جل وعلا ایہا الزائر طبت و طابت لک الجنۃ۔

[۹] وعن[2] ابی عبداللہ [علیہ السلام] قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم] ایما مسلم عاد مریضا من المومنین فاض ونال الرحمۃ فاذا جلس الیہ غمرتہ الرحمۃ فاذا رجع الی منزلہ شیّعہٗ سبعون الف ملک حتی یدخل الی منزلہ، کلھم یقولون الاطبت وطابت لک الجنۃ۔

[۱۰] وعن[3] ابی جعفر [علیہ السلام] قال ان للہ عزوجل جنۃ لا یدخلہا الا ثلاثۃ: رجل حکم فی نفسہ، ورجل زار اخاہ المؤمن فی البِرّ، ورجل ابرّا اخاہ المؤمن فی اللہ عزّ وجلّ۔

[۱۱] وعن ابی جعفر وابی عبداللہ علیہما السلام قالا: اذا

۱۔ الکافی ج ۲ ص ۱۷۷ بحار ج ۱۶ ص ۱۰۰۔

۲۔ ارجع الحدیث الثانی من ھذا الباب۔

۳۔ الکافی ج ۲ ص ۱۷۸ بحار ج ۱۶ ص ۹۹ - الوافی م ۳ ص ۱۰۷ - الخصال ج ۱ ص ۹۳ " ورجل آثر اخاہ" فی نسختی الخطیۃ لکتاب الـ ۔ من" ورجل ابر اخاہ" ولعل الصحیح "آثر" کما فی تنبیہ الخواطر ص ۲۷۹۔

۸۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام کا ارشاد ہے: جب کوئی اپنے مومن بھائی کی ملاقات کو جاتا ہے تو خدا فرماتا ہے۔ اے ملنے آنے والے، خوش آمدید! تیرے لیے جنت خوشگوار و پسندیدہ مقام ہے۔

۹۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: جو مسلمان کسی بیمار کی عیادت کرنے جائیگا رحمت خدا اسے ڈھانپ لے گی اور جب وہ اس بیمار کے پاس بیٹھے گا اس وقت رحمت میں نہا جائے گا۔ جب واپس آئے گا تو ستر ہزار فرشتے کہتے ہوں گے: "تو بھی پیارا، تیری جنت بھی تجھے پیاری ہو"۔

۱۰۔ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا: خدا کی ایک ایسی جنت ہے جس میں تین قسم کے لوگ جا سکیں گے۔ اپنے نفس کے بارے میں بے لاگ فیصلہ کرنے والے، حسن سلوک کے طور پر اپنے مومن بھائی سے ملنے والے، رضائے خدا کی خاطر مومن سے حسن سلوک کرنے والے۔

۱۱۔ ابو جعفر و ابو عبد اللہ علیہما السلام سے روایت ہے: قیامت کے دن خداوند عالم بندۂ مومن کو قریب کرے گا، پھر سرسری حساب ہوگا، اس کے بعد اس کو سرزنش ہوگی کہ جب بیمار ہوا تھا تو مجھ تک آنے سے کس نے روکا تھا؛ مومن عرض کرے گا، پروردگارا! تو معبود ہے، میں بندہ ہوں۔ تو وہ زندہ و پائندہ ہے جسے کوئی دکھ اور غم نہیں ہوتا، (یہ کیا ارشاد ہو رہا ہے؟) جواب ملے گا: جو بھی مومن کی عیادت کو گیا اس نے میری عیادت کی پھر دریافت کرے گا: تو فلاں ابن فلاں کو جانتا ہے؟ بندہ عرض کرے گا۔ ہاں، جانتا ہوں! ارشاد ہوگا: کیا رکاوٹ تھی کہ وہ بیمار ہوا اور تو اس کی عیادت کو نہ گیا؟ اگر تو اس کی عیادت کو جاتا تو میں تیری عیادت کرتا۔ مجھے

کان یوم القیمة ادنی العبد المؤمن الی الله عز وجل فیحاسبه حسابًا یسیرًا ثم یعاتبه فیقول یا مؤمن ما منعک ان تعودنی حیث مرضت فیقول المؤمن: انت ربی وانا عبدک انت الحیّ الذی لا یصیبک ألمٌ ولا نصب فیقول الرب عز وجل من عاد مؤمنا فقد عادنی۔ ثم یقول عز وجل: هل تعرف فلان ابن فلان؟ فیقول نعم، فیقول له ما منعک ان تعوده حیث مرض؟ اما لو عدتنی[1] لعد[تک] ثم لو جدتنی عند سؤالک ثم لو سئلتنی حاجة لقضیتها لک ثم لم اردّک عنها۔

[۱۲] وعن ابی[2] جعفر [علیه السلام] ان ملکا من الملائکة مرّ برجل قائم علی باب دار فقال له الملک یا عبد الله مایقیمک علی باب هذه الدار؟ قال: اخ لی فی بیتها اردت اسلّم علیه۔ فقال الملک: هل بینک وبینه رحم ماسة او هل ترغب بک الیه حاجة؟ قال: لا، مابینی وبینه قرابة ولا رغبتنی الیه حاجة الا اخوّة الاسلام وحرمته۔

۱- نسخة الطباطبائی "لوعدته لعدتی"۔

۲- بحار ج ۱۶ ص ۱۰۰ س ۱۶ عن الامالی۔ وفیه "اخ لی فیها"۔ "ولا نزعتک الیه حاجة"۔ "اوهل نزعتنی الیه حاجة"۔ "واعفیتک" بدل "واعتقتک" انظر حدیث ۵ من هذا الباب۔

اپنی ضرورت کے وقت متوجہ پاتا اگر کوئی حاجت طلب کرتا تو میں اسے پورا کرتا۔ پھر تجھے رد نہ کرتا اور تو محروم نہ لوٹتا۔

۱۲۔ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا: ایک فرشتہ کسی طرف سے جا رہا تھا اس نے ایک آدمی کو ایک شخص کے دروازے پر کھڑے دیکھا۔ فرشتہ نے رک کر اس سے پوچھا: بندۂ خدا اس دروازے پر کیسے کھڑے ہو؟ اس نے کہا: اس گھر میں میرا بھائی رہتا ہے، میں اسے سلام کرنے آیا ہوں فرشتے نے کہا: اس کی تمھاری کوئی عزیزداری ہے یا کسی ضرورت سے آئے ہو؟ اس نے جواب دیا: نہیں کوئی قرابت داری نہیں، نہ کوئی ضرورت ہے۔ ہاں، اخوتِ اسلامی اور حرمتِ دین کا رشتہ ضرور ہے۔ میں اس کا خیال رکھتا ہوں اور صاحب سلامت صرف خدا کے لیے کرتا ہوں۔ فرشتے نے کہا: میں خدا کا قاصد ہوں اور تمھارے لیے اس کا سلام اور یہ پیام لایا ہوں کہ تم نے میری ہی بارگاہ کا ارادہ کیا، میری ہی طرف بڑھے۔ میں نے جنت تمھارے لیے واجب قرار دی۔ میں نے تمھیں اپنے قہر و جلال سے آزاد اور جہنم سے رہا کیا۔

فانا اتعاهده[2] واُسلّمُه عليه فى الله ربّ العالمين. قال له الملک: انى رسول الله اليک وهو يقرءک السلام ويقول انّما ايای اردت ولی تعمّدتَ وقد اوجبت لک الجنّة واعتقتک من غضبی وآجرتک من النار.

[۱۲] وعن ابی جعفر عليه السلام، قال: ايّما مؤمن زار مؤمنا کان زائراً لله عزّ وجلّ، وايّما مؤمن عاد مؤمنا خاض الرّحمة خوضا. فاذا جلس غمرته الرحمة فاذا انصرف وَكَّلَ الله سبعين الف ملک يستغفرون[2] له ويسترحمون عليه ويقولون: طبت وطابت لک الجنّة الی تلک الساعه من الغد. وکان حوله خريف قال الراوی وما الخريف؟ جعلت فداک! قال: زاوية فی الجنّة يسير الراکب فيها اربعين عاماً.

۱۔ الکافی، کتاب الجنائز ص ۳۳ طبعة ۱۳۱۵ھ، ايران۔

۲۔ فی الاصل "ويستغفرون"۔

۱۴۔ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا: جو مومن دوسرے مومن کی ملاقات کو جاتا ہے، وہ شخص گویا خدا کی زیارت کو جاتا ہے۔ جو مومن کسی مومن کی عیادت کو جاتا ہے، وہ رحمت میں غوطہ لگاتا ہے اور جب بیمار کے پاس جا کر بیٹھتا ہے، رحمت اسے ہر طرف سے گھیر لیتی ہے، جب واپس جاتا ہے تو خدا استر ہزار فرشتے نامزد کرتا ہے جو اس کے لیے اس وقت سے دوسرے دن تک مغفرت اور رحمت کی دعا کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ خوش آمدید، یہ جنت تیرے لیے مبارک ہو۔ اس وقت سے آنے والے وقت تک اور اس کے چاروں طرف "خریف" ہو گی۔

راوی نے پوچھا: آپ پر میری جان فدا ہو "خریف" کیا چیز ہے؟

فرمایا: جنت کا ایک کنارہ جس میں ایک گھوڑے سوار چالیس سال چلے تو اسے طے کر سکے گا۔

باب : ۷

ثواب من اطعم مؤمنا

اوسقاه اوکساه اوقضیٰ دَیْنَه

[۱] عن ابی جعفر علیه السلام انه قال : شبع اربعة من المسلمین یعدل رقبة من ولد اسماعیل [علیه السلام] ۔

[۲] وعن ابی عبد الله علیه السلام قال : مامن مومن یدخل بیته مؤمنین یطعمهما الا کان ذٰلک افضل من عتق نسمة ۔

[۳] وعن علی بن الحسین [علیهما السلام] قال : من اطعم مؤمنا من جوع اطعمه الله عزّ وجلّ من ثمار الجنة. ومن سقیٰ مؤمنا من ظماءٍ سقاه الله یوم القیٰمة من الرحیق المختوم ۔ ومن کسیٰ مومنا من عریً لم یزل فی

۱- المحاسن ص ۳۹۵ بحار ج ۱۶ ص ۲٤٦ ۔

۲- الکافی ج ۲ ص ۲۰۱ ۔ الوافی ج ۳ ص ۱۲۰ ۔ بحار ج ۱۶ ص ۲٤۲ و ۱۰۲ و ۱۰۹ عن رسول اللهؐ ۔

۷۔ مومن کو کھلانے، پلانے، لباس دینے اور قرض ادا کرنے کا ثواب

۱۔ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: چار مسلمانوں کو کھانا کھلانا حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک غلام کو آزاد کرنے کے برابر ہے۔

۲۔ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: جب کسی مومن کے گھر میں دو مومن آئیں اور وہ انھیں کھانا کھلائے تو اس کا یہ عمل ایک غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے۔

۳ و ۴۔ امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص کسی مومن کو بھوک میں شکم سیر کریگا، خدا اسے جنّت کے میووں سے سیر کرے گا اور جو کسی مومن کو پیاس کے وقت سیراب کرے گا، خدا اسے جنّت کے بہترین مشروبات سے لطف اندوز ہونے کا شرف بخشے گا۔ جو مومن کسی بے لباس مومن کو لباس دے گا وہ اس وقت تک خدا کے ستر وحفظ وامان میں رہے گا جب تک اس کے جسم پر لباس کا ایک تار بھی باقی رہے۔ (چوتھی حدیث امام جعفر صادقؑ سے ہے اور صرف ایک لفظ عربی کا فرق ہے)۔

ضمان الله ما دام عليه سلک۔

[٤] وعن[2] ابی عبد الله علیه السلام قال: من اطعم مؤمنا من جوع اطعمه الله من ثمار الجنة - وایما مؤمن سقیٰ مؤمنا اسقاه من الرحیق المختوم - وایما مومن کسیٰ مومنا من عری لم یزل فی ستر الله وحفظه ما بقیت منه خرقة۔

[٥] وعنّ[3] ابی عبد الله [علیه السلام] قال لبعض اصحابه: یا ثابت! [آ] ما تستطیع (ورق ١٥ "الف) ان تعتق کل یوم رقبة؟ قلت: اصلحک الله ما اقوی علی ذلک قال: اما تقدر[4] تغدی او تعشی اربعة من المسلمین؟ قلت: اما هذا فانی اقوی علیه، قال: هو والله یعدل عتق رقبة۔

[٦] وعن ابی عبد الله [علیه السلام] قال: من کسیٰ مؤمنا

١- فی الاصل "ظمان الله" - والحدیث فی الکافی ج ٢ ص ٢٠١ - المحاسن ص ٣٩٣ بحذف آخر الکلمات - فی سنن ابی داؤد ج ١ ص ٢٣٧ طبعة دهلی ١٣٨٣ھ۔

٢- الکافی ج ٢ ص ٢٠٥ بحار ج ١٦ ص ١٠٩۔

٣- المحاسن ص ٣٩٤ حدیث ١٥ عن ثابت الثمالی عن ابی جعفرؑ بحار ج ١٦ ص ١٠٤۔

٤- فی الاصل "تغذی" بالذال المعجمه۔

۵۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے ایک صحابی سے فرمایا: ثابت! روزانہ ایک غلام آزاد کر سکتے ہو؟ انھوں نے دعائیں دیتے ہوئے عرض کیا: میری حیثیت ایسی نہیں ہے۔ فرمایا چار آدمیوں کو صبح یا شام کا کھانا کھلا سکتے ہو؟ ثابت نے جواب دیا: جی ہاں یہ تو ہو سکتا ہے۔ امام نے فرمایا: خدا کی قسم یہ کام ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔

۶۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا: جو کسی مومن کو لباس عطا کریگا جب تک اس لباس کا کوئی حصہ بھی مومن کے جسم پر رہے گا، اس وقت تک وہ خدا کی رحمتوں میں رہے گا اور جو مومن کو ایک گھونٹ پانی پلائے گا، خدا اسے جنت کی بہترین شراب پلائے گا اور جو مومن کی بھوک دور کرے گا، خدا اسے جنت کے پھلوں سے سیراب کرے گا۔

ثوبا لم يزل فی رحمۃ اللہ عزّ وجلّ ما بقی من الثوب شیئ۔ و من سقاہ شربۃ من ماءٍ سقاہ اللہ عزّ وجلّ من رحیقٍ مختومٍ و من اشبع جوعتہ اطعمہ اللہ عزّ وجلّ من ثمار الجنّۃ۔

[۷] وعن امیر المؤمنین علی [علیہ السلام] اَنّہٗ قال: لان اُطعم اخاک لقمۃ احبّ الیّ من ان اتصدّق بدرھمٍ و لان اعطیہ درھما احب الی من ان اتصدّق بعشرۃٍ لان اعطیہ عشرۃ احب الیّ من ان اعتق رقبۃ۔

[۸] وعن ابی عبداللہ علیہ السلام قال: ما من مؤمن یطعم مؤمنا شبعا إلّا اطعمہ اللہ عزّوجلّ من ثمار الجنۃ ولا سقاہ شربۃ إلا سقاہ اللہ من الرّحیق المختوم۔ ولا کساہ ثوبًا إلا کساہ اللہ عزوجل من الثیاب اخضر۔ وکان فی ضمان اللہ ما دام من ذلک الثوب سلک۔

[۹] وعن ابی[2] جعفر [علیہ السلام] قال: احب الخصال إلی اللہ عزوجل ثلاثۃ: مسلم اطعم مسلما من جوع او فک عنہ کربۃ او قضی علیہ دینا۔

۱۔ بحار ج ۱۶ ص ۱۱۰ عن ثو عن علی بن الحسینؑ قریبا منہ۔

۲۔ المحاسن ص ۳۸۸ بحار ج ۱۶ ص ۱۰۴۔

۷۔ امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام سے روایت ہے: تمھارا اپنے مومن بھائی کو ایک لقمہ عطا کرنا، ایک درہم دینے سے زیادہ پسند ہے اور ایک درہم عطا کرنا دس درہم صدقہ دینے سے زیادہ اچھا ہے اور دس درہم عطا کرنا ایک غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے۔

۸۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: جو مومن بھی کسی مومن کو شکم سیر کرے گا، خداوند عالم اسے جنت کے پھلوں سے نوازے گا اور جب بھی کوئی مومن کسی کو سیراب کرے گا، خدا اسے جنت کا بہترین مشروب عطا فرمائے گا اور جو مومن بھی کسی مومن کو لباس پہنائے گا، خدا اسے جنت کے سبز رنگ کا لباس عطا کرے گا اور جب تک اس مومن کے جسم پر اس کپڑے کا ایک تار رہے گا، لباس عطا کرنے والا مومن اس وقت تک خدا کی ضمانت میں رہے گا۔

۹۔ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا: خداوند عالم کی پسندیدہ خصلتیں تین ہیں: مسلمان کا کسی گرسنہ مسلمان کو سیر کرنا یا اس سے مصیبت دور کرنا اور مومن کے قرض کا ادا کرنا۔

[۱۰] وعن ابی عبد الله [علیه السلام] قال: اول ما یتحف به المؤمن فی قبره ان یغفر لمن شیع جنازته۔[1]

[۱۱] وعن سدیر قال: قال: ابو عبد الله [علیه السلام] مایمنعک ان تعتق کل یوم نسمة؟ قلت لایحتمل [؛ یحتمل] ذٰلک مالی! قال: فقال تطعم کل یوم رجلا مسلماً فقلت موسرا اومعسرا؟ قال: ان المؤسر قد یشتری الطعام۔[2][3]

[۱۲] وعن ابی جعفر[4] [علیه السلام] انه قال: اطعام مسلم یعدل نسمة۔

۱۔ الفروع من الکافی کتاب الجنائز ص ٤٧ س ۳۱ طبعة ۱۳۱۵ھ۔ فی الاصل "یتحف به المؤمنین" والتصحیح من الکافی۔

۲۔ الکافی ج ۲ ص ۲۰۲ المحاسن ۳۹۳ البحار ج ۱۶ ص ۱۰٤۔

۳۔ الکافی ج ۲ ص ۲۰۲ "المؤسر قد یشتهی"۔

٤۔ المحاسن ص ۳۹۱ و ۳۹۵ والبحار ج ۱۲ ص ۱۰۳ "باب اقراء الضیف....." ص ۳۹۲۔ الکافی ج ۲ ص ۲۰۳ قریباً منه۔

۱۰۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: مرنے والے کو اس کی قبر میں جو پہلا تحفہ دیا جائیگا، وہ یہ خوش خبری ہوگی کہ اس کے جنازے کے ساتھ آنے والے بخش دیئے گئے۔

۱۱۔ سدیر سے روایت ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: تم روزانہ ایک غلام آزاد کیوں نہیں کرتے؟ میں نے عرض کی، میری مالی حیثیت اتنی بڑی نہیں ہے۔ فرمایا، روزانہ ایک مسلمان کو کھانا کھلا دیا کرو۔ میں نے عرض کی: پیسے والے آدمی کو یا محتاج کو؟ فرمایا: خوش حال تو کھانا خرید سکتا ہے۔

۱۲۔ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا: مسلمان کو شکم سیر کرنا ایک غلام آزاد کرنے کے برابر (ثواب رکھتا) ہے۔

باب: ۸

ماحرم الله عز وجل

على المؤمن من حرمة اخيه المؤمن

[۱] وعن زرارة[1] قال سمعت ابا عبدالله عليه السلام: اقرب مايكون العبد الى الكفران يكون الرجل مواخياً على الرجل على الدين ثم يحفظ زلاته وعثراته يعنف بها يوماً ما۔

[۲] وعن ابي عبدالله[2] عليه السلام قال من بهت مؤمنا

۱۔ الكافى ج ۲ ص ۳۵۵۔ الوافى ج ۳ ص ۱۶۲۔ المحاسن ص ۱۰۴ وفيه عن ابي جعفرؑ تنبيه الخواطر ص ۳۸۷ عن زرارة عن ابي جعفرؑ وابي عبداللهؑ۔ فى الاصل "لمن لكفر" ونسخة الطبا طبائى مطابق للمتن وفى نسخة الطباطبائى۔ "ليمنعه يوماما" بدل يعنف بها يوماما"۔ وفى الاصل "لعنفه بها يوما ما"۔

۲۔ الكافى ج ۲ ص ۳۵۷۔ المحاسن ص ۱۰۱ بحار ج ۱۶ ص ۱۴۰۔ الوافى ج ۳ ص ۱۶۳ وحديث ال ۲۱ فى هذا الباب۔ ونسخة الطباطبائىؒ "من سبت مومنا ...... حتى يخرج مما قال" وبه يتم الحديث۔ وفى معانى الاخبار باسناده عن ابي عبدالله عليه السلام قال من باهت مؤمنا اومؤمنة بماليس فيهما حبسه الله عز وجل يوم القيٰمة فى طينة الخبال حتى يخرج مما

(باقی نوٹ اگلے صفحے پر)

۸۔ مومن پر مومن کا احترام لازم ہے

۱۔ زرارہ نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سنا: آدمی اس وقت کفر سے بہت قریب ہو جاتا ہے جب اس کی دوسرے شخص سے دوستی دین کی بنیاد پر قائم ہو اس کے باوجود دوست کی غلطیاں اور لغزشیں یاد رکھے تاکہ کسی دن موقع پائے اور اسے ذلیل کرے۔

۲۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص کسی مومن یا مومنہ پر ایسا عیب لگائے جو اس میں نہ ہو تو اللہ اس بہتان تراش کو قیامت کے دن جدا طینت خبال میں محشور کرے گا۔

او مؤمنة بما ليس فيه بعثه الله عزّوجلّ فی طينة ۔

[۳] وعن ابی عبد الله[1] [علیه السلام] قال، قال النبی [صلی الله علیه وآله وسلم] من اذاع فاحشةً کان کمبتدئها ومن عيّر مؤمناً بشیء لم يمت حتی يرتکبه ۔

[۴] وعن ابی عبد الله علیه السلام قال: مامن مؤمنين الّا وبينهما حجاب فان قال له لستَ لی بولیّ فقد کفر فان اتّهمه فقد انماث الايمان فی قلبه کما ينماث الملح فی المآء ۔

[۵] وعن ابی[2] عبد الله علیه السلام انّه قال [اذا قال] الرجل لاخيه: اُفٍّ لک انقطع ما بينهما ۔ قال: فاذا قال له انت عدوّی فقد کفر احدهما ۔ فاذا

بقیہ نوٹ: قال ۔ قلت وما طينة خبال؟ قال: صديد يخرج من فروج المؤمسات (معانی، طهران ۱۳۷۹ ھ ص ۱۲۳) ۔ والکافی ایضا يروی الحديث تماما ۔

۱۔ الکافی ج ۲ ص ۳۵۶ ونسخة الطباطبائی "لم يمت حتی يرکبه"۔ ثواب الاعمال ص ۲۳۹ ۔

۲۔ الکافی ج ۲ ص ۱۷۰ عن ابراهيم بن عمر اليمانی وهو حديث طويل وهذه العبارة موجودة فی وسطها وفی البحار ج ۱۶ ص ۶۱ س ۹ وليس فيه "له" وکذلک لفظة "فی قلبه" وص ۲۹ س ۳۱۔ نسخة الطباطبائی "اماث ايمان فی قلبه کما يماث ۔

۳۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: جو شخص کسی مومن کے عیب کی تشہیر کرے گا گویا وہ اس برائی کا آغاز کرے گا اور جو زبردستی کسی مومن کو کسی چیز کا مرتکب قرار دے گا، وہ خود مرنے سے پہلے اس کا ارتکاب ضرور کرے گا۔

۴۔ ابو عبداللہ علیہ السلام فرماتے ہیں: دو مومنوں کے درمیان حجاب ہوتا ہے۔ اگر ایک شخص یہ کہدے کہ تم میرے دوست نہیں ہو تو (گویا) وہ منکر ہو گیا اور اگر اتہام بھی لگا دے تو اس کے دل میں ایمان یوں گھل جاتا ہے جیسے پانی میں نمک پگھل جائے۔

۵۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: جب کوئی شخص اپنے دوست سے کہتا ہے "اف (تف) ہے تم پر" تو ان کا باہمی سلسلۂ محبت ٹوٹ جاتا ہے اور جب وہ یہ کہدے کہ تم میرے دشمن ہو تو دونوں میں سے ایک کافر و منکر ہو گیا اور اگر کوئی شخص دوسرے پر تہمت لگائے تو بہتان طراز کے دل میں ایمان کا وہ حال ہوتا ہے جیسے نمک پانی میں گھل جائے۔

انّه ماثه انماث الایمان فی قلبه کما ینماث الملح فی المآء۔

[۶] وقال النبی [صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم] : من لایعرف لاخیه مثل مایعرف له فلیس باخیه۔

[۷] وعن ابی عبداللہ علیہ السلام انه قال : ابی اللہ ان یظن بالمؤمن إلا خیرا و کسر عظم المؤمن میتاً ککسره حیا۔

[۸] و [عن] ابی عبداللہ علیہ السلام قال : مامن مؤمن یخذل اخاه وهو یقدر علی نصرته إلّا خذله اللہ عزّوجلّ فی الدّنیا والآخرة۔

[۹] وعن[۱] ابی عبداللہ [علیہ السلام] قال ایما مؤمن سئل اخاه المؤمن حاجةً وهو یقدر علی قضائها فرده بها[۲] سلط اللہ علیه شجاعا فی قبره ینهش اصابعه۔

[۱۰] وعن ابی[۳] عبداللہ [علیہ السلام] انه قال: ایما مؤمن مشی مع اخیه فی حاجةٍ ولم یناصحه فقد

۱۔ بحار ج ۱۶ ص ۹۰ س ۱۷ عن عدّة الدّاعی و ص ۱۲۵۔ والحدیث فی الباب الخامس علی نمرة ۱۳۔

۲۔ تنبیه الخواطر ص ۲۹۰ " فردّه عنها "۔

۳۔ الکافی ج ۲ ص ۳۶۳ ۔

۶۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا: جو اپنے بھائی کے وہ حقوق نہ مانے جو اس کے لیے مانے جاتے ہوں، تو درحقیقت دوست اور بھائی ہی نہیں۔

۷۔ ابوعبداللہ علیہ السّلام نے فرمایا: خدا کو یہ ہرگز پسند نہیں کہ مومن سے بدظنی کی جائے اور مردہ مومن کی ہڈی توڑنا ایسا ہی ہے جیسے زندہ شخص کی ہڈی توڑی جائے (یعنی کسی زندہ شخص کے عیب بیان کرنا گڑے مردے نکالنے کے برابر ہے)۔

۸۔ ابوعبداللہ علیہ السّلام نے فرمایا: کوئی مومن اگر اپنے بھائی کی مدد کرنے کا امکان رکھتا ہو اس کے باوجود مدد نہ کرے تو خدا اسے دنیا و آخرت میں ضرور رسوا کریگا۔

۹۔ ابوعبداللہ علیہ السّلام سے روایت ہے: جو مومن اپنے برادر ایمانی سے کوئی ضرورت کی چیز طلب کرے اور وہ اسے دے سکتا ہو، اس کے باوجود اسے ناکام لوٹا دے، خداوند عالم اس کی قبر میں ایک اژدہا مسلّط کرے گا جو اس کی انگلیاں چبائے گا۔

۱۰۔ ابوعبداللہ علیہ السّلام سے روایت ہے: جو مومن اپنے بھائی کی کسی ضرورت میں ہمراہ جائے اور اس سے خلوص نہ برتے تو گویا اس نے خدا و رسولؐ سے دغا کی۔

خان الله و رسولہ۔

[۱۱] وعن ابی عبداللہ [علیہ السلام] انہ قال، لا تستخف باخیک المؤمن فیرحمہ اللہ عز و جل عند استخفافک و یغیر مابک۔

[۱۲] وعن[1] ابی عبد اللہ علیہ السلام انہ قال: من حقر مؤمناً فقیراً لم یزل اللہ عز و جل لہ، حاقراً ماقتا حتی رجع عن محقرتہ ایاہ۔

[۱۳] وعن[2] ابی عبداللہ علیہ السلام انہ، قال: من ادخل السرور علی مؤمن فقد ادخلہ علی رسول اللہ [صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم] ومن [ادخلہ] علی رسول اللہ [صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم] فقد وصل ذالک الی اللہ عز وجل وکذالک من ادخل علیہ کربا۔

[۱٤] وعن[3] ابی عبداللہ [علیہ السلام] انہ قال، قال رسول اللہ [صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم] قال اللہ عز وجل من اھان لی ولیاً فقد آرصد لمحاربتی۔

۱۔ الکافی ج ۲ ص ۳۵۱ "مؤمنا مسکینا اوغیرمسکین" الوافی ج ۳ ص ۶۱۔

۲۔ الکافی ج ۲ ص ۱۹۲ بحار ج ۱۶ ص ۸۳ س ۲۳۔

۳۔ الکافی ج ۲ ص ۳۵۱۔

۱۱۔ ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت ہے: اپنے بھائی کی توہین نہ کرو۔ اس واسطے کہ جب تم اس کی توہین کروگے تو خدا اس پر رحم کریگا اور تمہارے اعمال خراب ہو جائیں گے۔

۱۲۔ ابو عبداللہ علیہ السّلام سے روایت ہے: جو کسی مومن فقیر کی توہین کرتا ہے، خداوند عالم اس وقت تک اس کی حقارت فرماتا اور غضبناک رہتا ہے جب تک وہ اس کو توہین آمیز بات سے بری الذمّہ نہیں کر دیتا۔

۱۳۔ ابو عبداللہ علیہ السّلام سے روایت ہے: مومن کو خوش کرنے والا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوش کرتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوش کرنے والا خدا تک خوشی پہنچاتا ہے۔ یہی بات اس آدمی کے لیے ہے جو مومن کو دکھ دے اور تکلیف پہنچائے۔

۱۴۔ ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خداوند عالم کا ارشاد ہے: جو میرے دوست کی توہین کرتا ہے، وہ مجھ سے لڑنے کی تیاری کرتا ہے۔

[۱۵] وعنہ المعلی بن الخنیس قال سمعتہ یقول: إن اللہ عزوجل یقول: من اہان لی ولیاً فقد آرصد لمحاربتی وانا اسرع شیئا الی نصرة اولیائی۔

[۱۶] وعن[۲] ابی عبد اللہ علیہ السلام انہ قال: نزل جبرئیل علی النبی [صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم] وقال: یا محمد ان ربک یقول۔ من اہان عبدی المؤمن فقد استقبلنی بالمحاربة۔

[۱۷] وعن ابی عبداللہ [علیہ السلام] آنہ قال من ستر عورة مومن ستر اللہ عزوجل عورتہ یوم القیامة ومن ہتک ستر مؤمن ہتک اللہ سترہ یوم القیامة۔

[۱۸] وعن[۳] ابی جعفر [علیہ السلام] انہ قال: لا تروموا المؤمنین ولا تتبعوا عثراتہم فانہ من یتبع عثرة مؤمن یتبع اللہ عثرتہ ومن یتبع اللہ عثرتہ فضحہ فی بیتہ۔

[۱۹] وعن ابی جعفر [علیہ السلام] قال من ادخل علی رجل من شیعتنا سرورا فقد ادخلہ علی رسول اللہ

۱۔ الکافی ج ۲ ص ۳۵۱۔ وفی الاصل "اسرع شیء"

۲۔ الکافی ج ۲ ص ۳۵۲ الروایہ مفصلة۔ والباب الثانی حدیث الحادی عشر من ہذا الکتاب۔

۳۔ الحدیث ۲۵ من ہذا الباب۔

۱۵۔ معلّی بن خُنیس سے روایت ہے کہ انھوں نے امامؑ کی زبان مبارک سے سنا کہ خداوند عالم کا ارشاد ہے: جو میرے چاہنے والے کی توہین کرتا ہے، وہ مجھ سے لڑنے کی تیاری کرتا ہے اور میں اپنے دوست کی مدد کرنے میں دیر نہیں کرتا۔

۱۶۔ ابو عبداللہ علیہ السّلام سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں جبرئیل حاضر ہوئے اور عرض کی: "اے محمد مصطفیٰؐ! آپ کے پروردگار کا ارشاد ہے، میرے بندۂ مومن کی جو بھی توہین کرتا ہے، وہ لڑنے کے لیے میرے سامنے آتا ہے۔

۱۷۔ ابو عبداللہ علیہ السّلام سے روایت ہے: جو شخص کسی مسلمان کے عیب کو چھپائے گا، خداوند عالم قیامت کے دن اس کے عیب چھپائے گا اور جو شخص کسی مومن کے پردے چاک کرے گا، قیامت کے دن خدا اس کے پردے چاک کرے گا۔

۱۸۔ ابو جعفر علیہ السّلام سے روایت ہے: مومنوں پر بہتان طرازی نہ کرو، ان کے عیب نہ تلاش کرو۔ جو شخص کسی مومن کی کمزوریاں ڈھونڈے گا، قیامت کے دن خدا اس کے عیب واضح کرے گا اور جب اللہ کسی کے عیب واضح کرے تو وہ آدمی اپنے گھر ہی میں رسوا ہو جاتا ہے۔

۱۹۔ ابو جعفر علیہ السّلام سے روایت ہے: ہمارے شیعہ کو خوش کرنے والا، رسول خداؐ کو خوش کرتا ہے اور اس کو دکھ یا غم پہنچانے والا رسول خداؐ کو دکھ دیتا ہے۔

[صلی الله علی و آلہ وسلم] وکذالک من ادخل علیه

آذیً و غمّاً۔

[۲۰] عن[1] عبدالله بن سنان قال قلت لابی عبدالله علیه السلام عورة المؤمن علی المؤمن حرام؟ قال: نعم! فقلت: یعنی سبیلتیه[2]؟ فقال: لیس حیث تذهب انما هو إذاعة سرّه۔

[۲۱] وعنه[3] انه قال [من قال] فی مومن ما لیس فیه بعثه الله فی طینة خبال حتی یخرج مما قال فیه۔

وقال[4]۔ إنما الغیبة ان تقول فی اخیک ما هو فیه مما قد ستر الله عزوجل علیه فاذا قلت فیه ما لیس فیه، فذالک قول الله عزو جل فی

۱۔ الحدیث ۲۷ المحاسن ص ۱۰٤۔ الکافی ج ۲ ص ۳۵۸ ۔ بحار ج ۱٦ ص ۱۷۷ و ص ۱۷۵۔ معانی الاخبار ص ۲۵۵ ۔

۲۔ فی اکثر الاحادیث "سفیلیه"۔

۳۔ الحدیث ۲ الباب الثامن ۔ وکلمة "من قال" لیست فی المتن والاضافة من المصحح الحقیر وکذا کان فی الاصل "حبه الله" والتصحیح ظنّی۔

٤۔ بحار ج ۱٦ ص ۱۸۸ س ۳۱، شئ۔ عن عبدالله بن حماد الانصاری عن عبدالله بن سنان قال، قال ابو عبدالله ؑ۔

۲۰۔ عبداللہ بن سنان نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا؛ مومن کے شرمناک مقامات (عورت) مومن پر حرام ہیں؟ فرمایا: ہاں، انھوں نے عرض کی، شرمناک مقامات یا ''عورت'' سے مراد آگا پیچھا ہے؟ فرمایا: جدھر تمہارا خیال جاتا ہے وہ مراد نہیں۔ مقامات شرم (عورت) سے یہاں پر افشائے راز ہے۔ عیب کا اعلان اور چھپانے کی باتیں دوسروں کو بتانا حرام ہیں۔

۲۱۔ جو شخص کسی مومن کے بارے میں ایسی بات کہے جو اس میں نہ ہو تو خدا اسے طینت خبال میں رکھے گا، یہاں تک کہ وہ مومن اس عیب سے پاک ہو۔

فرمایا غیبت کے معنی ہیں، اپنے دوست کا وہ عیب بیان کرنا جو اس میں موجود ہو اور اسے خدا نے چھپا دیا ہو، لیکن اگر ایسی بات کہتے ہو جو اس دوست میں موجود نہیں تو پھر وہ قرآن کی اس آیت کے مصداق ہوگا۔

کہ انھوں نے بہتان اور واضح گناہوں کا بوجھ اٹھا لیا۔ (سورۃ النساء آیہ ۱۱۲)

کتابہ "لقد احتمل بهتاناً و اِثماً مبیناً"[1]۔

[۲۲] وعن[2] ابی عبد الله علیہ السلام انہ قال النبی صلی الله علیہ وآلہ: من کان یومن باللہ والیوم الآخر فلا یجلس فی مجلس یسب فیہ امام او یغتاب فیہ مسلم۔ ان اللہ عز وجل یقول" واذا رأیت الذین یخوضون فی آیاتنا فاعرض عنہم حتی یخوضوا فی حدیث غیرہ و اما یُنسینّک الشیطان فلا تقعد بعد الذکریٰ مع القوم الظالمین"۔

[۲۳] وعن ابی عبد الله [علیہ السلام] آنہ قال: من روی علی مومن روایۃ یرید بہا عیبہ وھدم مروتہ اقامہ اللہ عز وجل مقام الذل یوم القیٰمۃ حتی یخرج مما قال۔

۱۔ سورۃ النساء آیہ ۱۱۲۔

۲۔ الصافی (سورۃ الانعام آیہ ۶۸ عن القمی) ج ۱ ص ۵۲۳۔ الکافی ج ۲ ص ۳۷۷ "ینتقص فیہ امام او یعاب فیہ مؤمن" اصل النسخۃ "یسیب" بحار ج ۱۶ ص ۱۸۶ س ۱ قس، ابن ادریس عن احمد بن محمد عن الحسین بن سعید عن فضالہ عن ابن ابی عمیر عن عبد الاعلی عن ابی عبد اللہؑ والحدیث شبین ما فی المتن والحدیث بعینہ فی تنبیہ الخواطر ص ۳۸۷ عبد الاعلی عن ابی عبد اللہؑ یقول من کان یؤمن الخ۔

۲۲- ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ اور روز آخرت پر ایمان لانے والے کو کسی ایسی محفل میں نہ بیٹھنا چاہیے جہاں امام پر سب وشتم ہو رہا ہو یا کسی مسلمان کی غیبت کی جا رہی ہو۔ خداوند عالم کا ارشاد ہے:

"جب یہ دیکھو کہ لوگ ہماری آیتوں میں بیہودہ بحث کر رہے اور بے کار کی باتیں کر رہے ہیں تو ان سے پہلو تہی کر و تا ایں کہ کسی اور موضوع پر گفتگو کریں اور اگر شیطان یہ بات ذہن سے نکال دے تو یاد آنے کے بعد ظالموں کے ساتھ نہ بیٹھو" (الانعام آیت ۶۸)۔

۲۳- ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت ہے: جو شخص کسی مومن کے خلاف کوئی خبر تراشے، جس سے اس کو عیب لگانا یا اس کی شان گھٹانا مقصود ہو تو خدا اس شخص کو قیامت کے دن رسوا کن مقام پر رکھے گا یہاں تک کہ مومن اس بات سے بَری ہو جائے۔

[۲٤] وعن[1] ابی عبد الله [علیه السلام] آنه قال: قال رسول الله [صلی الله علیه وآله وسلم] یا معشر من آمن بلسانه[2] ولم یؤمن بقلبه لا تطلبوا عورات المومنین ولا تتبعوا عثراتهم فان من اتبع عثرة اخیه اتبع الله عثرته ومن اتبع الله عثرته نفضحه ولو فی جوف بیته -

[۲۵] عن[3] محمد بن مسلم عن احدهما قال: قال رسول الله [صلی الله علیه وآله وسلم] لیس بمؤمن ما لم یأمن جاره بوائقه [قلت: وما بوائقه؟] قال: غشمه وظلمه -

[۲٦] وعن[4] ابی عبد الله [علیه السلام]: عورة المؤمن علی

۱- الکافی ج ۲ ص ۳٥٤ بحار ج ١٦ ص ١٧٥ - تنبیه الخواطر ص ۳۸۷ وفیه "من اسلم" -

۲- فی الاصل "بک له" و "نفضحه او فلی" -

۳- الکافی ج ۲ ص ٦٦٨ "عن ابی حمزة عن ابی عبد الله علیه السلام سمعته یقول" باختلاف - وفی الاصل "جاره بوائقه قال غشمه واظلمه و غشمه" ونقل ورام فی تنبیه الخواطر ص ١٥ عن ابن مسعود - والبخاری ج ۲ طبعة دهلی: باسناده "من کان یؤمن بالله والیوم الآخر فلیکرم ضیفه ومن کان یؤمن بالله والیوم الآخر . . . "

٤- فی اصل النسخة الحاضرة هذه العبارة متکررة "عورة المؤمن علی المؤمن حرام" الکافی ج ۲ ص ۳٥۹ انظر الحدیث ۲ من هذا الباب -

۲۴۔ ابو عبداللہ علیہ السّلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا: زبان سے ایمان لانے والو اور دل میں ایمان نہ رکھنے والو، مومنوں کی برائیاں نہ تلاش کرو ان کی عیب جوئی نہ کرو۔ جو انکی لغزشیں ڈھونڈتا ہے، خدا اس کی لغزشیں ڈھونڈتا ہے اور جس کی لغزشیں خدا ڈھونڈتا ہے، اس کو رسوا کرتا ہے، خواہ اس کے گھر ہی میں رسوا کیوں نہ کرے۔

۲۵۔ محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ امام نے فرمایا: رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا ارشاد ہے کہ وہ شخص مومن ہی نہیں جس کے پڑوسی اس کے بوائق سے بے خوف نہ ہوں۔ میں نے پوچھا: حضور "بوائق" کے کیا معنی؟ فرمایا: ظلم اور دست اندازی۔

۲۶۔ ابو عبداللہ علیہ السّلام نے فرمایا ہے: مومن کے مقامات ستر مومن پر حرام ہیں۔

فرمایا: اس کا مطلب یہ نہیں کہ مومن کو برہنہ دیکھنا ہی حرام ہے، بلکہ مومن پر عیب لگانا اور اس کی شان گھٹانا بھی حرام ہے۔ (شرم گاہ دیکھنا اور بہتان لگانا یا الزام تراشی، قانون اسلام میں ایک جیسی چیزیں ہیں)۔

المومن حرام، قال لیس هوان یکشف فیری منه شیئا انما ان یزری علیه ویعیبه۔

[۲۷] وعن ابی جعفر [علیه السلام] آنه، قال: من اعیب عنده احوه المومن فلم ینصره ولم یدفع عنه، هو یقدر علی نصرته وعونه فضحه الله عزّ وجلّ فی الدنیا والآخرة۔

[۲۸] وعن ابی عبدالله [علیه السلام] آنه، قال: اذا[1] قال المؤمن لاخیه اُفٍ خرج من ولایته۔ فاذا[2] قال انت لی عدوّ کفر احدهما۔ لانه لا یقبل الله عزّ وجلّ عملاً من احدٍ یعجل فی تشویب [تثریب] علی مؤمنٍ بفضیحةٍ ولا یقبل من مؤمن عملاً وهو یضمر فی قلبه علی المؤمن سوء۔

ولوکشف[3] الغطآء عن الناس لنظروا الی ما وصل

۱۔ الکافی ج ۲ ص ۳۶۱۔ اول الحدیث الی "المؤمن سوء" وتنبیه الخواطر ص ۳٦٤ حدیث کامل مثل المتن والراوی فیه "ابی حمزة الثمالی قال سمعت ابا عبد الله" یقول اذا"۔

۲۔ تنبیه الخواطر۔" واذا قال" ۔ و" تشویب وتثریب فی نسخة الطباطبائی والنوری علی مومن یصحبه" و" فنظروا الی ما" فی الاصل" مایقبل الله" و فی التنبیه" وما یتقبل الله"۔

۳۔ المحاسن ص ۱۳۲ حدیث مستقل عن ابی حمزة الثمالی. فی نسخة النوری" الی وصل ما بین الله"۔

۲۷۔ ابو جعفر علیہ السّلام سے روایت ہے: اگر کسی کے سامنے اس کے برادر ایمانی پر عیب لگایا جا رہا ہو اور وہ اس کی مدد کر سکتا ہو پھر مدد نہ کرے اور جواب نہ دے، صفائی نہ کرے تو خداوند عالم اسے دنیا اور آخرت میں رسوا کرے گا۔

۲۸۔ ابو عبداللہ علیہ السّلام نے فرمایا: جب ایک مومن دوسرے مومن سے (ناراضگی یا غصّہ میں) "اف" کہتا ہے تو اس کی مخلصانہ محبت سے نکل جاتا ہے اور جب کہتا ہے — "تو میرا دشمن ہے" — تو ایک نہ ایک کافر ہو جاتا ہے کیونکہ خدا ایسے شخص کا کوئی عمل قبول نہیں کرتا جو کسی مومن کی رسوائی میں جلد بازی کر کے اس کا بار بار ذکر کرے اور اللہ کسی ایسے مومن کا عمل قبول نہیں کرتا جو دل سے کسی مومن کے لیے برائی چاہے اگر پردے اٹھا دیئے جائیں تو مومن اور خدا کے درمیان قربت دیکھ کر ساری دنیا مومن کے سامنے جھک جائے اور ان کے معاملات آسان ہو جائیں ان کی اطاعت گذاری کی راہ ہموار ہو جاتے اور اگر آسمان سے پلٹائے ہوئے اعمال لوگ دیکھ لیں تو سب کہہ اٹھیں کہ مومن کے سوا خدا کسی کا عمل قبول ہی نہیں کرتا۔

بین الله عزّ وجلّ وبین المؤمن ۔ وخضعت للمؤمنین رقابهم ۔ وتسهّلت لهم امورهم ولانت لهم طاعتهم ۔ ولو نظروا الی مردود الاعمال من السماء لقالوا ما یتقبل الله من احدٍ عملاً ۔

[۲۹] وعن[1] ابی عبد الله علیه السلام انه، قال النبی [صلی الله علیه وآله وسلم] المؤمن حرام کله عرضه وماله ودمه ۔

[۳۰] وعن[2] ابی عبد الله علیه السلام انه قال : لا تبداء الشماتة باخیک المؤمن فیرحمه الله ویغیر مابک ۔ قال : ومن شمت بمصیبة نزلت باخیه لم یخرج من الدنیا حتی یغیر ما به ۔

[۳۱] وعن[3] اخی الطربال، قال : سمعته یقول : ان لله

۱۔ تحف العقول ص ۵۷ ۔

۲۔ الکافی ج ۲ ص ۳۵۹ وفیه "لا تبدیٔ" ۔ "لاخیک" ۔ و "یبصرها بک" و "حتی یفتتن" وفی آخره "حتی یفتتن" ۔

۳۔ بحار ج ۱۶ ص ۶۴ عن کتاب الحقوق للصوری وفیه "حرمة بیت المقدس وحرمة المؤمن" ۔ واخی الطربال : هو ابراهیم بن جمیل الکوفی کما فی عین الغزال ص ۱۳ و ۷۶ ۔ السید مرتضی حسین صدر الافاضل غفر الله لوالدیہ ۳ صفر ۱۳۸۹ ھ ۔ کربلاء المقدسه وتم النظر الثالث بتوفیقه تعالیٰ وبحمده فی الثامن
(باقی آگے ملاحظہ)

۲۹۔ ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مومن مکمل احترام ہے، اس کی آبرو محترم، اس کا مال محترم، اس کا خون محترم ہے۔

۳۰۔ ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت ہے: اپنے برادر مومن کے مذاق اڑانے میں پہل نہ کرو۔ خدا اس پر رحم فرمائے گا اور تمہاری صورت حال بدل دے گا (لوگ تمھارا مذاق اڑانے لگیں گے)۔

فرمایا: اپنے دوست پر آئی ہوئی مصیبت پر جو شخص مذاق اڑائے گا وہ دنیا سے اس وقت تک نہیں جائے گا جب تک اس کی خوش حالی نہ بگڑ جائے۔

۳۱۔ اخی الطرابال کہتے ہیں کہ میں نے امام سے سنا: زمین پر کچھ چیزیں خدا کی حرمتیں ہیں یعنی قرآن مجید کی حرمت، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حرمت، اہل بیت کی حرمت، کعبہ کی حرمت، مسلمان کی حرمت۔

بحمدہ تعالیٰ ترجمہ ختم ہوا۔ ۱۳ شعبان ۱۳۸۸ھ سہ شنبہ۔ نظر ثانی مکمل ہوئی۔ شب پنجم ذی قعدہ ۱۳۸۹ھ سہ شنبہ ڈمرا جہاز قریب مسقط سفر حج۔ اور ترجمہ پر تیسری نظر بحمدہ تعالیٰ آج ۱۸ صفر ۱۴۰۳ھ کو کراچی میں مکمل ہوئی۔

فی الارض حرمات : حرمة کتاب الله وحرمة رسول الله ؐ وحرمة اهل البیت وحرمة الکعبة وحرمة المسلم۔

تم الکتاب فی سلخ محرم الحرام رحم الله الکاتب الجانی۔

عشر من صفر ۱۴۱۳ھ فی کراچی۔

کسی قوم کی قدر و قیمت اور خدمات جاننے کا پیمانہ اُسکی تصانیف و تالیفات ہیں

گرانقدر مطبوعات

- کتاب المومن
- درس قرآن
- مکتب تشیع اور قرآن
- مذہب اہل بیتؑ
- فلسفۂ امامت
- تعلیم دین سادہ زبان میں (چار جلد)
- آسان عقائد (دو جلد)
- شیعیت کا آغاز کب اور کیسے
- ہمارا پیام
- آزمائش
- اہل بیتؑ کی زندگی۔ (مقاصد کی ہم آہنگی زمانہ کی نیرنگی)
- صدائے حضرت سجادؑ
- امریت کے خلاف ائمہ اطہار کی جد و جہد
- عزاداری۔ احیاء امر ائمہؑ
- تفسیر عاشورا
- انقلاب حسینؑ
- حسین شناسی
- پیام شہیداں
- عاشورا اور خواتین
- عورت پردے کی آغوش میں
- آسان مسائل
- مادیت و کمیونزم
- عوامی حکومت یا ولایت فقیہ
- آئین وہابیت
- نہج البلاغہ سے چند منتخب نصیحتیں
- ۲۰ جواب
- عظیم لوگوں کی کامیابی کے راز
- حضرت محمدؐ
- حضرت فاطمہؑ
- حضرت علیؑ
- حضرات حسنینؑ
- حضرت امام زین العابدینؑ
- حضرت امام محمد باقرؑ
- حضرت امام جعفر صادقؑ
- حضرت امام موسیٰ کاظمؑ
- حضرت امام علی رضاؑ
- حضرت امام محمد تقیؑ
- حضرت امام علی نقیؑ
- حضرت امام حسن عسکریؑ
- حضرت امام مہدیؑ
- اسلامی اتحاد، مسلک اہل بیتؑ کی روشنی میں
- دعائے افتتاح

دار الثقافة الاسلامية پاکستان